

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222316

UNIVERSAL
LIBRARY

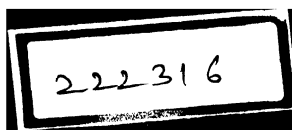
TIGHT BINDING

Osmania University Library

Call No. ۸۹۱۵۴۳۱۵

Name of Book قصصہ شریفہ

Name of Author شہداء شریفہ



۸۹۱۵۴۳۱۵
۹ - ۲

سلسلہ قصاید اساتذہ

نمبر (۱)

قصاید ذوق

جس میں

ملک لشعرا خاقانی ہند خان بہادر شیخ محمد امیر اہم ذوق کا

دوسرا کلام بھی علاوہ غزلیات شامل ہے

مع دیباچہ و فرهنگ

مُرتبہ

آرتھل ڈاکٹر سر شاہ محمد سلیمان صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹریٹ

چیف جسٹس ہائی کورٹ الہ آباد

۸۶۱۵۵۴

بار دوم

۱۹۳۳ء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۱۶	ریاضیات	۱۰۴	خضر اس کے تیار شدہ جشن نوروز
۱۱۶	داعی نمبر ایک فائدہ ذکر پیش و کم سے ہوگا	۱۱۰	کرے ہو مہر علی دل کو صاف پرانوار
۱۱۶	۲ ای ذوق کبھی تو نہ خوش اوقات ہوا	۱۱۰	میں نے کہا کہ بوسہ نصیب و ادب سے ہیں
۱۱۶	۳ ان آنکھوں سے لالہ لول بھی دیکھا	۱۱۰	پڑ نہیں پڑ ترا سوسن وہ پری سال پال
۱۱۶	۴ مشکل ہو یہاں پاسے خرد کا جنا	۱۱۰	میرزا شاعر ہر خ بہادر نے
۱۱۶	۵ دل کو سرباز بنا رہا ہوں کر نہ اچاٹ	۱۱۱	۱۳ سرد مہری کا تری ہو جو خاک ل کشتہ
۱۱۶	۶ خورشید سے یک دوز جہاں میں نوروز	۱۱۱	۱۵ گراؤ کی پیاد ناداں چھوڑ کر کائنات شوق
۱۱۶	۷ شاہانہ باوجود ولایت محبت فیروز	۱۱۲	۱۶ ہائے کل بہشت شائیرے مہربان عشق کے
۱۱۶	۸ کہتا ہو یہ فیروزی رنگ نوروز	۱۱۲	۱۷ نا صحا جھ کو ملا مست تو نہ کر
۱۱۸	۹ ای ذوق کرے گا کوئی دنیا کی ترک	۱۱۲	۱۸ رہی ہر طرح سے میدی کے کبوتر کی طرح
۱۱۸	۱۰ جن آتوں سے ہنستے تھے ہمیشہ کھل کھل	۱۱۲	۱۹ ہماری ناش پوزادہ فم یاذن اللہ
۱۱۸	۱۱ جن کو ہنستے ہیں اسلام کا چھوڑ کر کمال	۱۱۲	۲۰ ہمیشہ صدقہ اس بروہ ہو کے حضرت ل
۱۱۸	۱۲ اعلیٰ جو علی کی ہوا امت کا مقام	۱۱۳	۲۱ مرے لئے تو ہر اک طرح سے قیامت ہو
۱۱۸	۱۳ سبطین نبی یعنی حسن اور حسین	۱۱۳	۲۲ اس عیشین بچا رہے کا آج یہ کیا حال
۱۱۹	۱۴ کھلتا نہیں ای ذوق یہ ہم بچوں	۱۱۳	۲۳ ای بلغ جہاں میں کچھ کر ہمت عالی
۱۱۹	۱۵ ایذا ہدو تم سے کیا جھکا کر بول میں	۱۱۳	۲۴ عمر ہو کر رہی ہر دم سفر و جہد
۱۱۹	۱۶ دل جن کا ہوا ان کی طرح سخت سیاہ	۱۱۳	۲۵ دل کے آنے کو گر کر دے گواہ
۱۱۹	۱۷ جب تک تھے گہ میں حق کی پیسے	۱۱۳	۲۶ میں تڑپا جو دم ذبح قویہ باعث تھا
۱۱۹	۱۸ آنکھ اس کی نشیمن بیگانی ہو جاے	۱۱۳	۲۷ نگے ہو یکدہ سے ابھی مونہ چپا کے تم
۱۲۰	۱۹ ای ذوق فرشتے ہیں یہ ہر کمر روتے	۱۱۳	۲۸ کچھ اپنی شمع سوز دل بے قرار آج
۱۲۰	۲۰ دینکے الم ذوق اٹھا جائیں گے	۱۱۳	۲۹ کہوں کیا ذوق احال شیبہ ہاجر
۱۲۰	۲۱ اس چل کا ہو ذوق ٹھکانا کچھ بھی	۱۱۵	۳۰ تو بھلا جو توڑا ہوں نہیں سکنا ای ذوق
۱۲۰	۲۲ دنیا سے ذوق ٹوٹا الفت کو توڑے	۱۱۵	۳۱ قدیم نہال کچھ اہ عشق میں ای ذوق
۱۲۰	۲۳ دعا ای ذوق کی ہو خلعت و لیہ ہدی	۱۱۶	۳۲ نزد میں نفس ش کو دنیا دار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیباچہ

تہنیت | اُستاد ذوق کے کلام کو از سر نو شائع کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ یہ
 امر مسلمہ ہے کہ دُنیا کے ہر ملک اور ہر قوم کی نازک خیالی کامیاب اُس کے مشہور شعرا کا پاکیزہ کلام
 ہو اور کسی زبان کی علمی حالت کا اندازہ صرف اس کے شعرا کے کلام کی قافیہ دانی سے ہو سکتا ہے چنانچہ
 ہر زمانہ میں مشہور شعراء کا کلام مکرر و سہ کرِ شائع ہوتا رہتا ہے۔ یورپ کے شعرا کے کلام ہزار ہا مرتبہ
 چھپ چکے ہوں گے شعرا ادب اور زبان کے پیشرو اور راہبر تصور کیے جاتے ہیں۔ اُن کے کلام کے مطالعہ
 سے فخر قومی قائم رہتا ہے۔ اور اپنی تہذیب کے اعلیٰ پیمانہ کا احساس ہوتا رہتا ہے۔ اسی خیال کو مدنظر رکھ کر
 میں نے یہ جرات کی کہ اُستاد ذوق کی غزلیات کو چھوڑ کر قصائد و دیگر کلام کو از سر نو ترتیب کی شائع
 کروں تاکہ نوجوان قوم کو جو اکثر ادبِ اردو سے نا آشنا ہوتے ہیں یہ موقع ملے کہ اُن کے لار و شاعری کے
 ایک ممتاز اُستاد کے کلام کو سننے لباس میں ملوس دیکھ کر اس کے مطالعہ کی طرف مائل ہوں اور اس کی
 نازک خیالی فصاحت اور بلاغت سے لطف اُٹھائیں اور معلوم کریں کہ ہماری **فراموش کردہ** زبان میں
 بھی کیا کیا جوہر موجود ہیں۔ یہی شاعر کے کلام کے مطالعہ سے قبل اس کی زندگی کے حالات معلوم کرنے کی

ضرورت ہو کہ تاکہ اس کے خیالات سمجھنے میں مدد ملے اس لیے ہم ذیل میں استاد ذوق کے مختصر
سوانح دین کرتے ہیں۔

استاد کے ناپائیدار حالات شیخ ابراہیم ذوق کے والد شیخ محمد رمضان ایک غریب سپاہی
تھے اور دلی میں کابلی دروازہ کے پاس رہتے تھے۔ اور نواب لطف علی خاں کی ملازمت میں تھے۔

تاریخ ارذی الحجہ ۱۲۳۵ مطابق ۲۳ اگست ۱۸۱۹ء یوم دوشنبہ کو شیخ ابراہیم پیدا ہوئے ابتداً
میں حافظ غلام رسول کے مکتب میں پڑھتے تھے۔ حافظ صاحب شاعر بھی تھے اور شوق تخلص کرتے
تھے چنانچہ ابتدا ہی سے کچھ انس شاعری کا پیدا ہوا حضرت آزاد کا قول ہو کہ لڑکپن میں پہلا شعر جو میں
اور دوسرا شعر نعت میں کہا تھا جب کچھ سن رسیدہ ہوئے اور غزلیں کہنے لگے نوشاہ نصیر کے شاگرد
ہوئے مشاعروں میں غزلیں پڑھنے لگے۔ شاہ نصیر کے صاحبزادے شاہ وجیہ الدین منیر تھے ان سے
مقابلہ ہونے لگا۔ اس وجہ سے شاہ نصیر کی بے توجہی محسوس کی۔ غزلیات کی اصلاح بے پروائی سے
ہوتی تھی ایک مرتبہ مرزا سودا کی غزل پر (دوش نقش پا، آغوش نقش پا) غزل کہی۔ شاہ نصیر کے پاس
لے گئے شاہ صاحب بہت ناراض ہوئے اور غزل پھینک دی۔ رنجیدہ ہو کر واپس چلے گئے۔ بعد کو
میر کلو حقیق کو وہ غزل سنائی میر صاحب نے ہمت افزائی کی ان کے کہنے سے مشاعرہ بین غزل
پڑھی بہت تعریفیں ہوئیں اس کے بعد سے بلا اصلاح مشاعروں میں غزلیں پڑھنے لگے ان کا
بیان تھا کہ پہلا دیوان غزلیات کا ۱۵ یا ۱۶ برس کی عمر میں مرتب ہوا تھا۔

مرزا ابو ظفر ولید علیہ السلام کو شعر و سخن سے دلچسپی تھی ظفر تخلص کرتے تھے ان کے دربار میں اکثر
مشہور شعرا کا مجمع رہا کرتا تھا۔ اولاً شاہ نصیر سے غزلیات میں اصلاح لیتے تھے۔ جب شاہ صاحب
دکن چلے گئے تو میر کاظم حسین بے قرار اصلاح دینے لگے جب وہ بھی میمنشی ہو کر دلی سے چلے گئے تو
ولید علیہ السلام نے استاد ذوق سے اصلاح لینی شروع کی اور ان کی شاگردی اختیار کی۔

ظفر کے پہلے دیوان کا آخری نصف حصہ اور بقیہ تینوں دیوان استاد ذوق کے اصلاح شدہ ہیں
اکثر اشعار خود ذوق کے ہیں اور اکثر غزلیات بھی ان کی ہیں صرف ظفر کا تخلص لایا جو ظاہر ہے کہ ایسی

اصلاحوں میں کثیر وقت صرف ہوتا رہا اور اپنے کلام کے مرتب کرنے کو وقت نہ ملا خود فرمایا ہوا۔

ذوق مرتب کیونکہ ہودیواں شکوہ فرصت کس کریں

بائے گلے میں ہم نے آپ خود ظفر کے جھکڑے ہیں

شروع زمانہ دلیچہدی میں اکبر شاہ مرزا ابوظفر سے ناراض تھے اور بجائے پانچ ہزار ماہول کے صرف پانچ سو روپیہ دینا تھا۔ دلیچہدی نے ذوق کی تنخواہ للہ، روپیہ ماہوار مقرر کی۔ باپ نے بہت دکا لیکن ذوق نے کم تنخواہ کا خیال نہ کیا اور اسناد ہو گئے۔ بعد کو تنخواہ ۵۰ روپیہ اور پھر ۷۵ روپیہ مہینہ مقرر ہوئی۔

۹ سال کی عمر میں یہ قدرت کلام حاصل ہو گئی کہ لوگ استاد تسلیم کرنے لگے اس عمر میں ایک قصیدہ اکبر بادشاہ کے دربار میں پڑھا جس کا مطلع یہ تھا۔

جبکہ مرطان واسد جہر کا ٹھہرا ممکن آب و ایلول ہوئے نشوونمائے گلشن

اس پر بادشاہ نے ذوق کو خاقانی ہند کا خطاب عطا فرمایا۔ افسوس کہ یہ قصیدہ اب معدوم ہو جب مرزا ابوظفر بادشاہ ہوئے اور بہادر شاہ کا لقب اختیار کیا تو ذوق نے ذیل کے مطلع کا قصیدہ اُن کی تہنیت میں لکھا۔

روشن ہوئے ترے رخ سے کیا نور سحر رنگ شفق ہر ذرہ ترا پر تو ہر نور سحر رنگ شفق

یہ ابتدائی قصیدہ بعد کو قصیدہ نمبر ۱ کی شکل میں مکمل ہوا۔

شروع عہد بہادر شاہ میں مرزا مغل بیگ زیر تھے اُن کے زمانہ وزارت میں استاد بادشاہ کی تنخواہ صرف ۵۰ روپیہ ماہوار مقرر تھی۔ استاد ایک تنگ اور چھوٹے مکان میں رہا کرتے تھے اور اسی مکان میں عمر سہری کی ایک چھوٹی چارپائی پر بیٹھے ہوئے یا تو کتا بیٹ پڑھا کرتے تھے یا قصائد اور غزلیات کہا کرتے تھے۔ عموماً بارہ بجے رات تک جاگتا ہوتا تھا وظیفہ پڑھا کرتے آہم کرتے تھے باوجود نامرتبہ کے بسراوقات مفلسانہ اور قناعت سے ہوتی رہی۔ ذیل کا شعر حسب حال ہے۔

ہوں پھر پائل کمال آشفته حال افسوس ہوں کمال افسوس ہوں تجھ پر کمال افسوس ہوں

جب مرزا مثل بیگ وزارت سے عطا ہوئے تو استادشاہی کی تنخواہ تئو روپیہ مہینہ مقرر ہوئی ہمیشہ عیدوں اور نوروزوں اور دیگر تقریبوں میں قصیدے پڑھا کرتے تھے اور خلعت پاتے تھے ایک مرتبہ جب بہادر شاہ بادشاہ نے سخت بیماری کے بعد صحت پائی تو ایک زبردست قصیدہ ذیل کے مطلع کا ذوق نے پڑھ کر سنایا۔

واہ وا کیا معتدل ہوا باغِ عالم میں ہو ۱ مثل نبضِ صاحبِ صحت ہو ہر موجِ صبا
اس قصیدہ پر علاوہ خلعت کے خطاب خان بہادر اور ایک باغی مع خواہنہ نقری انعام ہوا
بعد کو ایک بڑا عالیشان قصیدہ لکھا جس پر ایک گاوٹ جاگیر میں عطا ہوا مطلع یہ ہو۔

شب کو میں اپنے سر پر سرخوابِ احت نفعِ علم میں سرسبز غرور و نخت
مرزا جو ان بخت کی ندادی ہیں اسدا اللہ خاں غالب نے ایک ہر اکہ جس کا مشہور مقطع طنز آمیز تھا۔
ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں دیکھیں اس کے سے کہہ سے کوئی بڑھ کر سہرا
استاد ذوق نے اسی دن اسی قافیہ اور ردیف میں اس کے جواب میں ایک ہر اکہ جو مثلاً غالب کے
سہرے سے بڑھ گیا مقطع یہ تھا

جس کو دعوئے ہوسخن کا یہ سنا دو اس کو دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخن سہرا
ذوق کو دلی سے نہایت انس تھا کبھی دلی سے باہر جانا پسند نہ کرتے تھے۔ دیوان چند و لال نے دکن
سے ایک مصرع طر بھیجا اور دکن بلایا۔ آپ نے طرح میں غزل لکھ کر بھیجی جس کا مقطع یہ تھا۔
آج کل گرم دکن میں ہو بڑی قدر سخن کون جائے ذوق پر دلی کی گلیاں چھڑ کر
دیوان صاحب نے خلعت اور پانچ سو روپیہ بھیجے مگر آپ دکن نہ گئے

آخر زمانہ میں جشنِ غسلِ صحت بادشاہ ہیں ایک قصیدہ تحریر ہوا جو شاید موجودہ قصائد میں
سب سے آخر کا قصیدہ ہو مطلع

زبہ نشاط کہ گر کیجئے اسے تحریر عیاں ہو خام سے تحریر نئے جلے صریر
شیخ ابراہیم ذوق کو بہت سے علوم سے واقفیت تھی تفسیر و تصوف میں دخل کا ل تھا ابتداء میں

موسیقی سے بھی شوق تھا۔ نجوم و فل کو بھی نہ چھوڑا۔ علم طب پر بھی عبور تھا لیکن کبھی مطب نہ کیا۔ کتب بینی اس قدر تھی کہ کہتے تھے کہ ساڑھے سات سو دیوان اساتذہ سلف کے دیکھے ہیں اور ان کا خلاصہ کیا ہے۔ اُردو و شاعری کی قسمتی ہے کہ ان اساتذہ کا کل کلام تقریباً اب مہر و مہر جی کہ ذوق کا خلاصہ بھی ضائع ہو گیا خود ذوق نے اپنے کلام کی احتیاط نہ کی اور نہ بالترتیب اس کو جمع کیا لہذا چوبیس پر طاقون پر کیوں کے غلافوں میں اور مٹی کے ٹھیلوں میں غریب پڑی ہا کرتی تھیں۔ کثیر حصہ ان میں غائب ہو گیا۔ شائقان نظم و ردو کے لیے کف افسوس ملتا باقی رہ گیا سٹھ سٹھ کے غدر کے خلفشار نے اور آفت برپا کر دی اگر حضرت آزاد اپنا جمع کر کے مجموعہ لیکر مکان سے نہ بھاگتے تو موجودہ کلام کا کچھ بھی ہم لوگوں کو نصیب نہ ہوتا سب سے پہلے بعد غدر حافظ غلام رسول ویران نے کلام ذوق کا وہ مختصر مجموعہ جو عام طور پر بازار میں دستیاب ہوتا ہے شائع کیا اس کے بعد حضرت آزاد نے سٹھ سٹھ میں دیوان ذوق مرتب کر کے نکالا حضرت آزاد کا مقولہ ہے کہ جو غریب ذوق نے اپنے تخلص سے لکھی تھیں اگر جمع کی جاتیں تو ظفر کے چاروں دیوانوں کے برابر ہوتیں۔ اور اگر تمام قصائد ایک جا ہوتے تو خاقانی شیرازی کے قصائد سے دو چند ہوتے۔ ان کے کلام کا کثیر حصہ بالکل تلف ہو گیا۔ اور حاکم عالم جوانی کا کلام اب دستیاب نہیں ہے ہزاروں گیت بکھریاں ہو لیاں۔ تار تھیں و دیگر اقسام کی نظمیں بے پتہ ہیں۔ ایک شنوی جو بچی زدہ بھی نامکمل ہے علاوہ ان کے اساتذہ کے کثیر اشعار ان کے شاگردوں کی غزلوں میں شامل ہیں۔ ظفر کے کلام کے متعلق اوپر ذکر آچکا ہے ذوقی کے ذوالحجہ ۱۲۸۱ ہجری محروف کا دیوان گل انیس کا اصناح کیا ہوا ہے یہی صوت دیگر شاگردوں کی غزلیات کی و ظاہر ہے کہ کس قدر وقت صلاح میں صرف ہوتا رہا ہو گا۔ تاہم اس قدر کلام خود ان کا تھا جس کا ایک قلیل حصہ اب ہم لوگوں کے دیکھنے میں آتا ہے۔

۲۴ صفر ۱۲۸۱ مطابق ۱۶ نومبر ۱۸۶۵ء جمہرات کے دن صبح ہوتے انتقال کیا۔ ۱۷ دن بیمار رہ کر اپنے وفات پائی تھی ۶۴ برس کی عمر تھی۔ مرنے سے تین گھنٹے پہلے یہ شعر کہا تھا۔

کہتے ہیں ذوق جہاں سے گزر گیا لیا خوب آدمی تھا خدا منقرت کرے

انتخاب کلام | حالات متذکرہ بالا سے واضح ہو کہ اُستاد ذوق کے کلام کی کچھ انتہا نہ تھی قریب قریب وزانہ غزلیں کہا کرتے تھے۔ ہر وقت پرچہ چین اور خاص تقریروں میں قصیدہ لکھتے تھے۔ افسوس کہ بوجہ انتشار زمانہ غزل ان کے کلام کا کثیر حصہ بالکل ضائع ہو گیا۔ جو حصہ محفوظ رہا اور دستیاب ہو سکا وہ نہایت قلیل جزو ہے۔ اس لیے اس مختصر کلام میں سے مزید انتخاب کرنا طرا ہر ایجا معلوم ہوتا ہے تاہم اس مجموعہ میں غزلیات شامل نہیں کی گئیں۔ اس کی وجہ یہ ہرگز نہیں کہ اُستاد کی غزلیات ان کے قصائد کے ہمپا یہ نہیں۔ غزل گوئی میں جو ان کو ملکہ حاصل تھا وہ بیان سے باہر ہے۔ جو بلندی خیال و پستی محاورہ و ترکیب لفاظ ان کا حصہ تھا اس کا اظہار ناممکن۔ صرف غزلیات کے پڑھنے ہی سے اس کی خوبیاں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کی غزلوں میں بہت سے اشعار ایسے ہیں جن کو بار بار پڑھیے اور مزہ اٹھائیے۔ دو مصرعوں میں کیا کیا بلند خیالیاں جمع کی ہیں خود فواتے ہیں۔

نازک خیالیاں مری توڑیں حد کا دل

میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

صرف نازک خیالی ہی نہیں بلکہ اکثر واقعات اور جذبات کو نظم کیا ہے اور یا کو کونے میں

بند کر دیا ہے صبر تانہ شعرا کی۔

پھول تو دو دوں بہار جاں فدا دکھلا گئے

صبر تان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مر جھل گئے

اکثر اشعار مخزن تصوف ہیں مثلاً

اُسے اہم نے بہت ڈھونڈنا پایا

اگر پایا تو کھوج اپنا نہ پایا

یا معدن فلسفہ ہیں

ثبات کب ہے زمانہ کے عروشاں کیلئے

کہ ساتھ افج کے پستی جو آسماں کے لیے

بندش خیال و ترکیب لفاظ آپ کا حصہ تھا

محفل میں شور و قفل میناے مل ہوا

لاسا قیا پیالہ کہ توبہ کا قفل ہوا

بل بے لکر کہ زلفِ سیس کے خچر میں

کھاتی ہیں تین تین بل کہ گدگی کے ساتھ

لحظہ شہ محمد سیان بالقابہ مولف کتاب ہذا کامرتب انتخاب غزلیات ذوق بھی نمایاں ہیں۔ ان کی شایع کردیا ہے

دستِ گلِ مجاہدِ بابر و صبا کے لکھے

سچ بات کو تمثیلاً بیان کرنا آپ ہی کا کام تھا
چشمہ آئینہ میں کب تر ہوا پاسے نگاہ
اس طرح جلتے ہیں دیکھا پاک امن آپ میں
حضرت ذوق کے اکثر مصرعے زبان و خلاق ہیں اور اردو زبان میں زور و زمرہ کی بول چال میں ایچ ہیں

۴ ذوق تکلف میں ہو تکلیف سراسر

۵ زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

۶ زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہو

۷ صدا طوطی کی سنتا کون ہو نقارخانہ میں

۸ ہوں اس طرح جہاں میں گویا نہیں ہیں میں

حقیقت یہ ہو کہ اردو شاعری کی جان اب تک غزل گوی رہی ہو اور غزل گوئی کی خوبی کو خود غزل ہی سمجھ سکتا ہو کسی کی یہ جرات نہیں کہ غزلیات کی تحقیر کرے لیکن جو لوگ مغربی شعرا سے وقہیت حاصل کر چکے ہیں ان کی طبیعت ایسی غلوست مسرور ہوتی ہو جس میں ایک سلسلہ خیال جاری ہونہ کہ ایسی نظم کہ جس کا ہر شعر گو کہ بذات خود ایک گوہر ہو دوسری شعر سے خیال میں بالکل جدا گانہ بلکہ کبھی برعکس ہو اس میں علاوہ تعلق روایت و قافیہ و بحر اور کوئی اُس نہیں ہوتا ایک شعر میں ہجر کی کلفت کا اظہار اور دوسرے شعر میں وصل کے لطف کا بیان ایک گھمٹوں دوسری سے کلید متضاد برخلاف اس کے قصائد و مثنویات و قطعات و رباعیات میں یہ بات نہیں ہر ایک اُن میں حسب مراتب یک نوا ہو کہ نہ کہ محض دانہ گوہر منتثر اکثر صاحبان کا یہ عقیدہ ہو جو بطور مشین گوئی قابل یادگار ہو کہ کچھ زمانہ بعد اردو زبان کا رنگاں میں بے کا کہ غزلیات ابتدائی مشق کے لیے اور قصائد و مثنویات وغیرہ کہشتی کا نمونہ رہیں گی چنانچہ جو لوگ مغربی شعرا سے مانوس ہیں اُن کی موافقت مزاج کا لحاظ رکھ کر صرف قصائد و مثنوی و سہرہ قطعات رباعیات اس مجموعہ میں شامل کی گئیں ہیں۔

ترتیب کلام | اولاً قصائد و سجع کیے گئے ہیں اور اُن کی ترتیب یہ ہے ارکی گئی ہو میری خواہش
تھی کہ ترتیب بلحاظ زمانہ ہوتی لیکن مجھے کسی دیوان یا تذکرہ جی کہ دیوان مرتبہ حضرت آزاد سے ہر قصیدہ کا

سال قصیف معلوم ہو سکا اس لیے مجبوراً ترتیب دیف دار کو ترجیح دی۔ بعض قدماذو نام تھے بھی درج کیے گئے ہیں نہیں ہو کہ مثنوی بھی نا کمل ہو ورنہ لا جواب ہوتی۔ پھر بھی قدرت کلام کا پتہ دیتی ہو حضرت آزاد کے مجموعہ میں قطعات و رباعیات بالکل منتشر و بلا ترتیب و سبج تھے ان کو بھی ردیف دار درج کیا گیا ہو۔

فرہنگ | قصائد میں پابندی قوافی کی سخت شرط ہو۔ کثرت اشعار کی وجہ سے شاعر مجبوراً فارسی اور عربی زبان سے قوافی تلاش کر کے استعمال کرتا ہو اکثر ایسے الفاظ جو درجہ کی زبان میں مستعمل نہیں ہوتے قبلہ کرنے پڑتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہو کہ معمولی اتحاد کا اردو و داں شخص بعض اشعار کو بالکل سمجھ نہیں سکتا یا سمجھنے میں غلطی کرتا ہو۔ کم از کم اُس کی خوبی کو شناخت نہیں کر سکتا۔ اس ذوق کے قصائد میں ترکیب فارسی اور الفاظ عربی و فارسی کثیر ہیں بغرض سہولت الفاظ کا ترجمہ فرہنگ ہیں جو آخر میں دی گئی ہو درج کر دیا ہو اور اشعار پر نمبر آسانی کے واسطے دیدیے گئے ہیں تاکہ فرہنگ میں لفظ کے معنی کی تلاش میں وقت نہ ہو۔ فرہنگ کو مرتب کرنے کی رحمت مولوی نظام الدین حسین صاحب نظامی بابرپوری نے اپنے سرلیکھی اس اہم کام کو جس خوبی سے اٹھوں نے انجام دیا ہو اس کا اندازہ اس کے مطالعہ سے ہو سکتا ہو جس کے لیے میں ان کا کافی شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔

تنقید | قدماذو ذوق کو دیگر شعرا کے قصائد سے بالخصوص مرزا رفیع سودا کے قصائد سے مقابلہ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ہر ایک کا رنگ جدا گانہ اور ذاتی خوبی ملتا۔ ہر ایک اپنی طرز میں علیحدہ اور اعلیٰ ہو اور انہما زخیالات بلند یہ سچ ہو کہ قصائد میں مبالغہ کثیر ہو۔ اکثر اشعار نیچرل شاعری کے حدود سے تجاوز کرتے ہیں لیکن مبالغہ اردو شاعری کی جان ہو۔ یہ طرز مشرقی شاعری کی خصوصیت ہے۔ جو اس کے نظم بے نمک ہو۔ ترن فہم مبالغہ کو خوب سمجھتا ہو اور مبالغہ سے قطع نظر کر کے صرف بلند خیال کو دیکھتا ہو۔ مبالغہ کو تشبیہ و تمثیل کے متوالی خیال کرتا ہو۔ مبالغہ آمیز تعریف کو کلیتہً سچ نہیں سمجھتا اس لیے جو مبالغہ نہیں ہو سکتی۔ مبالغہ صرف ایک جامہ زہریں ہو کہ جس میں اصل خیال آراستہ کیا جاتا ہو۔ غرض صرف اعلیٰ مشابہت ہو۔ مبالغہ خوبی کلام ہو کہ نقص مثلاً ایک

مسترس میں اشعار و غائیہ کو کمال پر پہنچایا ہے جو چیزیں دنیار فانی میں دیبا ہیں اُن ک مثال
میں قلمبند کیا ہے

سر پر آرائے گروں جب تلک سلطانِ غازی ہو فرد ستورِ عظم صدرِ اعلیٰ سعید اکبر ہو
عطارِ دمی منشی زہرا ناظرِ آسماں پر ہو زل میرِ عمارت ترک گردوں میر لشکر ہو

سر ہفت آسماں جب تک کہ دو پہنتِ اختر ہو

الہی یہ بہادر شاہ شاہِ ہفت کشور ہو

اگر سراپا دیکھنا ہو تو ملاحظہ ہو قصیدہ نمبر ۱ میں

ایک بتِ ترسا بادلِ سنگیں لعبتِ کافرا بنجیگیں

انج

یا قصیدہ نمبر ۱ میں

تو ایک پری چہرہ حوِ طلفتِ بختیں و ماہ کنساں

انج

یا قصیدہ نمبر ۳ میں

اللہ اللہ رہے حسن اس کا کہ سر تا بقدم

انج

تلوار کی صفت میں قصیدہ نمبر ۱ میں

آبداری میں تری تیغ کہ ہو برق کی موج

انج

قصیدہ نمبر ۲۰ میں گھوڑے کی صفت ملاحظہ ہو

وصفِ شوخی ترے تون کا ہو کس طرح رقم

انج

اور ہاتھی کی صفت

کیا دکھاؤں تیرے ہاتھی کی بلندی شاہ

انج

یا قصیدہ نمبر ۱ میں

دم ہو کیا باد صبا میں کہ دم سیر جہاں

تیرے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ (اور)

کلام کے پڑھنے سے ثابت ہو گا کہ جو اعزاء بادشاہ نے آپ کو بخشا تھا وہ بلا وجہ نہ تھا جیہقت میں استاد ذوق کو نہ صرف لقب بلکہ درجہ خاقانی ہند کا حاصل تھا۔ اور اس پر خا کساری

یک
 اور ذوق کس کو چشمِ حقارت سے دیکھئے
 سب نام سے ہیں زیادہ کوئی ہم سے کم نہیں

قصائد فنڈ | اس کلام کو ایک نئی ترتیب سے پیش کرنے کی غرض حاصل نفع مالی نہیں ہو۔ ایک قلیل رقم از نام قصائد فنڈ عائد کر دی گئی ہو جس میں وقتاً و قتا حسبِ مقدور اضافہ ہوتا رہے گا۔ اسی سرمایہ سے اولاً یہ مجموعہ شائع کیا جاتا ہو۔ قیمت حتی الامکان کم سے کم رکھی گئی ہو۔ کیونکہ غرض اشاعت کلام نہ کہ تکمیلِ رسائی جو آمدنی ہوگی وہ قصائد فنڈ میں داخل ہوگی اور اسی سرمایہ سے دیگر اساتذہ کے کلام یکے بعد دیگرے شائع ہوتے رہیں گے۔ امید ہو کہ اس طریقے سے ترقی زبان اردو کا ایک سلسلہ قائم ہے گا۔ مولف کو بجائے مالی نفع کے دلی مسرت اس حقیر خدمت سے ہوگی۔

محمد سلیمان

الہ آباد۔ ستمبر ۱۹۲۳ء

قصاید



قصیدہ نمبر (۱)

یہ قصیدہ ابو النصر محمد الدین محمد اکبر شاہ ثانی کی مسح میں ہے جو ۱۰۸۰ھ سے ۱۱۸۳ھ تک
ہلی کے تخت پر جب غلیہ سلطنت کا چرخ ٹھہرا ہاتھار و نلق افروز ہے ان کے عہد میں
استاد و نلق کو ولیہد بہادر کی اُستادی کی بدولت شاہی دربار میں دسانی ہو گئی تھی
آزاد کہتے ہیں کہ یہ قصیدہ اُستاد کی نظر ثانی سے محروم رہا۔

- (۱) صبحِ سعادت نورِ ارادت تن بر یا صفت دل بہ تمنا
جلوہ قدرت عالم وحدت چشم بصیرت محو تماشا
- (۲) قہر ریع و معن و یسع و طرزِ مسیحِ سطحِ مرج
باغِ ارم یا روضہ رضواں غلد بریں یا جنتِ ماوے
مرغِ خوش الحان بر سرِ بستاں ہر گل بستاں نورم و خنداں
گوشِ شقایق مجو سرو دو دیدہ نرگس مست تمنا
محن قمارِ شکرِ مسیح صوتِ عداول و رو بہل
سرو بقامت نخل دعا و نکہتِ عمل یا دم پہنچا

- (۷) فصلِ ربیع و موسمِ اُردی معتدل اک جا گرمی و سردی
میل عناصر سوئے طبائع ربطِ قوئے با عالمِ اشیا پر
- (۸) چہرہ گلشن آتشِ رختاں سُرخِ گل میں لعلِ بدخشاں
سبزہ بہ شبنمِ رشکِ جواہرِ لالہ بہ ترالہ لولوئے لالا
- (۹) قلب کو فرحتِ روح کو راحت عقل کو قوت طبع کو جودت
جلوہ ساقی نغمہ مطربِ نالہ بہ چنگ و نشہ بہ صہبا
- (۱۰) خندہ گل پر فشارِ لعل پر سرو چین پر لطیف سخن پر
نغمہ بلبلِ نالہ مُصلصل قہقہہ قفلِ بر لبِ مینا
- (۱۱) غلغلہ اندر مغلِ مستان و جدیں خیلِ بادہ پر ستاں
نغمہ طرازاں بارِ بد آسا چنگِ نوازاں شکلِ نگینا
- (۱۲) جامِ بلوریں با مئے لعلیں صبحِ بہار و گلشنِ رنگیں
پنبہ مینا بر سرِ مینا اخترِ صبح و گنبدِ حضرا
- (۱۳) ساقیِ جوشِ مستِ شبانہ مطربِ دلکش صرفِ ترانہ
مژدہ عیدِ اقبالِ مجسمِ وقتِ سیاحِ انوارِ سراپا
- (۱۴) اک بتِ ترسا۔ بادِ لبتِ سنگیں۔ لعبتِ کافرا بہ تمکین
صورتِ لات و شکلِ منات و رشکِ یعوق و غیرتِ عزتے
- (۱۵) کارِ ملاحت بحرِ صباحت جوئے فصاحت گلشنِ راحت
شوریں لیلیٰ نوریں سللیٰ ہجہ میں شیریں جلوہ میں غذا
- (۱۶) وہ لبِ میگوں عارضِ گلگوں وہ قدموزوں چشمِ پرافسون
برگِ گل تر لالہِ احمر سر و صنوبرِ نرگش شہلا
- (۱۷) خالِ بلب ہی۔ نقطہ مشکیں ہی ہلال و چشہ شیریں

- (۱۶) مردم دیدہ نحو بدیدہ لالہ بداع و دل بہ سوید ا
فرج نظارہ جوں رم آہو۔ آہوئے کعبہ نرگس جادو
- (۱۷) چیں بہ جیں محراب بہ کعبہ۔ طاقِ ذوا برو مسجدِ اقصیٰ
چاہ زخنداں آبِ زلال۔ اور اس پہ تکلم چشمہ شیریں
- (۱۸) ناصیہ روشن جوں کفِ موسیٰ زلفِ نسکن در خطِ چلیپا
پان کی سُرخِ لب سے گلوتک دست و گریبانِ سنِ قریح سے
- (۱۹) دلم برائے گردنِ عنقا چشم و چراغ دیدہ حورا
بیتِ زلالی لب بہ تکلم۔ فردِ خیالی رنگِ تبسم
- (۲۰) موئے میاں جوں مئے نازک تنگ دہاں سر بستہ معما
عارضِ گلگون چشم پُر افسوں سبز تر سے طرزِ نظر سے
- (۲۱) مایہ نازو۔ غمزہ طرازو۔ گلشن رازو۔ ناز و بد لہا
فتنہ سراپا۔ تہر سرا سزست فائیں چست جھائیں
- (۲۲) شرم سے ڈوبا بحرِ حیا میں۔ ناصیہ رو بر عالمِ بالا
رمز سے ہو کر صرف تکلم۔ ناز سے ہو کر لب بہ تبسم
- (۲۳) مجھ سے کہا ہو زمرہ پیرا۔ تو بھی قبول ای بلبلِ شیدا
میں نے پڑھایک مطلع روشن برج میں تیری جس سے گلشن
- (۲۴) روحِ معرے ای شہِ عالم۔ غش ہو جو پیرا و رشاد ہو اغشہ
ای شہِ عالم در ہمہ عالم۔ عالی اعلیٰ۔ والی والا
- (۲۵) لب بہ ستائش۔ دل بہ نیایش جلوہ طرازِ عرشِ معلیٰ
نفسِ خلافت از رہ رتبت تحتِ خلافتِ عرشِ عظمت
- (۲۶) تو اہر بہ حکم وجہ جو صورت وہ اہر بہ نفس رتبہ ہیونے

- (۲۶) روحِ مجسمِ عقلِ مکرم نفسِ معتمد جسٹمِ مطہر
باطنِ صافی جانِ مہمانی پروردہ بہ دُنیا جلوہ بہ عقبہ
- (۲۷) علمِ حقیقی علمِ مجازی تیرے حلول میں ساری وطاری
اصلِ مہمانی نقلِ مہمانی عقل کو تیری عیشِ ہتیا
- (۲۸) سارے پڑھے اسمائے الہی سب ہیں خوشنما و شہِ اکبر
اسمِ جو اعظم ہو تو وہی ہو جس سے ہو تیرا اسمِ مٹے
- (۲۹) ہم میں لیکر صافی طینت رکھ کے نظریں ادبِ قربت
غرقِ حیا ہیں زعموم و کوثر سر بہ زین ہیں سدرہ و طوبیٰ
- (۳۰) خلقِ کریم و نفسِ نفیس و ابرِ مفیض و فائزِ رحمت
آبِ بقا و خاکِ شفا و نازِ خلیل و بادِ مسیحا
- (۳۱) تو سر دنیا طلبِ الہی حکمِ ترا تا ماہ بہ ماہی
تحتِ ترا ہو تا بہ ثمرے اور فوقِ ترا ہو تیرا تا بہ ثریا
- (۳۲) حکمِ پہ حاضر نظم پہ ناظر تیرے جلو میں جشن کی خاطر
فوجِ سکندر لشکرِ دار و تختِ فریدوں سند کسے
- (۳۳) تجھ سے ہی قائم شام و سحر اور تجھ سے ہی دائم تازہ و تر ہو
بارِ مراد و برگِ نشاط و شاخِ اُمید و نخلِ تمنا
- (۳۴) توبہِ ریاست توبہِ فراست توبہِ مخالفت توبہِ سیاست
فطرتِ لہیاں فخرِ جماعتِ حسنِ بیاض و عقدِ حمرا
- (۳۵) رو بہ رضا و لب بہ دعا و دستِ بہمت پا بہ اقامت
لب بہ ہدایت دل بہ ہدایت صرف بہ زہد و محوِ بقویٰ
- (۳۶) توبہِ حقیقت توبہِ طریقت توبہِ شریعت توبہِ ودیعت

پاک سرشت و نیک نوشت و حیم مطہر قلب مصطفیٰ
رو بہ تجلِ خوبہ تجلِ کف بہ تحلف لب بہ تکلم

روکش یوسف ہمسر صاع ہمرہ موسیٰ ہمد م عیسیٰ

تیری محافظہ آئیہ کری۔ تیری معاون آیت قدسی

زیبِ نمایم سورہ یسین حسنِ عزایم سورہ طہ

جانبِ اعدا تو سر میداں کھینچ لے جس دم صادم ہواں

نرہ ہواں کا اُقتل اُقتل نہ یہ اس کا کخن قتلنا

جلوہ سے تیرے ہونہ منور شام و سحر آفاق تو کیونکر

مہ ہو دوائے دیدہ شپہر مہر ضیاء حیرتِ حجاب

تو دمِ فرحت تو دمِ عشرت تو دمِ صلوت بر سر دولت

ماہِ سرطان زہرہ بمیراں تیرہ قوس و شمس بہ جوا

ہم ترا وہ عقلِ ارسطو بالذہ جس سے جوہر ثنائی

عقلِ ترا دے درس فلاطون فلسفہ جس کی بجداؤ

حالِ دو عالم تجھ میں ہو پیدا۔ اور اویہ نو کشف ہو یا

غیر قیافہ غیر سروہ۔ غیر تفاؤل غیر بہ رویا

تیری شمیم خلق سے طاری۔ تیری نسیم طبع سے جاری

باد بہاری مشک ستاری۔ عودِ قمار۔ عنبر سارا

لکڑہنگ و دانیش یوناں آگے ترے او طفلِ دبستان

تو اویہ ماہر۔ تو اویہ باہر۔ تو اویہ بینا تو اویہ دانا

تین سے تیری پیکر دشمن۔ حلقہ بہ حلقہ جب ہو بہو

پیشِ یکماں کب رہے ثابت۔ عقل سے جزو لا تجزی

- (۳۷) زینتِ لوحِ شوکت و شیاں تو زیبِ سیرِ توجیعِ جہاں تو
اس پہ مزینِ جوں گلِ طغرے۔ اس مستعلیٰ جوں خطِ مہنا
- (۳۸) حاتمِ دوراں مندرِ نماں رستمِ دستاں شیرِ نیستاں
تو بہ سخاوت تو بہ عنایت تو دمِ جرأت تو سرِ مہیا
- (۳۹) حُسنِ ادا میں نکتہِ موزوں۔ طرزِ بجائیں۔ گوہرِ کمبوں
شغلِ دُعل میں نظمِ مسجع۔ حرفِ سخن میں نثرِ مقفے
- (۵۰) تیرا ہر قوسِ سایہِ ذوالمن۔ بر سرِ جستن در دمِ رفتن
برقِ جہاں و آبِ روان و شعلہٴ آتشِ موجہٴ دریا
- (۵۱) بادِ بوقتِ تیزِ روانی۔ ابرِ بوقتِ قطرہٴ فنا نی
جب تو اڑا دے کوہِ وجہل پر جب تو روانِ جانبِ صحرا

- (۵۲) فیلِ ہی تیرا ابرِ بہاراں۔ پر بہ خیالِ بادِ گساراں
ہوے درختاں۔ برقِ بہاراں دے جو ہلا زنجیرِ مٹلا
- (۵۳) بحرِ وسعتِ کوہِ برفت۔ پردہٴ کوہِ نورِ بہ ظلمت
اُس پہ طلوعِ جلوہٴ طلعت۔ طور پہ گویا نورِ تجلے
- (۵۴) پشت پہ اُس کی ہودجِ زریں قوسِ قزح سے مشکِ نگیں
تیرا طلوعِ اخضر و خا و صبحِ شفق میں کر دے ہو پدا
- (۵۵) تھا جو سخنِ آغازِ ثنائے خستمِ سخنِ ہو حُسنِ ادا سے
ذوقِ سخنِ داں تیری دعا سے طرزِ سخنِ موزوں ہو سراپا
- (۵۶) دلِ ہی تیرا یا نورِ کا عالم بلکہ فرغِ طور کا عالم
پیشِ نظرِ ہو دور کا عالم سُن تو سہی افلاک پہ ہو کیا

- (۵۷) ورد ملا یک نام خدا ہو دیکھ زباں پر کس کی ثنا ہو
دل کہ سراپا دست دعا ہو۔ دست دعا و دعا و دامن شبہا
- (۵۸) آگہ زماں منضم بہ زبیں ہو۔ ذوریں چتر چرخ بریں ہو
شاہ کا عالم زیرِ نگیں ہو۔ سطحِ زمیں ہو عالمِ بالا

قصیدہ نمبر (۲)

یہ قصیدہ اُس زمانہ میں لکھا گیا تھا جبکہ ذوق کی شاعری عروج کو پہنچ چکی تھی۔ شہزادہ ابونظر اُس وقت ولیعهد تھے اُن کی بیماری سے شفا پانے کے بعد بادشاہ نے بختِ نصرت ترتیب دیا اُسی تہنیت میں ذوق نے یہ قصیدہ لکھا تھا۔

- | | |
|--|---|
| <p>(۱) مثلِ نبضِ صاحبِ صحت ہو ہر موجِ صبا
(۲) بن گیا گلزارِ عالم رشکِ صد دارِ الشفا
(۳) شاخِ بشکستہ کو ہو باراں کا قطرہ مومیا
(۴) لالہ بے داغِ سیہ پانے لگا نشو و نما
(۵) بہرِ مجنوں کا بھی صحرا میں نہیں باقی پتا
(۶) برگ میں ہر نخل کی سرخی ہو جوں برگِ حنا
(۷) زرد چشم اب دیکھنے کو بھی نہیں ہو کہرا
(۸) چاندنی کا پھول ہو گوارِ غوانی ہو بجا
(۹) بن گئی تریاک افیون زہرِ میٹھا ہو گیا
(۱۰) کیا عجب گر آبِ حنظل دیسے شربتِ کامرا
(۱۱) کام میں افمی کے ہو مہرہ بجائے آ بلا</p> | <p>واہ واہ کیا معتدل ہو باغِ عالم میں ہوا
بھرتی ہو کیا کیا مسیحائی کا دمِ بادِ بہار
ہو گلوں کے صحن میں شبنمِ مریم زخمِ جگر
ہو گیا موقوف یہ سودا کا بالکل احتراق
ہو گیا زائل مزاجِ دہر سے یاں تک جنوں
ہوتا ہو لطفِ ہوا سے اس قدر پیدا ہو
پانی یہ اصلاحِ صفائے کدُنیاں ہیں
ہر مزاجِ یمنی میں ہوتی ہو تولیدِ خوں
نام کو اشیاء میں نہ تگنی رہی نہ سمیت
کیا عجب جد و آہ کی تاثیر گر رکھے ز قوم
نیش کی جانوش ہو دنبالہ زہور میں</p> |
|--|---|

چاہیے واقف نہ ہو دورانِ سر سے آسیا
اب لکھے ہو روشنی مثلِ دلِ اہلِ صفا
آزبانِ خامہ بھی آتا نہیں حرفِ دوا
کہتا ہے بیمار بس کہ مجھ کو بالکل ہو شفا
وہ دے جو حرف ہیں وہ آپ ہی سب سدا
کیسے وہ ہفتہ ہلال اک شب میں ہو بدرالجا
لیکن اس پیری میں بھی صادق ہو ایسی آہنہا
قرص سے غریب کے جب تک نہ کرے ناشنا
پھر جو دیکھا صبح کو اصل شکم میں کچھ نہ تھا
لیتی ہو جی کھول کر کیا کیا دکھائیں کرنا
جوں جوں اس کے نہیں منطق شکم میں مبتلا
جیوا لکیموس ہو جو حلق سے اتری غذا
ساتوں اقلیمیں ہیں گویا اب بخط استوا
باغِ عالم میں یہی عالم جو صحت کا رہا
پھینکے گی توڑ کر گندا گلے سے فاختا
نام گلشن میں نہیں ہو نرگس بیمار کا
جبکہ ہو اس کی نویدِ صحت جاں فزا
اس کی قوت گر ضعیفوں کو بنادے اقویا
ہوں مقوی دل و جاں مثلِ اوراقِ طلا
تہنیتِ غواں میں ہیں سرگرم سب حت مرزا
بلبلِ تصویر سن کر بول اٹھے مرحبا

(۱۲) راحت و آرام کا اس دہریہ کو دور دور
(۱۳) موتیابند آنکھ میں بے جوتی تھی صدق
(۱۴) آگیا اصلاح پر ایسا زمانے کا مزاج
(۱۵) نسخہ پر لکھنے نہیں پاتا ہوا الشافی طبیب
(۱۶) فرق چاہا یاں تک عصائے بدن سے دھونے
(۱۷) لاغروں کو ہیکلِ تاب و طاقت یہ شباب
(۱۸) صبح صادق کے ہو گوسریں سفیدی آگئی
(۱۹) بھوک کی شدت سے اس کو ایک نفسِ فصحت ہو
(۲۰) رات بھر ٹوٹا کیا انجم کے دانے چرخِ پیر
(۲۱) پہونچی یہ تفتیش کی نوبت کہ نوبتِ غاں میں
(۲۲) کوس پھولا ہو خوشی سے نفع کا کیا دخل ہو
(۲۳) ہضم کامل اس قدر مدہ نے پہونچایا ہم
(۲۴) ہو مزاجِ اہلِ عالم یہ قریبِ اعتدال
(۲۵) رکھے گا تعویذ اور گندا کوئی کیوں اپنے پس
(۲۶) دے گا طاووس اپنے بال و پر سے سارے نقشِ دھو
(۲۷) اس قدر جاتی رہی عالم سے بیماری کہ آج
(۲۸) واقعی کس طرح سے صحت نہ اک عالم کو ہو
(۲۹) وہ و بے بعدِ زماں مرزا محمد بطون
(۳۰) تقویت کا یہ اثر ہوا عام جو ہیں برگِ زرد
(۳۱) شادی صحت سے اس کی آج ہو کر شاد شاد
(۳۲) میں بھی اس شگفتہ محل میں مطلعِ پڑھوں

(۳۳)	مطلع	آج ہر عالم میں وہ روزِ سعادت انتم وے اگر زارغ و زغن بیضہ تو پیدا ہو ہما
(۳۴)	مردہ جاں بخشِ صحت ہو تیرا مارا لجات	جس سے جوں سیما کشتہ مردہ دل زندہ ہوا
(۳۵)	ہو لٹائے عمر سے تیری لٹائے عمر خلق	ذات ہو تیری جہاں میں چشمہ آب بقا
(۳۶)	قطرہ افشانی سے آبِ غسلِ صحت کے ترے	ہوں دُرِ خوش آب پیدا اس قدر قوت فزا
(۳۷)	ہوویں استعمال یا قوتی میں وہ موتی گر	بخشنے پیران کہن کو نوجوانوں کے تو
(۳۸)	جسم کو مل ل کے دھویا تو نے جن م وقتِ غسل	گردِ کلفت کو دلِ عالم سے گویا دھو دیا
(۳۹)	دل عدوئے سنگدل کا تھا شقاوت سے جو سخت	نیرپا، پامال ہوتا تھا بزرگِ سنگسپا
(۴۰)	خود و گل کو صبا لائی تصدیق کے لیے	جسے گیا ابر بہاری نذرِ دُتر بے بہا
(۴۱)	شاوی صحت کا تیری کیا کہوں عالم کہ آج	جوشِ عنثرت سے یہ عالم بن گیا عشرت سرا
(۴۲)	چھیڑے تارِ شمع کو گر ناخن موجِ نسیم	بزم میں پیدا ہوتا سازِ مطرب کی صدا
(۴۳)	لب پہ ساغر کے ہو جوں موجِ تبسم موجِ محو	شورِ قلقل لب پہ ہو بیٹائے عو کے قہقہا
(۴۴)	بزمِ تصویراتِ فائز خیالی کی طرح	حلقہٴ رقاصگان ہو زیرِ گردوں جا بجا
(۴۵)	کر ما سخن چمن ہی ہیں ہو کیا طاؤسِ قفس	آشیانہ میں ہو رقصاں طائرِ قبلہ نما
(۴۶)	خانہائے چشم میں بھی پتلیوں کا رقص ہو	ہو جو منظورِ نظر سب کو تماشا رقص کا
(۴۷)	چھوٹی آتش بازی ایسی جس کی گلکاری کو دیکھ	رات کو کہتے تھے آپس میں شریا و سہا
(۴۸)	منع آتش باز پر جہرت زدہ ہوتی ہو عقل	سنگِ پارس سے کہیں باروت کو بیسیا تھا کیا
(۴۹)	ہو گئی تاثیر جس کی یہ کہ ہر گلہ بزم سے	ریزہٴ فولا دنگے بن کے گلہائے طلا
(۵۰)	گنج پھٹتے تھے ستاروں کے عجیب انداز سے	ماہ پاروں کا تھا گویا خندہٴ دندان نما
(۵۱)	منہ ہو کیا جو رنگ سے ہنسیا کے ہنسیا ہو	غازہ سے ہر چہرہ چمکے رنگِ روئے ملقا
(۵۲)	برج جو اڑ کر ہوئے قندیلِ شب زیرِ فلک	برج تھے جتنے فلک پر سب کو روشن کر دیا

(۵۳) فی الحقیقت یہ وہ شادی ہو کہ اس کے روبرو	جشن جمشیدی کا کچھ مطلق نہیں رہتا ملا
(۵۴) ہو زبانِ خامہ عاجز آگے بس تعریف میں	ذوق کہتا ہوا اٹھا کر ذوق میں دستِ دعا
(۵۵) رکھے صحت سے ہمیشہ شا فی مطلق تجھے	جو ترے بدخواہ ہوں ہر رخ میں ہوں مبتلا

قصیدہ نمبر ۳

یہ قصیدہ ذوق نے جشنِ عید الفطر ۱۲۱۷ مطابق ۱۲۸۷ء میں لکھا تھا۔ اس قصیدے کے متعلق ایک خاص واقعہ مشہور ہے کہ وزیرِ مملکت بیگم جو بہادر شاہ ابو ظفر کی بیٹی بیوی تھیں اور جن کو بادشاہ نے وزارت کے اختیارات دے رکھے تھے انھوں نے اپنے زمانہ وزارت میں استاد ذوق کے بیٹے خلیفہ اسماعیل کو بعض تنہا ہی خدمات سے محروم کر دیا تھا اور اس لیے بیگم استاد سے کھٹکتی رہتی تھیں اور یہ کوشش کرتی رہتی تھیں کہ کسی طرح سے استاد بادشاہ کی نظر سے گر جائیں۔ صبح کو عید ہونے کو بھی ذوق اہل میں خوشی خوشی اس قصیدے کو صاف کر رہے تھے کہ دربار میں سنا کر واہ واہ نہیں گے کہ اتنے میں یہ خبر پہنچی کہ بیگم نے تمام درباریوں کو حکم دے دیا ہو کہ استاد جس وقت قصیدہ سنائیں کوئی تعریف نہ کرے۔ ذوق یہ خبر سن کر دم بخود رہ گئے قلم رک گیا اور ان میں کہنے لگے کہ بارنِ بایگم کو کیا ہو گیا ہو خدائی کے منہ کو بند کرتی ہو خلاصہ یہ کہ جس طرح بھی ذوق نے قصیدہ کو ختم کیا تو بیچ چلے گئے سو پہلے صبح ہوئی درباری کپڑے پہن دربار میں پہنچے قصیدہ سنایا لوگوں کے سکوت نے مات والی خبر کی تصدیق کر دی جب ساتویں شعر پہنچے تو بادشاہ بے اختیار ہو گئے گلے لگا لیا۔ مکر پر ہنسنے کے لیے ارشاد کیا۔ پھر کیا تھا مہر سکوت ٹٹ گئی دربار میں واہ واہ کے نعرے بلند ہونے لگے وضا ع کو اپنی محنت کی داد ملی۔

(۱)	پاسے فروغِ صبح نہ بے نور آفتاب	مستی میں پر ضرور ہو جامِ شرابِ ناب
(۲)	کر خوب میکشی کہ یہ ہو سیرِ ماہِ تاب	تائب ہو تو اس سے کہ دڑھی ہوئی سفید
(۳)	یہ برن وہ نہیں جسے کھیں نہ سے داب	ہر پیر دلِ خاک کی ہو اپر بقائے عمر
(۴)	تعبیر بے بنا ہو یہ اور خمیہ بے لثاب	ہستی کا اپنے نہ بھروسہ حجابِ وار
(۵)	غافل ہے سفرِ ہوا اسی دن سے پا تراب	آئی ہو جب سے قالبِ خاکی میں تیری جان
(۶)	گردش ہو آسمان کو زمانہ کو انقلاب	جو دم مزے سے گزرے غنیمت سمجھ کہ روز
(۷)	رکھ آفتابِ گنجھ پہ سال کا حساب	ہر بازیِ فلک پہ تو نوروزِ روزِ کر
(۸)	جو ہر سے دل میں لکھتا ہو کس رجبِ پیچ و تاب	حاصل ہو کیا ہنر سے دلا آئینہ کو دیکھ
(۹)	اس خاکِ دراں میں تانہ ہو ٹیڑی خراب	گر ہو سکے تو خاکِ درِ میکدہ ہو تو
(۱۰)	جانا بہشت تک بھی ہو دُرخ کا اک عذاب	آسودگانِ کُنجِ خرابات کے یلئے
(۱۱)	دے گا جوابِ نامہ نکیرین کو جواب	یاں تک ہیں بے دماغ نہ بولیں گے نہ سے وہ
(۱۲)	گزران ہو ہما کی سرِ روزی کلاب	لکھتا ہو چرخِ اہلِ سعادت کو بد مذاق
(۱۳)	جامِ جہاں نما ہو ہراک کا سیہِ جباب	دیکھے جہاں کو دیدہ عبرت سے تو اگر
(۱۴)	لے اور لگا کے آنکھ سے پی جالتے شتاب	ساقی جو تجھ کو عینِ عنایت سے جامِ دے
(۱۵)	روزِ حساب تک تو پیئے جا علی الحساب	گر بے حساب جام پہ جام آئیں تیرے ہاتھ
(۱۶)	جامی بھی لکھے دل پہ جسے کہے انتخاب	مستی میں ایسا مطلعِ تازہ کوئی سُنا

مطلع

(۱۷)	بیضیوں سے بلبلیوں کے ہو پیدا بطِ شراب	گلشن کو دے جو گریہ مستانہ میرا آب
(۱۸)	پا بوسِ آسمانِ روشِ حلقہ رکاب	گلگونِ نشہ سے گلگون پہ ہو مرا
(۱۹)	ٹپکے ہمیشہ ابر سے مستی بجائے آب	مستی مری سکھائے اگر جھوٹے کی طرز
(۲۰)	ہوتے ہوں جس سے طائرِ ہوش و خرد کباب	بے ہوشیوں میں ہوں مری وہ گرمِ حشیاں

(۲۱)	جاگ کھٹیں وہ جو خواب عدم میں ہیں ہنسنے	غفلت میں گر بلند ہو میری صغیر خواب
(۲۲)	نہ پر وہ فلک کو اٹھا دوں اک آن میں	ہو جاؤں میں جو عالم مستی میں بے حجاب
(۲۳)	ہو وہ صواب دیرِ فلاطوں میں خم نشیں	کہہ بیٹھوں گرنشہ میں کوئی حرفِ ناصواب
(۲۴)	یہ ذہن کو ہو عالم مستی میں روشنی	ہر خشتِ خم ہو حکمتِ اشراق کی کتاب
(۲۵)	ہر روز جامِ بادہ روشن کا مجھ کو شغل	ہو مثل شغلِ آئینہ و شغلِ آفتاب
(۲۶)	پر اہمیر میرا یہ کہ تو سے گریز	تقویٰ ہو میرا یہ کہ تو سے اجتناب
(۲۷)	لیکن ہو ابرِ رحمتِ باری سے درِ فتنائیں	دامانِ تر مرار و ششِ دامنِ سحاب
(۲۸)	دلچ ہوں میں اُس کا کہ ہو جس کے دور میں	شبابِ زمانہ کے لیے کیفیتِ شباب
(۲۹)	پیرِ فلک بنے ہو جوانِ سیاہ مست	ریشِ شعاعِ مہر پہ ہو ابر سے خضاب
(۳۰)	مانندِ نافِ آہو اگر جام میں ہو خون	اُس کی شمیمِ فیض سے ہو جائے مشکِ ناب
(۳۱)	اُس شاہ کے خمِ کرم و بوئے خلق سے	ہر خا بن ہو ہمسرِ خوارِ گلاب
(۳۲)	وہ بادشاہ جس کا بہادرشہ اسمِ پاک	ہو درجِ ک زمانہ کا یکتا دُرِ خوش آب
(۳۳)	ظُلِّ اِلہِ خسرو و پندار - دیں پناہ	شاہِ بلند جاہ - و خدیوِ فلک جناب
(۳۴)	تیغِ اُس کی وہ ظفر دم و نصرتِ اتر کہ ہو	گنجِ ہزار فتح کی مفتاحِ فتحِ باب
(۳۵)	روشن دلی سے اُس کی عدو تیرہ بخت ہو	دزدِ سیاہ کا رکو آفتِ ہوا ہمتاب
(۳۶)	ہو مغزِ جانِ کافرِ نعمت کے واسطے	مطبخ میں اُس کے پشہِ نمزود ہر ذباب
(۳۷)	ہو ابر میں بھی برق کا شعلہ مگر نہیں	اُس میں دم و فورِ عطا گرمی عتاب
(۳۸)	کچھ خلقی اس کی طبعِ رواں میں نہیں ذرا	دریائے موجزن کو ہزاروں ہیں پیچ و تاب
(۳۹)	پڑھنا ہوں میں یہ مطلعِ روشن حضور میں	جس کا نہ ہو فے مطلعِ خورشید بھی جواب

شاہا تو وہ ہو نورِ مجسم کہ آفتاب
کہتا ہو نور کو ترے سایہ سے اکتساب

مطلع

(۴۰)

(۴۱)	ہو جس کی آنچ آتشِ دوزخ کا التہاب	تو اتر تیری او وہ غضبِ برقی کفر سوز
(۴۲)	سرکش کو لکھ کے حرفِ بحرِ آبِ عذاب	جو ہر سے تیری تیغ کے دکھائے ہو قصا
(۴۳)	اللہ سے تیری مصلحت اللہ سے احتساب	اللہ سے پاسداریِ اسلام و پاسِ شرع
(۴۴)	اس خوف سے کہ ہوتی ہو انگور کی شراب	انگور زخمِ دل پہ نہ بدخواہ کے بندھے
(۴۵)	مقدور کیا کرے قدحِ محو کا ارتباب	کیسا ہی محو پرست ہو مانسِ چشمِ یار
(۴۶)	بالفرض گروہی ہو دعاؤں میں مستجاب	بلکہ نلے دُعا قدح کا بھی منہ سے نام
(۴۷)	کنجشکِ تنکِ باز او رشکِ ہما غراب	نشاہ تری حمایت و دولت کے سایہ میں
(۴۸)	تعمیلِ عدل سے تری میز میں آفتاب	کرتا ہو روز و شب کو برا بر شہنشاہ
(۴۹)	چاہے ہو شیر جنگِ یہ تجھ سے مگر خطاب	خورشیدِ شیرِ چرخ پہ جو کھینچتا ہو تیغ
(۵۰)	یہ شربتِ خضر ہو شہا وہ قئے ذیاب	کہیے۔ تیرے تکلمِ شیریں کو شہر کیا
(۵۱)	شوخی ہو چشمِ یار میں عاشق میں اضطراب	چالاکی ہو وہ نوسن چالاک میں ترے
(۵۲)	اُڑنے میں یوں ہ جیسے کہ پرواز میں عتاب	کاوے میں یوں ہ جیسے کہ طاووسِ وقتِ قرص
(۵۳)	بے پروا ہو اپنے جائے وہ جو ناوکِ شہاب	چمکائے اک ذرا سر میدان جو تو اُسے
(۵۴)	یارِ دعا و ذوق ہو مقبول و مستجاب	کرتا ہو یوں ثنا کو دُعا پر اب اختصار
(۵۵)	تا خطبہ و نماز سے منظور ہو ثواب	تا عید و عید گاہ ہو اور خطبہ و نماز

(۵۶)

ہر سال تجھ کو عید ہو فرخِ بخت و جاہ
نا کام ہوں عدو ترے اور دوست کا مہاب

قصیدہ نمبر ۴

یہ قصیدہ بھی عید کے دربار کے لیے تصنیف ہوا تھا اور مروج (بہادر شاہ) نے اس کو
غیر معمولی پسند کی کا شرف عطا فرمایا تھا یعنی علاوہ خلعت مولیٰ کیا گیا گاؤں جاگیر میں بخشا تھا

نشہ علم میں سرمست غرور و نخوت
 تھا قصور مرا ہر امر میں تصدیق صفت
 تھا مرا ذہن نہ محاذِ حصولِ صورت
 عقل کو تجربہ کی اتنی ہوئی تھی کثرت
 تھی مرے فکر کو ہر شکلِ خطا سے عصمت
 پر جاتی مجھے منظور نہ تھی علمیت
 درس تدریس پہ آجاتی تھی مجھ کو رغبت
 کبھی تھی نحو میں ہر نحو مجھے محبت
 تحتِ حکمت ہو یہ فن گرچہ ہر تحتِ حکمت
 کبھی میں کرتا تھا تو منہجِ نجوم و ہیئت
 کبھی تسلیم عقائدِ کتاب و سنت
 کبھی کرتی تھی طبیعی میں طبیعتِ جودت
 کبھی مثلِ مکمل مجھے پارسِ ملت
 اور کبھی کرتا تھا باطلِ بسا اشفقت
 کبھی تکبرِ تناسخ پہ مجھے تسلو جُخت
 کبھی تھی عالمِ برزخ میں مجھے اک حیرت
 کبھی میں ناپتا تھا سطحِ زمین کی وسعت
 کبھی مثبت مرے نزدیک میں کی حرکت
 کبھی میں کرتا تھا معلول سے ثابتِ علت
 کبھی میں فقہ پہ راغب کبھی سوائے حکمت
 کبھی میں قاری قرآن بعلمِ قرأت

(۱) شب کے میں اپنے سر پر خوابِ راحت
 (۲) مرنے لیتا تھا ہر علم و عمل کے اپنے
 (۳) ہو گیا علمِ حصولی تھا حضورِ مجھ کو
 (۴) جو مسائلِ نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام
 (۵) نہ غرض مجھ کو نتیجہ سے نہ تھا شکل سے کام
 (۶) ذہن میں سب میرے حاضرِ صورِ علیہ
 (۷) چار و ناچار جو ترغیب سے یاروں کی بھی
 (۸) کبھی ہمت تھی مری قاعدہ صرف میں صرف
 (۹) کبھی منطق کو تفوق یہ مرے ناظر سے
 (۱۰) کبھی میں کرتا تھا تصریحِ معانی و بیاں
 (۱۱) کبھی تقسیمِ فرائض کبھی تقسیمِ اصول
 (۱۲) کبھی تھا علمِ الہی کی طرف ذہنِ رسا
 (۱۳) کبھی تھا عقل پہ مذہبِ مرا مانندِ حکم
 (۱۴) کبھی کرتا تھا قدمِ چرخِ کائناتِ بجات
 (۱۵) کبھی انکارِ قیامت پہ میں لاتا تھا دلیل
 (۱۶) حشرِ اجساد میں تھا گاہِ تردد و جھک
 (۱۷) کبھی تھی عرصہ تدویرِ فلک کی مجھے سیر
 (۱۸) کبھی ثابت مرے نزدیک فلک کی گردش
 (۱۹) کبھی میں کرتا تھا اعراض میں جو ہر قائم
 (۲۰) کبھی منقول پہ مائل کبھی سوئے منقول
 (۲۱) کبھی میں حافظِ قرآن بعلمِ تفسیر

(۲۲)	کبھی کرتا تھا اشاراتِ شفا کی صحت	کبھی کرتا تھا محسوسِ حواشی تحریر
(۲۳)	کبھی میر کرتا تھا قاموس میں تصحیح لغت	کبھی میں کرتا تھا قانون سے تشریح علاج
(۲۴)	کبھی میں نبض سے دانندہٴ صحت و قوت	کبھی میں لون سے سیندھ بیمار و صحیح
(۲۵)	کہ جادات کی معلوم مجھے خاصیت	کہ نباتات کی آسماہ میں کیفیت سے
(۲۶)	کبھی لے جاتا تھا اسرائیلیوں پر میں سبقت	کبھی مشائیوں سے کرتا تھا میں پیشروی
(۲۷)	کبھی میں منتر لی باعثِ رُخسار و بیت	کبھی میں نفیِ حقایق میں تھا سوسطانی
(۲۸)	کبھی میں قدری و فخر بقدرِ طاقت	کبھی میں جبری و مجبور بعقل و تدبیر
(۲۹)	کہ وجودی و شہودی سے بیان وحدت	کہ ملاحد کی تھی تردیدِ کلامِ الحاد
(۳۰)	جوں محاسب کبھی مصروفِ بضر و قیمت	جوں مهندس کبھی مالونِ بشکل و مقدار
(۳۱)	کبھی کچھ نقطہ سے مقصود تھا رمالِ صفت	کبھی حرفوں سے تھا مطلوب مثالِ جہار
(۳۲)	شکلِ خارج تھی کبھی داخلِ بیتِ غربت	خانہٴ یکسہ سے خارج کبھی شکلِ داخل
(۳۳)	کبھی تھا دیکھتا مرغِ وزحل کی رجبت	کبھی کرتا تھا قرآنِ مہر و زہرہ پہ نظر
(۳۴)	کبھی تجویزِ زکوٰۃ اور کبھی قصدِ دعوت	کبھی افسوں و عزیمت کبھی تنوید و طلسم
(۳۵)	ایک صورت سے بیان کرتا تھا میں سیرت	کبھی تھا علمِ قیافہ میں یہ ادراک مجھے
(۳۶)	کہ نہ تھی ایک نفس ضبطِ نفس سے فرصت	کبھی میں رہتا سرو دی میں تھا ایسا مشغول
(۳۷)	کیما سے کبھی میں زرکش گنجِ دولت	سیمیا سے کبھی تصویر کشِ مہومات
(۳۸)	کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طینت	کبھی میں شیخِ شیوخ اور کبھی شیخِ رئیس
(۳۹)	کبھی میں قربِ نوافل سے تھا ذائقہٴ تربت	کبھی میں قربِ فرائض سے تھا عالی درجہ
(۴۰)	کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چاروں سمت	ماہرِ موسیقی ایسا کہ ادا کرتا تھا
(۴۱)	نظم میں نام مرا نثر میں میری شہرت	کبھی میں شاعرِ غزل و ادب دانِ بلیغ
(۴۲)	طبعِ موزوں کی دکھاتا تھا جو موز و نیت	کبھی کرتا تھا عروسی کا بھی میں قافیہٴ تنگ

کبھی مصحف میں نظر میری مہر ہر آیت	(۳۳) کبھی پیش نظر انجیل و زبور و توریت
ژند و پازند میں کرتے تھے میری تبعیت	(۳۴) کبھی زردشتیوں میں ایسا کہ سائے موبد
کروں ایک بات پخت کی کتھا میں کھڈت	(۳۵) کبھی یہ آگہی شاستر و سید، پراں
کبھی اخبار و تاریخ میں صاحب خبرت	(۳۶) کبھی میں حلِ مہمادِ نفخ میں ذی ہوش
حاقبت پایا تو ماں بلد کو اہلِ جنت	(۳۷) آخر شش دیکھا تو العلم حجابِ الاکبر
فائدہ کیا جو ہر ایک فن کی کھلی ماہیت	(۳۸) فائدہ کیا جو ہر ایک علم کی جانی تعریف
فائدہ کیا جو ہوئی آگہی ہر ملت	(۳۹) فائدہ کیا کہ جو دیکھیں کتبِ ہر مذہب
کہ بہر شکل ہوا کہ تازہ محلِ صورت	(۴۰) عقل سے گرجہ کیا مادہ ایسا پیدا
ہیکلِ روم سے بت خانہ چین تک حیرت	(۴۱) یا بنائی کوئی صورت کہ جسے دیکھ کے ہو
دور آئینہ دل سے نہ ہو زنگِ کلفت	(۴۲) بے مقدر نہ پڑے صورتِ بہودِ نظر
جس کو سن کر کہیں حسرت سب اہلِ فطنت	(۴۳) پڑھوں اک مطلعِ برجستہ میں اس موقع پر

گہ نہ دے صاحب جو ہر کو مقدر عزت
جو ہر فرد ہو بالفرض تو کیا بے قسمت

(۵۳) مطلع

لیک بے یاوری بخت نہیں کیفیت	(۵۵) کیا ہوا علمِ مقولہ سے اگر کیف کے ہو
مثلِ دھقانِ فلک کہتے ہوں طالعِ نکبت	(۵۶) قاضی چرخ بھی جو تو ہو تو کیا گرتیرے
جراثِقال میں تو جتنی اٹھائے محنت	(۵۷) دور گردوں نہ موافق ہو تو ہوا و زخفیت
نظری و علمی کوئی بھی تیری حکمت	(۵۸) آگے برنگشکی بخت کے چلنے کی نہیں
حرفِ مطلب پہ زباں کو ہو تری سولکنت	(۵۹) گو فصاحت میں تو سبھاں ہو لے بے تقادیر
نقشِ باطل جو تری شکل وہ جس میں صنعت	(۶۰) گور یا صنی میں ہو صنائع اگر بخت میں بد
پستی بخت سے بچھ کو جو نہیں ہو رفعت	(۶۱) کیا ہوا جانا اگر مسئلہِ بیر و منار
طالعِ بد سے اگر نیک نہ آئے ساعت	(۶۲) کامِ تقویم نہ آئے نہ تری اصطرلاب

- علم سے ہونہ کبھی چارہ آزار نصیب
تو دوائیں ترے نسخہ میں ہوں پر بے تقدیر
علم ہر بج سے گو بودے تو بخل ناسخ
علم سے جو بہن آموز ملائک تھا وہ دیکھ
ہوا مسجود ملائک یہ ظلم و جہول
گو نقصوت سے ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی پرتری بے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دیکھتا کیا خواب ہیں
اللہ اللہ رے حسن اس کا کہ مرتا بقدم
یاد کرتا تدرعنا کو اوس کے زاہد
چشم وحشی کو اگر اپنی وہ دکھلاے تو ہو
دل شامت نہ کے درپڑی تدبیر ہلاک
آتش سن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگاں وہ بلا ہوئے صف آرا تو کرے
چاہ بابل وہ ذوق اور دھواں لطف کا کلس
لعل شیریں کی حلاوت پہ جوئے جان عاشق
نہ دم شرم تبسم سے لب اس کے خوگر
کھول دے معنی موم کمر کی جنبش
شوخی و ناز کی تعریف میں اس کی مطلع
- پور سینا ہو تو کیا سینہ میں خوں ہو حسرت
نہ ہو بالخاصہ تاثیرہ بالکیفیت
بے مقدر نہ ہو حاصل شمر خوش لذت
بخت بد سے ہوا مستوجب رحم و لعنت
یعنی انسان قوی بخت ضعیف الخلفت
بے مقدر نہ کر امت ہو نہ خرق عادت
نہ کہے کوئی تجھے شیخ علیہ الرحمۃ
ہوئے یک بار جو افسانہ خواب غفلت
کہ مجسم نظر آئی ہو نوید بہجت
تھا وہ خالق کا تماشاے ظہور قدرت
دم تکبیر جو کہتا ہو سدا قد قامت
چشم آہو سے ہر نشہ جام و حشت
زلف اڑوں تھی وہ زسار پہ وار دل تہت
موجہ دو و لطیف اس کی بھو دل کی حالت
دست بیدار سے یک دست دو عالم غارت
دل گرفتار عذاب میں ہو باروت صفت
تو دم نزع بھی عذاب کا چاہے شربت
نہ تنافل سے ان آنکھوں کو نگہ عادت
وا کرے عقدہ موم ہوم بیوں کی حرکت
وہ پڑھوں میں کہ جسے سن کے ہودل کو فرحت

(۸۳) شوخی اس چہرہ میں یوں گل میں جیسے حرمت
 (۸۴) لبِ پاں خوردہ کی شوخی کے ہونے کے گات
 (۸۵) نازک اندام وہ اور سنگدل اُن سے بھی سوا
 (۸۶) سیلی سینہ پہ نہ کھتی جگر پس پشت کا عکس
 (۸۷) چھٹی رنگ کا وہ اپنے دکھا کر عالم
 (۸۸) اللہ اللہ رے تری تکنت اُن سے تمیز
 (۸۹) قہر انداز بلا ناز قہامت طفتار
 (۹۰) جا بجا عالم مستی میں قدم کو لغزش
 (۹۱) آگے اُس رشک مسیما نے کہا بالیں پر
 (۹۲) شور بختی سے نہ اتنا نام افشاں ہو کہ ہو
 (۹۳) کیا سبب ہوتا کہ دور سے نہیں کیوں خالی
 (۹۴) بزم ہستی میں تو نہیں بول رہی گلاب تک
 (۹۵) انش دل سے تے گوشہ تنہائی میں
 (۹۶) وقت ضائع نہ کر اٹھ بستر اندوہ سے تو
 (۹۷) فکر باطل سے نہ کر دل کو خنک تو اپنے
 (۹۸) دیکھ تو کیا افق مشرق انوار سے ہو
 (۹۹) ادھم لیل سیر عرصہ ہو برگشتہ عناں
 (۱۰۰) جانب مشرق ہو نوری فلق بال کشا
 (۱۰۱) چرخ مینائی پر ایک سبز پری کا عالم
 (۱۰۲) نگہست محل جو ہوا میں تو ہوا عطر فشاں
 (۱۰۳) کھلے ہی جاتے ہیں سب غنچے نے خوش نشاط

نازیوں چشم میں زگس میں ہو جیسے نہمت
 گر گالے وہ مسیحا پہ بھی خوں کی ہمت
 آیا جن سنگوں کے لیے شہ قسست
 نظر آتا تھا صفائی سے الف کی صورت
 ایک عالم کا ہودل لیکے نل میں چنوت
 واہ رے تیرا بختر تری بل بے نخت
 سحر چٹک ستم ایماؤ کر شہم آفت
 دمدم نشہ صبا سے زباں کو گلنت
 لا آتہم قہ کہ یہ غافل نہیں وقت غفلت
 بادہ میکدہ عیش کی گم کیفیت
 دل ترا شیشہ ساعت کی طرح یک ساعت
 صورت شمع سحر سوختہ روتی صورت
 بن گئی شعلہ جوالہ کمند وحدت
 چل در میکدہ تک ہو حرکت سے برکت
 ہو تجھے نیش سحر یک دلفس کی مہلت
 جلوہ افروز رخ بانوے صبح عشرت
 اشہب یوم سبک میر ہو سحے ساعت
 جانب غرب ہو پر وارِ غراب ظلمت
 شفق صبح پر ایک لال پری کی حالت
 تازگی گل کو چمن میں تو چمن کو نہمت
 لوٹے ہی جاتے ہیں گل بل بے ہنسی کی شدت

- آج یہ جوش پہ ہو رحمتِ باری کہ کہیں
 طفلِ نوحِ مشق کی مشقی کی طرح تلو ستو بار
 کہے یہ رند کہ اوز ہر فروش آگ نہ پھانک
 قل ہوا زہد کا قلیا ہوئی زاہد کی تمام
 اس قدر سازِ طرب ساز کی آواز بلند
 نغمہ بر لب کہیں مطلب پھر زہرِ چین
 لیکے انگڑائی کہیں ہنسنے لگی رام کلی
 چشمِ مرست میں نازیں کا جل پھیلا
 بے نمک آیا نظرِ حسن مدہائیم و چرخ
 چونکی مرغِ سحری عرش سے آوازِ خوش
 باغِ عالم میں ہیں مرغانِ ادلیٰ اجنہ تک
 دی ہو مسجد میں موزن نے اذانِ بہرِ غار
 ہوئی بُت خانہ سے ناقوس کی پیدا آواز
 اٹھے میخوارِ صبوحی کے لیے لیکے سبو
 اک طرف سے ہوئی گھڑ پال کی آواز بلند
 سحرِ عید ہو کر عید کا سامانِ نشاط
 آج وہ دن ہو کہ آغوش میں لیکرِ خجسکو
 اب ہیں بیدار تمہے بختِ مددگارِ نصیب
 فکر کر تہنیتِ عید کا اُس شاہ کی تو
 وہ شہنشاہ بہادرِ شہ کسریٰ انصاف
 قوت و ملت و دین قاصحِ کفر و الحاد
- نرہی کلفتِ عصیاں جہاں میں ظلمت
 دھو وے مسنوں کے سینامہ کو ابرِ رحمت
 مانگے گربادہ نو زہد کہیں کی قیمت
 سُنتے ہی قلقلِ میناے شرابِ عشرت
 چھڑیں گرتا رکھرت کا تو ہو پیدا و ہیوت
 جامِ دردِ دست کہیں مہیچہ مدہ طلعت
 اُٹھتی ملتی ہوئی آنکھوں کو کہیں اپنی للت
 لبِ میگوں پہ مٹی کی پڑی پھینکی رنگت
 ہو گیا زرد درُخِ شمع و چراغِ خلوت
 ہو گئی خواب کو آوازِ کوس رحلت
 مثلِ مرغانِ سحر نغمہ طرازِ عشرت
 بادِ صوفیہ کے نازی نے ہو باندھی نیت
 چلے جتنا کو برہن کوئی لیکرِ مورت
 کہ عداوت ہو اگر کیجئے ترکِ عادت
 ایک جانب سے لگی آنے صدائے نوبت
 روزِ شادی کی ہو آمدِ شبِ غم کی نصبت
 کہے طرحی لاکھ ہر شاہِ ہر طوبی قامت
 اب قوی ہیں ترے طالعِ تری یا و قیمت
 دور ہیں جس کے ہو صبحِ صبحِ دولت
 خسروِ جمِ حدم و دادِ دارِ حشمت
 حامیِ مشرّعِ نبی حامیِ شرک و بدعت

(۱۲۵)	حکم شرعی سے کرے سلب سببِ شوق	مرد مجذوب سے گرتک ہو ستر عورت
(۱۲۶)	کون اُس کا نہیں صاف صفاتِ نیکو	کون اُس کا نہیں سرگرمِ ثناء و مدحت
(۱۲۷)	سُننے ہی میں نے بھی وہ مطلع روشن لکھا	مطلع صبح کو ہو سامنے جس کے خجاست
(۱۲۸)	مطلع مصحفِ رخ ترا اگر سایہ رُب العزت کھول دے معنی اتمت علیکم نعمت	
(۱۲۹)	تیرا دروازہ دولت ہو مقام اُمید	تیرا دیوانِ عدالت ہو محلِ عبرت
(۱۳۰)	تیرا احسان بہارِ چین صد رونق	تیری نیتِ چین آراءے ہزارِ امنیت
(۱۳۱)	تیرے عشرت کدہ میں بار کسے غیر نشاط	تیری خلوت کدہ میں دخل کسے جزِ طاعت
(۱۳۲)	صفحہ علم پہ برجیس سے تو ہم زانو	جملہ عیش میں ناہید سے تو ہم صحبت
(۱۳۳)	ماہ نوایک فلک پر ترے نورِ دلوں میں	نوناک نو کردوں میں تیرے قدیمِ خدمت
(۱۳۴)	کیسے گوہرِ انجم ترا صرف انعام	طاقتِ طلسمِ گردوں تیرا وقتِ خلعت
(۱۳۵)	نیتِ نیک تری آئینہ حُسنِ عمل	عملِ خیر ترا جلوہ حُسنِ نیت
(۱۳۶)	ذہن عالی ہو ترا طاہرِ شاخِ سدرہ	طبعِ رنگین تری گلچینِ ریاضِ حنت
(۱۳۷)	تیرا فضل جہاں کے لیے برمانِ کرم	تیرا کرامِ زمانہ کو دلیلِ رحمت
(۱۳۸)	علمِ ظاہر سے اکیساں تجھے دور و نزدیک	نورِ باطن سے برابر ہی حضور و غیبت
(۱۳۹)	ذہنِ صافی ہو ترا پر وہ دینی عیب	موشگافی ہو تری کوہِ شگافِ دقت
(۱۴۰)	عقل میں شمس ہو تو علم میں کانِ گوہر	فصل میں کعبہ ہو تو علم میں کوہِ رحمت
(۱۴۱)	تیری تدبیر پر از و فتر ہوش و فرہنگ	تیری شمشیر پر از جوہرِ فصیح و نصرت
(۱۴۲)	دعوتِ صدق پہ لائے تری ایمانِ تصدیق	دستِ ہمت پہ کرے تیرے سخاوتِ بخت
(۱۴۳)	تجھ سے رہنی ہو خدا اور خدا کا محبوب	تیرا حامی ہو نبی اور نبی کی عمرت
(۱۴۴)	عزم کو ہو تو سے ہر عزم میں عزمِ بالجموم	قصد کو تیرے ہی ہر قصد میں قصدِ سبقت

(۱۴۵)	ذات قدسی کا تری عطر قباے عفت	قوت روح ملائک چمن قدس میں ہو
(۱۴۶)	کیونکہ واجبِ خلایق پہ ہوشِ شکرِ نعمت	کیا اللہ نے جب تجھ سا دلی نعمتِ خلق
(۱۴۷)	ثمرِ تلخ ہو حنظل کا سب دے شربت	نطقِ شیریں سے تری عامِ حلاوت ہو اگر
(۱۴۸)	دلِ حاسد میں خلشِ گرتا رشکِ شوکت	شوکتِ عقرب جزا رہ کے مانند رہے
(۱۴۹)	پڑے ابرز پہ گر گز نہ کی تیرے ضربت	روشن شیشہ ہراک سنگ ہو ریزہ ریزہ
(۱۵۰)	کیا غضب ہے تری شمیرِ غضب کی ہیبت	سرکشفت وار چھپاتا ہو فلک زیرِ سپہر
(۱۵۱)	کشتیِ نوح بھی اعدا کو ہو گردِ آبِ صفت	اُسے طوفان جو ترے قہر کا طغیان ہے
(۱۵۲)	کر دے ایک دم میں پیلے اسی مفارِ صوت	وہ تری تیغ کی بُرش ہو کسا پہ جس کا
(۱۵۳)	دیں نہ تعویذ اُسے تا بہ نشانِ تربت	تیرا بدخواہ رہے حرز سے یاں تک محروم
(۱۵۴)	تیرے توس کی جو کالے کی اوڑا جائے پھرت	اسی وار پھرے کیوں نہ فلکِ گدازیں
(۱۵۵)	ابو رفقاہِ جبلِ پیکر و گردوںِ رفعت	کیا تیرے قیل کے اوصاف لکھوں میں کدہ ہو
(۱۵۶)	تو ہیں دندانِ صفا سا عدلی کی صفت	اُس کی خرطوم ہو گر طرہِ لیلیٰ کی مثال
(۱۵۷)	بنف کی طرحِ رگِ سنگ سے پیدا سرعت	کیا عجب گر ہو تپ لڑہا ہیبتِ تری
(۱۵۸)	بر سے لالہ پہ تو افیووں میں نہ ہو سمیت	آبِ بارانِ کرم تیرا ہو وہ شربتِ خضر
(۱۵۹)	عدل سے تیرے جو موقوف ہی رسمِ رشوت	عدل کے لفظ کو دیتا نہیں نقطہ کوئی
(۱۶۰)	شعلہ میں حریم کا فور کی ہو خاصیت	عہد میں تیرے عجب کیا سر داغِ دلِ شمع
(۱۶۱)	ہو حمایت سے تری دایہ کا دستِ شفقت	چنچر گر بہ سر پہچ موش و کنجشک
(۱۶۲)	تو بلاشبہ پڑے دینی محوس کو دیت	دورِ انصاف میں گرتیرے ہو کشتہِ سیما ب
(۱۶۳)	ای شہنشاہِ صفا ذہن و سراپاِ صفوت	دیا اللہ نے وہ قلب مصفاً تجھ کو
(۱۶۴)	عرضِ حاجت کی نہیں سامنے تیرے حاجت	فردِ تفصیلِ علاج ہو رُخِ حاجت مند
(۱۶۵)	کہے عارف کیہ کثرت میں ہو ظاہر و حدت	عہد کو دیکھ ترے ساتھ خلایق کا ہجوم

(۱۶۶)	لکھے گر خامہ ترا وصفتِ شمیمِ احلاق	تو ہر اک نقطہ ہوا اک نافرِ مشکِ تہت
(۱۶۷)	منہتی ہوں نہ کچھو تیرے صفاتِ نیکو	گر بیاں کیجئے ما حشرِ صفتِ بعدِ صفت
(۱۶۸)	ذوق کرتا ہو دعائیہ پر اب ختمِ سخن	کہ زباں کو ہی نہ یارا نہ قلم کو طاقت
(۱۶۹)	عید ہر سال مبارک ہو تجھے عالم میں	با شکوہ و خشم و جاہِ بعمرو صحت
(۱۷۰)	خیر خواہوں کے ترے چہرے پہ ہورنگِ نشاط	اور بدخواہوں کے رخسار پہ اشکِ حسرت

قصیدہ نمبر ۵

(۱)	مطلع	لکھ دوں اُس کی سحر کہ جس کی شناسے ہو سر سبز تیرے گلشنِ باغِ سخن کی شاخ
(۲)	وہ کون ؟ شاہِ اکبر ثانی کہ جس کو روز	مجا کرے ہو جھک کے نہالِ چمن کی شاخ
(۳)	اُس کی دعائے حرز پڑھے جوشِ غنچہ سے	تبیح ایک ایسے عقبتِ یمن کی شاخ
(۴)	کر دے جو وہ نہالِ تولائے ابھی نکال	پرویں کا غوشہ گا دِ سپہرِ کہن کی شاخ
(۵)	بہرِ قصد آئے زربِ گل کو لے صبا	کرنے لگے نثارِ گہریا سمن کی شاخ
(۶)	پہونچائے اُس کا قروہ صحتِ جواغ میں	سجدہ میں بہرِ شکر جھکے نارون کی شاخ
(۷)	ہمسراؤ آج خضرِ ارم سیر سے شجر	ہم قد ہو آج یوسفِ گل پہرِ چمن کی شاخ
(۸)	گر مئی عدل اُس کی اگر ہو ستم گداز	پگلے برنگِ شمع ابھی کر گدن کی شاخ
(۹)	مطلع وہ پر بہارِ بکھوں اُس کی ح میں	مصرع کو جس کے سُن کے کئے نسترن کی شاخ
(۱۰)		تیرے بہارِ فیض سے نخلِ کہن کی شاخ سر سبز یوں ہو جیسے کہ سرو چمن کی شاخ
(۱۱)	تیرے سحابِ لطف سے سیراب ہو اگر	ہمسرا ہو شاخِ نخلِ ارم سے ہرن کی شاخ

(۱۲)	گو یا کہ بکلی ہو کرم ذوالمنن کی شاخ	شاہ یہ تیرا دستِ سخا باغِ دہر میں
(۱۳)	آبِ تر سے سبز ہو سروچمن کی شاخ	گر تیرا حفظ ہو چمنِ بندِ روزگار
(۱۴)	چھپڑے گراشیانہ مرغِ چمن کی شاخ	مرصع کا سارا خاک میں مل جائے زور شور
(۱۵)	وقتِ کشش کمانِ سپہر کہن کی شاخ	دیکھے جو تیرا وقتِ بازو تو ٹوٹ جائے
(۱۶)	ہو شاخِ سدرہ ایک گنار کہن کی شاخ	تیرے عصا کو اُس سے میں تشبیہ کیوں کروں
(۱۷)	ٹوٹے پھلین سے بھی نازک بن کی شاخ	تاثرِ تیرا زورِ ضعیفوں کو دے اگر
(۱۸)	خرطوم سے لپٹ کے بصوتِ رسن کی شاخ	بلکہ کند مار کے ہاتھی کو کھینچ لے
(۱۹)	تیار ہو وہیں زرخور سے کون کی شاخ	منظور گر خزانہ میں ہو تجھ کو شاخِ زر
(۲۰)	خرطوم سے اکھاڑے وہ کرگدن کی شاخ	ہاتھی کو تیرے چاہیے لکڑی تو ثبت میں
(۲۱)	صد دیو کوہِ پیکر والبرزن کی شاخ	دانٹوں کو اس کے دیکھ ہو لرزاں پشیل بید
(۲۲)	تو آزیانے مائے نہالِ چمن کی شاخ	گلگوں سے تیرے بڑھنے کے یک قدم صبا
(۲۳)	آبِ تر سے سبز ہو نخلِ کہن کی شاخ	ہو تیرا فیض اگر چمنِ آرائے باغِ دہر
(۲۴)	مانند فی ہو گرم فغاں کرگدن کی شاخ	نالاں ہیں تیرے عدل سے خونریز اس قدر
(۲۵)	محتاجِ ابر ہو نہ نہالِ چمن کی شاخ	برسائے جبکہ لعلِ دگر تیرا دستِ جود
(۲۶)	سیراب ہوئے آب سے دُرِ عدن کی شاخ	شاہِ آبِ آبِ لعلِ یمن سے ہو مثلِ گل
(۲۷)	ساغر بکف نہ ہوئے گلِ خندہ زن کی شاخ	یاں تک ہو یا بس شرعِ تے عہد میں کہ اب
(۲۸)	نخلِ کدوئے تاک میں صورتِ رسن کی شاخ	پیدا ہو بادہِ خوار کی تعزیر کے لیے
(۲۹)	سر سبز شعرِ تر سے ہو نخلِ سخن کی شاخ	ذوق کی دُعا کہ تا باغِ دہر میں
(۳۰)	نخلِ نشاط ساقی پہاں شکن کی شاخ	جب تک کہ ہوئے گردنِ مینا کی طرح سے

(۳۱)	نخلِ حیات تیرا تر و تازہ ہو مدام	جوں موسمِ بہار میں نخلِ چمن کی شاخ
------	----------------------------------	------------------------------------

قصیدہ نمبر ۶

- (۱) زبے نشاط اگر کیجیے اسے تحریر
(۲) زباں سے ذکر اگر پھیلے تو پیدا ہو
(۳) ہوا یہ باغِ جہاں میں غفلت کی کاوش
(۴) کرے ادا لبِ غنچہ در ہزار سخن
(۵) کچھ انبساط ہوا ہے چمن سے دور نہیں
(۶) نفس میں بیضہ کے بھی شوقِ نغمہ سخی سے
(۷) اثر سے بادِ بہاری کے لہلہانے میں
(۸) نخل کے سنگ سے گرو شہزادہ تخمِ فشاں
(۹) زمیں پہ گرتے ہی لے آئے دانہ برگ و ثمر
(۱۰) ہوا پہ دوڑتا ادا اس طرح سے ابرسیاہ
(۱۱) نہ خارِ دشت ہی نرمی میں خوابِ نخل ہے
(۱۲) ہوا میں ادا یہ طراوت کہ دو دو گلشن بھی
(۱۳) یہ آیا جوش میں بارانِ رحمت باری
(۱۴) ہر ایک خارِ ادا گل ہر گل ایک سا غمیش
(۱۵) ہر ایک قطرہ شبنم گہر کی طرح خوش آب
(۱۶) کرے ادا صبحِ شکر خندہ اس حرف کے ساتھ
(۱۷) سنوارتی ہے جو شام اپنی زلفِ منلیں کو
(۱۸) نہالِ شمع سے ہر شب چمکے گلِ شبنم
- عیاں ہو خامہ سے تحریرِ نغمہ جائے صریح
نفس کے تار سے آوازِ خوشتر از ہم وزر
کلیدِ قفلِ دلِ تنگ و خاطرِ دلِ گیر
چمن میں موجِ تبسم کی کھول کر زنجیر
جو ادا ہو غنچہ، مفقارِ لبسِ تصویر
عجب نہیں کہ ہو مرغِ چمن بنا نہ صغیر
زمین پہ ہمسرِ سنبل ہی موجِ نقشِ حصیر
تو سب فیضِ ہوا سے ہو وہ بزرگِ شیر
جو لوٹے ہاتھ سے زاہد کے سببِ تزویر
کہ جیسے جائے کوئی پہلِ مست بے زنجیر
ہر ایک تارِ رگِ سنگ بھی ادا تارِ حریر
برستا اٹھتا ادا آتش سے مثلِ ابرِ طیر
کہ سنگِ سنگ میں سنگِ یدہ کی ادا تاثیر
ہر ایک دشت چمن ہر چمن ہفتِ نظیر
ہر اک گہر گہرِ شب چراغِ بر تنویر
کہ جس طرح ہم آہنچہ ہوں شکر و شیر
سوا و مشکِ نعتِ پر ادا لاکھ آہو گیر
بہارِ عیش میں گلچیں کی طرح سے گلگیر

(۱۹) حیاتے رنگ گل آفتاب ہو نفسیر (۲۰) بایں درازی ریش آفتاب ساغر گیر (۲۱) حنائی پنج ہوں تاک و چار و بید انجیر (۲۲) کہ زہر کھاتے ہیں سبزانِ خطہ کشمیر (۲۳) کہ اے ہی نظر اک قدرتِ خدائے قدیر	ہنسے چرخ تو ایسے ہنسی میں پھول جھڑیں رہے ایہ جہنم پہ ہر صبح جوں صبحی کش عجب نہیں ہی کہ آرائشِ زمانہ سے چہن میں ہی یہ درخانِ سبز پر جو بن نہ کیونکہ دیکھ کے گلشن کو یہ پڑھوں مطلع
(۲۴) ظہورِ نرگس و گلِ جلوِ سیم و بصیر نسیمِ نہکت گلِ منظر و لطیف و خیر	مطلع
(۲۵) کہ قرصِ غنبر اگر ہو زیں تو گر و عبیر (۲۶) بنا ہو عالم بالا بھی عالمِ تصویر (۲۷) کہ ہو ہجومِ نشاط و سرورِ جہمِ غفیر (۲۸) مہِ صیام کو دیکھے نہ کوئی بے شمیر (۲۹) کہ شمسِ بازغہ کی جا پڑھیں ہیں بدرِ منیر (۳۰) نتیجہ یہ ہی کہ سرمست ہیں صنوبر و کبیر (۳۱) کہ لائے حوسے ہو دیوارِ قہقہا تعمیر (۳۲) صنوبرِ خلق سے ای بادشاہِ پاک ضمیر (۳۳) کرے اگر حرکتِ موجِ چشمہ تصویر (۳۴) جو لا علاجِ مرض تھے وہ ہیں علاجِ پذیر (۳۵) تو صورتِ بشر ہو شمند خوش تقریر (۳۶) زبانِ برگ سے گونگوں کے خواب کی تعمیر (۳۷) تو چشمِ دائرہ عین بھی ہو چشمِ بصیر (۳۸) گئی جہاں سے یہ بیاریِ فواق و زحیر	تیممِ عیش سے ایہ زمانہ عطر آگس حل سے حوتِ تلک جا بجا ہیں تصویریں جہاتِ ست سے بزمِ جہاں ہو وسعتِ خواہ زمانہ دشمنِ عشرت کا اس قدر قاتل ہوا ہو مدرسہِ بزمِ نگاہِ عیش و نشاط اگر پیالہ ہو صغریٰ تو ہو سبجو کبریٰ زمینِ میسکہ یہ خندہ نشاط انگیز دیا ہو رنج کو دھو تیرے غسلِ صحت نے عجب نہیں یہ ہوا سے کہ مثلِ نبضِ صحیح شہنشاہِ ترے یمنِ شفاے کال سے کہ چوبِ گل کو اگر ماریں بید مجنوں پر اشارہ فہم ہوا ایسا کہ وہ بیان کرے جو میلِ کلِ بصارت ہو کلکِ خطِ غبار نہ موجِ محو کو ہو پیش نہ شیشہ لے بجلی

نہ آب میں ہو رطوبت نہ خاک میں تجھ
شراب تلخ بھی ہو میکشوں کو شکر و شیر
غنی قبول کی دولت سے ہو دے فقیر

ق

کرے درست اگر مومیا فی تدبیر
کھائے کاسہ چینی سے مثل موئے خیر
علاج خارش سر ہو بنا غن شمشیر
ہر ایک خانہ لئوید صاحب تکبیر
ہر ایک نسخہ شفا میں ہو نسخہ اکبیر
چھٹے جو تیرے تصدق میں مجوان بہر
یہ تیرا دم ہو وہ اعجاز عیسوی تاثیر
جہاں میں پیر ہو پر ہو کرامتوں سے پیر
کہ تجھ سے زیب ہو دنیا کو دین کو توقیر
کیے ہیں تو نے شہنشاہ دو جہاں تسخیر
نثار کرتا ہو ہر روز ایک گنجِ خلیفہ
نشانِ سجدہ ہو زیبِ جبین ماہِ منیر
کہے نہ کوئی دو شنبہ کو بھی جہاں میں پیر
جو بخشے خلق کو عمرِ طویل و عیشِ کثیر
ہنسین اجل پہ جوانوں کی طرح مردم پیر
صحیح جیسے کہ قرآن ہو مع تفسیر
ہلال بست و ہنم کی طرح بدن کے حقیر

(۳۹) نہ برق کو تپ لرزہ نہ ابر کو ہوز کام
(۴۰) بدل گئی ہو عداوت سے تلخی دار و
(۴۱) قوی ہو قوت تاثیر سے دہائے طبیب

(۴۲) شکستِ دل کو ترے مین تندرستی سے
(۴۳) تو موئے کاسہ چینی کو چارہ سازِ قضا
(۴۴) کھجائے سر جو کبھی مفسدانِ سرکش کا
(۴۵) بنا ہو نقشِ شفا خانہ ہزارِ شفا
(۴۶) ہر ایک اسمِ عزیمت میں اسمِ اعظم ہو
(۴۷) زمانہ کوئی گر خارِ رنجِ عالم میں
(۴۸) شہا ہو دم سے ترے زندگانی عالم
(۴۹) مثالِ حضرتِ اوی رہنائے ملت و دیں
(۵۰) تو وہ ہو حاجیِ دنیا و دیں زمانہ میں
(۵۱) کیا شہانِ سلف نے مسخر ایک جہاں
(۵۲) سحر سے شامِ تلک زرفشاں ہو بچہ مہر
(۵۳) فلک پہ کرتا ہو شربِ ادا جو سجدہ شکر
(۵۴) یہ روزِ بہ سے ترے ہو جوانِ جہاں کہن
(۵۵) حیاتِ بخش جہاں تیرا فردہ صحت
(۵۶) ہزاروں سال سیرِ ہمدی گالِ کجوانت
(۵۷) جہاں کو یوں تری صحت کے ساتھ ہو صحت
(۵۸) یہ وہ خوشی ہو کہ فرہ پہل جس سے روز بروز

(۵۹) کہ جس کا مطلع غور شدہ بھی ہو وہ نظیر	پڑھوں شناس تری اب وہ مطلع روشن
(۶۰) شہنشاہ وہ تری روشنی اسے منیر عقول عشرہ کے انوار جس کے عشر عشر	مطلع
(۶۱) تو عقل کل کو کرے تو نہ ہرگز اپنا مشیر	جو ہونہ تاج امر تشاد و رانی کا مہر
(۶۲) وہ تیرے ذہن میں موجود سب قلیل و کثیر	جو ہیں نکات و معانی بشر کے فہم سے نور
(۶۳) نہ اپنا یاد ہو احسان نہ اور کی تقصیر	اگر ہو کہ کچھ دخل حافظہ میں تو یہ
(۶۴) تو ہی ضمیر کی جانب تری صفا کی ضمیر	جیا ہو گر متعلق تری نگاہ کے ساتھ
(۶۵) کہ جیسے صحبت اصحاب کہت میں ظہیر	تیرا تو سیئر بھی ہو یوں ہی داخل حنات
(۶۶) زمانہ عدل سے تیری یہ اعتدال پذیر	کرے ہو سب تغیر کو ذاتِ حادث سے
(۶۷) اٹھائیں سر کو شرارت سے سرکشانی شریر	مجال کیا کہ ترے عہد میں شر کی طرح
(۶۸) تو چمکیاں دل آتش میں لے ہو آتشگیر	ہوا میں آگے جو کرتا ہو سرکشی شعلہ
(۶۹) لڑائیوں میں کہیں پھوٹی نہیں نکیر	ترے نسبت سے جو بالکل رہی نہ غریزی
(۷۰) بلسنا لہ نا قوس سے بھی ہو تکیر	جو پہنچے بت کہہ میں تیرا شور و دینداری
(۷۱) کہ کوئی زلفِ بیاں پر نہ کر سکے تکفیر	کیا یہ کفر کو اسلام نے ترے معدوم
(۷۲) جو میکشوں کو ترا احتساب دے تغیر	جہاں میں چشمِ سیہ مست یا رکا ہو یہ رنگ
(۷۳) رہے مدام وہ گردش میں از پیر تشہیر	پڑے گلے میں رسِ خطِ سرمہ سے اُس کے
(۷۴) کہ جس کی آج ترے دشمنوں کو نارِ سعیر	وہ برقِ قبر خدا تری تیغِ آتش دم
(۷۵) تو ہو تفنگ کا تیرے دلِ عدوِ نچیر	جو ہو خدنگ کا ترے نشانہ چشمِ حسود
(۷۶) کریں نہ حلقہ جو ہر رفاقتِ شمشیر	تو نہ ہیبت ہوں شکلِ فلس ماہی الگ
(۷۷) طلب میں جانِ عدو کی رواں قضا کا سفیر	جو تیرے نکلے کہاں سے تری وہ ہو جائے
(۷۸) جو کھینچے اک روشِ خطِ مخفی وہ لکیر	ترے ہی خامہ طغرائیں یہ زور

- (۷۹) تو اس سے ایسی جوں اشکالِ ہندسی پیدا
(۸۰) وہ روشنی تے خط ہیں کہ ابنِ معتدلہ اگر
(۸۱) تو ہو یہ نورِ بصارت کہ پڑھ لے حرفِ بحر و
(۸۲) رقم میں گرتے اوصاف کے قصور کرے
(۸۳) ترا سمند کو وہ تیز رو کہ وقتِ خرام
(۸۴) کہ سیرگاہ ہو اُس کی تو راہِ یک روزہ
(۸۵) ترے جو فیل کی تعریف خسرو لکھوں
(۸۶) کہ فیل کوہ کجاک تیشہ فیلِ باں فرما د
(۸۷) چلے نہ اشرافی آفتابِ عالم میں
(۸۸) ابو ظفر شہ والا گھرِ بہا در شہ
(۸۹) شہِ بلند نگہ شہریار والا جاہ
(۹۰) جہاں مسخر و عالمِ مطیع و خلقِ مطاع
(۹۱) زمیں ہو سبز جو تیرے صاحبِ بخشش سے
(۹۲) بجیشتم مہر اگر تیرا نیرِ اقبال
(۹۳) تو فلسِ فلس سے ہوا ہووں کے وقتِ شکار
(۹۴) نہ ہو ثنا کے لیے تیرے اختتام و تمام
(۹۵) مگر یہ ذوقِ ثنا سنخ مدحِ خواں تیرا
(۹۶) کہ ہو دل سے دُعا یہ سدا فقیرانہ
(۹۷) الہی آبِ پتا ہو زمیں زمیں کو ثبات
(۹۸) فلک پہ چھوڑے نہ ادا منِ مسیح حیات
(۹۹) عطا کرے تجھے عالم میں قادیوم
- ق
مٹا دے دیکھ کے اقلیدس بنی سب تحریر
لگائے آنکھوں سے سرمہ کی جاتری تحریر
جو ہووے لوحِ جبین پر نوشتہ تقدیر
زبانِ خامہ عطار و کی ناک میں دے تیر
نظر ہو ویدہ زرقاکی بھی نہ اُس کی نظیر
اور اس کا شرق سے تا غربِ عرصہ گاہِ میر
کردوں حکایتِ شیریں و کوہ کن تحریر
وہ دونوں دانتِ صفا ایک ایک جوئے شیر
خطِ شعاع سے اُس پر جو یہ نہ ہو تحریر
سراجِ دینِ نبی سایہِ خدا کے قدیر
حند یو مہرِ کلہ خسرو سپہرِ سریر
فلکِ مؤید و اخترِ معین و بختِ نصیر
تو بولی بولی سے ہر خاک کی بنے اکیر
ق
کرے نگاہِ سرِ آج و آبِ غدیر
نگینِ دستِ سلیمان بدستِ ماہی گیر
نہ ہو دُعا کے لیے تیری انتہا و اخیر
غلامِ پیرِ کہن سالِ ایک فقیرِ حقیر
سُنا ہو جب سے کہ رجمِ خدا دُعا کے فقیر
زیں پتا ہو فلک و فلک کو ہوند و پیر
زیں پہ خضر کی تا ہو فنا نہ دامگیر
بجاہ و دولت و اقبال و عزت و توقیر

تن قوی و مزاجِ صبح و عمر طویل سپاہ و افراد ملک و وسیع و گنجِ خطیر (۱۰۰)

قصیدہ نمبر ۷

- ہیں میری آنکھ میں اشکوں کے تماشا گوہر
نظرِ خلق سے چھپ سکتے نہیں اہلِ صفا
رزق تو درخورِ خواہش ہے پہنچا سب کو
پاک دنیا سے ہیں نیا میں ہیں گو پاکِ شربت
ہو دلِ صاف کو عورت میں بھی گردوسے عباد
کو باطن کو ہو کیا جو ہر دانش کی شناخت
غیر پر مایہ نہ کم مایہ سے ہو ضبطِ ہوس
جو ہر خوب کو درکار ہو آرائشِ خوب
سرکشی کرتے ہیں بے مغز نہ پر مغز وقار
رہا ناچیز سے کرتے ہیں کوئی پاک بہاد
دل خراش اور ہر طاقتِ دل ہو کچھ اور
فیض کو عالم بالائی ہو شرطِ استعداد
صدق اور کذب پہ ہر نکتہ کے ہو شرطِ نظر
صاف باطن کی ہو جب قدر کہ ظاہر ہو درست
ہوتی غربت میں اگر قدر نہ خوش جوہر کی
خلشِ خابِ جنوں سے ہو پروتا کیا کیا
- (۱) اک گہر دیکھو تو ہوں کتنے ہی پیدا گوہر
(۲) دریا سے چمک کر نکل آیا گوہر
(۳) مرغ کو دانہ ملا منس نے پایا گوہر
(۴) غرق ہو آب میں پر تر نہیں اصلا گوہر
(۵) گرد آلودِ تیشمی ہوا تنہا گوہر
(۶) کہ پرکھتا نہیں جز دیدہ و بینا گوہر
(۷) بہہ گیا زالہ ہوا لگ کے نہ چکا گوہر
(۸) خوب تو آب کی خوبی سے ہی ٹھہرا گوہر
(۹) جز جنابِ آب سے سرکھینچے نہ بالا گوہر
(۱۰) ہو نہ ہم صحبتِ تارِ رگِ خار گوہر
(۱۱) کہ نہ گوہر بھی ہیرا ہو نہ ہیرا گوہر
(۱۲) قطرہ یک جا ہو لبائیر ہی یک جا گوہر
(۱۳) کور کیا جانے یہ سچا ہو کہ جھوٹا گوہر
(۱۴) مول بھی ٹوٹ گیا صاف جو ٹوٹا گوہر
(۱۵) تو کبھی کان سے باہر نہ نکلے گوہر
(۱۶) ہر قدم پر قدم آبلہ فرسا گوہر

(۱۶)	دل عاشق میں کرے کیونکہ نہ آنسو سدا خ	اسی الماس سے جانا ہو یہ میندھا گوہر
(۱۸)	ذوق موقوف کر اندازِ غزلِ خوانی کو	دھونڈ اس بحر میں اب تو کوئی اچھا گوہر
(۱۹)	غوطہ دریاے سخن میں ہو لگنا بہتر	آگے تقدیر سے خرمہر ملے یا گوہر
(۲۰)	انرمہج سے اُس خسرو دریا دل کے	کر سخن قابلِ گوشِ دلِ دانا گوہر
(۲۱)	وہ بہا در شہِ غازی کہ برنگِ نیساں	روز برسائے ہو ابرِ کرم اُس کا گوہر
(۲۲)	جشن سے اُس کے ہواکِ فیض کا دریا جاری	بہتے پھرتے ہیں برنگِ کفِ دریا گوہر
(۲۳)	زیور آراہوں اگر آج چمن میں گل و سرس	بیضہ قمری و طبل ہوں عجب کیا گوہر
(۲۴)	ہو پئے گر گوشِ صدف تک یہ نویدِ عشرت	اتنا بالیدہ بخود ہو کہ ہو میندا گوہر
(۲۵)	کہتا او قطرہ نیساں بھی کاس و ریں کاش	ہوتا میں دائۂ انگور نہ ہوتا گوہر
(۲۶)	جدولِ آب میں کثرت سے جا بوں کبھی	مانگ میں مثلِ بتِ خویشین آرا گوہر
(۲۷)	ٹوٹا ہو کشمکشِ عیش سے جو صبح کا ہار	کبھرے شبنم سے ہیں گلزار میں کیا کیا گوہر
(۲۸)	گلِ بشکفتہ میں یہ قطرہ باراں سے بہا	بھردیے درجک یا قوت میں گویا گوہر
(۲۹)	موجِ گوہر میں بھی ہو طرِ تبسمِ پیا	کوئی دم میں ویشِ غنچہ ہنسے گا گوہر
(۳۰)	رُخِ گلرنگ پہ ساقی کے عرق کا قطرہ	کیا تماشا ہو کہ بن جائے ہو مونگا گوہر
(۳۱)	قطرہ آبِ لطافت سے ہو ٹپکا پڑتا	گوشِ خوبانِ سمنبر میں مصفا گوہر
(۳۲)	مدحِ حاضر میں کروں میں کوئی مطلع تحریر	آج جو خامہ مرا منہ سے اُگلنا گوہر

(۳۳)	مطلع	آج وہ دن ہو کہ اے خسرو والا گوہر
(۳۴)	کوہ دے نذر تجھے لعل تو دریا گوہر	
(۳۵)	بحرِ بر میں ہو شہا تیری جیتاے نثار	سیم سے زرتک اور لعل سے لے تا گوہر
(۳۶)	ہو ترے فیضِ قدم سے جو زیں گوہر خیز	ہو نصیبِ صدقِ نقشِ کفِ پا گوہر
(۳۷)	مشرقی ہکتے ہیں جن کو وہ اٹھا لایا چرخ	ٹوٹ کر جو تیرے سمن سے گرا تھا گوہر

- صبح اقبالِ سعادت کا ستارہ چمکا
تیرے آویزہ سر پہ کا ای قلمِ خلق
حلبِ خلق میں ہو سینہ ترا آئینہ
پرورش دیوے چین کو جو ترا ابر کرم
ماہ گھٹنے کیلئے ہو نہ کہ گھٹنے کے لیئے
دُرِ فتانی سے تری اتنے گہر ہیں رزاں
عکس سے نیز اقبال کے دریا میں تھے
آہ گوہر ہو تیرا آب یہ اعجازِ منا
کوہ کا زہرہ کرے آج ہی ہیبتِ عدل
طبع نازک پہ تری بار گہر ہو جو گراں
آبِ دریائے کرم سے جو ہو تیسے سیلاب
آج محفل میں تری وہ گہرا فتانی ہو
دستِ فراش میں طرب ہو پیشِ فرعون
تیرے دورانِ حفاظت میں کہاں رخ و گزند
افنی زلف کے کاٹے کو ہی جوں مہر و ماہ
سینہ صافی کا تری ایک ہو نقشہ دریا
فقرہ خنک ترا ایسا بزرگ شفات
غوقِ دریائے جاہر میں ہو وہ کوہِ گراں
پیل تیرا ہی ہندی میں ملک سے افزوں
لیکے خرطوم میں جو آب ہو وہ قطرہ فشاں
ہو تیرے قطرہ پکیاں سے دم بارش تیر
- جو ترا طرہ دستار کا چمکا گوہر
صاف تندیلو در مسجدِ اقصا گوہر
عدنِ علم میں ہو قلبِ مصفا گوہر
موتیا میں عوضِ غنچہ ہو پیدا گوہر
تیر کٹھے کا کہوں کیا اسے زیبا گوہر
لکھتے ہیں نسخہ مفلس میں اظہار گوہر
ق ای محیطِ کرم و عود کے یکتا گوہر
گفت دریا کو بنائے پیرِ بیضا گوہر
گر یہ سن پائے کہیں سنگ نے توڑا گوہر
پوسٹیک بیضہ ماہی کے ہو ہلکا گوہر
ابرِ مردہ سے برسنے لگیں کیا کیا گوہر
گلنِ شمع میں ہیں آنسوؤں کی جا گوہر
فرش پر تیلیوں میں کٹھے جو صدف گوہر
حق میں بیمار کے بتالہ ہو لب کا گوہر
گوشِ خوبانِ سمنبر میں مصفا گوہر
دلِ روشن کا ترے ایک نمونہ گوہر
رو برو جس کی صفائی کے ہو میل گوہر
گل ہیں ہندی کے جھڑا لعل پسینا گوہر
جھول میں جس کے ہیں نجم سے زیادہ گوہر
دیوے جوں ابر بہاراں ابھی برسا گوہر
جگہ چاکِ عدو میں صدف آسا گوہر

مہرِ پشت سے دشمن کے ہر چہنگوہر
مثلِ مرغِ ہر اک سرخ ستارہ گوہر
آبداروں میں ہر سرکار کے ادنیٰ گوہر
جوہری جس کو کہ بتلائے او گر جاگوہر
جیم محتاج کے دامن میں ہو نقطہ گوہر
قاف تک قاف سے ہو بیضہ عنقا گوہر
دل کا فریں بھی ہو خالِ سوید گوہر
موسے جینی میں پرویا کرے اعمیٰ گوہر
توسد امونہ سے مے پھول بھریں یا گوہر
تا کہ ہوسنگ سے لعل آب سے پیدا گوہر
تاگرہ میں رکھے شب عقد ثریا گوہر
رشتہ کا کشاں میں شب یلدا گوہر
ٹانگے شبنم سے سر دامن صحرا گوہر
بریں نیسانِ کرم سے ترے شاہ گوہر
ہونہ جزا شک سر دامن اعدا گوہر

(۵۸) تیرا نیزہ ہو وہ طائر کہ عوض دانہ کے
(۵۹) شعلہ برقی غضب سے ترے شاہِ آب
(۶۰) مہر داروں میں ہر دربار کے گر نامِ عقیق
(۶۱) گرجے گردوں کی طرح سے وہ آوازِ مہیب
(۶۲) ہوتری کلاب کرم جبکہ شہا گوہر بار
(۶۳) نقطہ قافِ ظلم سے جو ہو ترے ہمسر
(۶۴) سینہ صافی سے نری ہوئے صفا ایسی عام
(۶۵) ہو جو روشن گر عالمِ ترا نورِ دانش
(۶۶) خسروا میں جو کہوں سب بے ادصاف کو
(۶۷) ذوق کرتا ہو دعائیہ پر اب ختم سخن
(۶۸) نار سے پہنچے خورشید پہ ہر روز طلا
(۶۹) دانہ انجم گردوں سے پروئے جب تک
(۷۰) جب تلک حشرِ بہاراں سے ہولے دم صبح
(۷۱) ہر برس جشنِ ترا تجھ کو مبارک ہو دے
(۷۲) دو ستوں کو ہو ترے گنج گہر روز نصیب

قصیدہ نمبر

ذوق نے یہ قصیدہ اکبر شاہ ثانی کی مدح میں لکھا تھا نظرائی کی نوبت نہیں آتی

تو اپنے نقشِ ثنایں جہاں کے جادو کار
زباں سے اُس کی ہیں ابستہ اُن کے سب سر

(۱) قلم جو صفحہ کا غدہ ہو دے نکستہ نگار
(۲) سخن وروں نے جو ماندھے سخن کے ہیں رنگ

(۳۱)	کرے قلم و مہنی کو دم میں باج گزار	سوار تو سن دست رواں پہ ہوئے یہ جب
(۳۲)	تو اڑکے صورت شاہین کے یہ اُس کو شکار	جو شاخِ سدرہ پہ بیٹھا ہوا بر مضمون
(۳۳)	کہ اس پہ اڑکے مضامین ہیں کتنے جی کو نثار	زبانِ تیغِ ننگہ سے کیا فسوں شایہ
(۳۴)	کہ لفظ و مہنی و مضمون ہیں بے شمار و قطار	ہیں مست بستہ کھٹے چاہوں نازدہ لوں جس کو
(۳۵)	قلم دیرِ فلک کا ہر واں پڑا بے کار	ہو کرنی کام جہاں جائے اُس کی نوکِ ناب
(۳۶)	کہ سو ہیں دل تو ہر ایک کی ہوا اپنی بہار	سخن زباں پہ اک اور ہو نگارہ دل پر
(۳۷)	کہ جو گہرا وہی اس میں ہو دُرِ شہوار	سخن شناس اُنھیں دیکھ کر یہ کہتے ہیں
(۳۸)	منازعِ بخت کو بچوں جو میں تو لُس بازار	کروں میں اُس کو مگر کیا کہ مشتری نہ ہے
(۳۹)	کہ شامِ روزِ جزائک نہ جس کا اتنے خار	شرابِ دور سے ول ہو گیا ہو مست ایسا
(۴۰)	بچا سکے اُسے کیا خاکِ لبِ لبے کا حصار	بنائے ناوکِ تقدیر خاک تو وہ جسے
(۴۱)	زباں پہ لایا نہ لائے گا شکوہ یہ زہار	ہزار دردِ استے بیدرِ دہی زمانہ دکھائے
(۴۲)	کہ اہل دل اسے سمجھیں گے مطلعِ الافوار	میں لایا سینہ میں تھا دل کی جا پہ آئینہ
(۴۳)	میں کہتا تھا کہ گہر بار ہوں گے یا گلبار	سو اُس کو توڑا ہو لوگوں نے سنگِ بار سے
(۴۴)	غبارِ غیر کی خاطر میں ہو تو اس پہ ہو بار	صفا کا اُس کے ایک دنی سا وصف یہ دیکھو
(۴۵)	کہ ایک بات سے پڑتے ہیں ہاں اس میں ہزار	میں آگینے کے آگے ہوں آپ شرمندہ
(۴۶)	نہیں رہا تری گردش سے کچھ مجھے سروکار	مگر ترددِ ایام کیوں کروں اچھرِ چرخ
(۴۷)	کہ سجدہ کرتے ہیں جھک جھکے جس پیلِ نہا	لے آیا حُسنِ مقدّر اُس آستان پہ مجھے
(۴۸)	نہاں ابر کرم اُس کے ہیں صغار و کبار	صحابِ جو دے اُس کے زمانہ ہو گلشن
(۴۹)	کچھ اُس کے نام کی تصریح بھی تو ہو درکار	یہ سن کے مجھ سے کہا طبع نے کہ اک ناداں
(۵۰)	کہ چشمہ پاس نہ دریا نہ ابر دریا بار	اک اُس کے نام کا لینا بھی یوں تو بے ادبی
(۵۱)	مذاقِ آبِ گہر میں ہلا لیا کئی بار	سو میں زباں کو گایا لیکے دل کے دریا میں

جسے نمازوں میں لیتے ہیں سب بچار بچار محمد اکبر عالم نواز و عرش و قمار بدیں پناہ و بدل و لست بہ رخ افوار بدست جو دہو دریا - بہ نکنت کہنا زباں بہر سر مو آ کے گر کرے گفنا کہ اور پاس نہ رکھتا تھا کچھ برائے نثار جہاں میں جو ای جہانگیر شاہ نیک طور وہ شاہزادہ جواں ہو لے کہن کردار قبول جس سے دعائیں ہوں برسر دیار	(۲۴) اور اُس کے بعد ہوں کہتا کہ نام پاک ہو وہ (۲۵) خدا کا سایہ ہو - اور ناب رسول خدا (۲۶) ملک صفات و فرشتہ سیڑی خلعت (۲۷) خدا شناس و طریقت بنا - حقیقت ہیں (۲۸) نہ حق و صف ہو اُس کا ادا کبھی لبے (۲۹) ہوا ہوں لیکے میں حاضر یہ تہنیت پھول (۳۰) شہا! ہو آج اُسی شاہزادہ کی شادی (۳۱) وہ شاہزادہ ہے بہر ای کبھی سے شاہ نثار (۳۲) پڑھوں حضور میں ایک مطلع دعا بینہ	(۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲)
کہ شادیاں ہوں شہستان میں تیرے لیل و نہار	شہا خدا سے یہی ہو مری دعا ہر بار کہ شادیاں ہوں شہستان میں تیرے لیل و نہار	(۳۳)
کہ جوں شگاف قلم بند ہیں لب اظہار تو نکلا خامہ سے جو حرف تھا خط گلزار ہوئیں جو تخت ہوئی پہ ناپنے کو سوار دبیر چرخ سے بھی ہو سکا نہ اُس کا شمار سہاگ گمانے لگی زہرہ بن کے حوسیقار	(۳۳) شکوہ شادی شہزادہ کس زباں سے کہوں جو لکھنے بیٹھا میں ساچن کا و صف آرائش (۳۴) یکایک اُتریں پرستاں سے آن کرہ بیاں (۳۵) ہجوم عیش و طرب اس قدر زمیں پہ ہوا (۳۶) یہ لعبتارن فلک بہر ہوا خوشی کا جوش	(۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶)
ہو روز عید اگر آئے سامنے شب تار فلک نے کھینچی زمیں پر ستاروں کی دیوار کھلا یا سدا سکندر میں چین کا گلزار	(۳۷) شبِ برات کی وہ روشنی کہ صلِ علی (۳۸) جو بیٹوں پہ ہوئی روشنی تو شور اُٹھا (۳۹) ویاہر لایا ارسلو طلسم یوناں سے	(۳۷) (۳۸) (۳۹)

(۳۲) تو بولے اہل نظر دیکھنا ہی طرفہ بہا ر	لگے ستاروں کو جب آگ دینے آتش باز
(۳۳) تو آگے ہو ویں گے طائوسِ خلدان پہ نثار	پہ دیں گے آگ کا دانہ جب اپنے موروں کو
(۳۴) زمیں پہ سب کو نظر آئی آسمان کی بہا	جب ایک طرف کو لگی جگمگانے چادر گنج
(۳۵) پٹاخنے کرنے لگے چھٹ کے جب ہم تکرار	ہمارے کانوں کے پرے تو اڑ گئے اُس دم
(۳۶) کہ فیروزا رہے ہر صف میں ہیں قطار قطار	پکارے سب کہ قواعد ہی فوج میں شاید
(۳۷) کہ ناپچنے لگے مل کر ثوابت و ستیاری	عجب تماشا ہوا پتلیوں کو جب دی آگ
(۳۸) کہ تو زیادہ ہو یا میں فزوں ہوں آتش بار	ہوائی کہتی تھی جا کر شہابِ ثاقب سے
(۳۹) زمیں تو تو وہ گل ہیگی آسمان گلبار	ہیں ابر طور سے برسے زمیں پہ نور کے پھول

(۵۰) کہ دوست تیرے سرفراز اور عدد ہوں غار	اب اس دعا پہ قصیدہ کو ختم کرتا ہوں ذوق
(۵۱) قلم میں سالِ عروسی کا پھول دیوے بہار	پراس ہوں کی ابھی چھٹ رہی ہو مہتابی
(۵۲) کیے خوشی و شکر ت نے والیب گفتار	اسی خیال میں تھا دیکھتا خدا کی طرف
(۵۳) مبارک آپ کو ہوا ہی شہ پہر وقار	کہو سر لب بستہ سے شادی فرزند

(۵۴)	جو ہو ویں اُس کے ہوا خواہ وہ ہیں سمنبر ہوں اُس کے دشمن بد کیش خالد اُتی التاء	۲۴۳۰
------	--	------

قصیدہ نمبر ۹

(۱) کہ دل مردہ ہو زندہ ترنِ ناصح حساس	کہ وہ جانِ ار وے کو نافع احسان و حواس
(۲) یوں ہو جس طرح کہ اک نقطہ سے ہونِ نچ پچاں	قطرہ سے ترقی ہو اسِ خمسہ
(۳) رنگے خسار جو کلفت سے ہو ہم رنگِ نحاس	ہوے اسِ روغنِ کبریت سے مثلِ زمرخ

تر دماغ اتنا ہوم لینے نہ فرط عطا
 قلب نساں میں تھوڑے مبتدل ہو ہر اہل
 کہ یہ ہی شربت دینا علاج افلا
 آج جو پاس ہو مجھے نہیں جمشید کے پاس
 شب کیم مست کر کر لوئی گردوں سے مٹا
 کہے محو نوش کہ تھبتی ہی کوئی اُس پاس
 اور باقی تو ہی سب ہم خیال و سوا
 پاس کر عیش کا کیا کرتا ہی پاس
 دیکھ رہا ان خرابات نشین کا اجلاس
 کوئی خورشید لقا ہو شفقت رنگ لباس
 غم کو جادل میں نے جی کو نہ کہلنے اُداس
 وہ مثل ہو کہ کہاں گھونسلے میں چل کے پاس
 کھلتا ہی ہاتھ سے ساتی کے قفل سوا
 تو بہ کر توبہ نہ کراتی زیادہ بکواس
 حامی شمع ہی وہ باد شہ پاک انفا
 خانہ توبہ و تقویٰ کو کیا حکم اساس
 کرے ہر قطرہ کلیجہ میں خراش الماس
 جس کے پینے سے ہو جینے ہی سے بخوار کو پاس
 تو رہے حشر تلک سوزش درد و آس
 کہ ہو روغن ہی سیر آفتاب شتر نجاس
 توڑا سنگ نکستے ہی وہ شیش کا کلا

خشک مغزوں کو جو ہو بے کلاب اس کی بو
 قلبا ہیت اگر اس سے نہ اہل ہو تو کیوں
 اُس کی دولت سے عجب کیا دل مفلس ہو غنی
 دیوے ساتی جسے اک جام وہ دعویٰ سے کہے
 اللہ اللہ رے تری مستی و بالادستی
 سل سبیل آکے اگر غلے سے ہو آب سبیل
 زندگانی سے ہو مقصود شراب و ساتی
 زندگی چھ نفس ہو کہو زہر سے کہ تو
 بیچہ گوشہ میں نہ تھوڑے اس جلسہ کو
 مہ نہیں برقع مینا میں مگر جلوہ فروز
 اذخنے لکھی تو اس سے ہو سرگرم نشاط
 دل جو گھر غم کا ہو کیا اس میں ہو سراپیش
 دل پر و سوسہ کی ہوتی ہی محسوسہ و اشہ
 میں یہ کہتا ہی تھا جو دل نے مجھے تجھ سے کہا
 ایسے مردار بد افعال کا تو نام نہ لے
 شاہ دیندار بہادر شہ غازی جس نے
 دور میں اُس کے ہو گھر مرکب کوئی
 ہو اگر آب بقا بھی ہو تو ہو وہ زہر آب
 دھو لے اس عید کی زخم کو محسوسہ جراح
 کہتے اس آب شراکیز کو میں آج بشر
 آئے باقی رہے محاورہ میں مستی

(۲۵) تو صدا ہو نہ بلند اُس سے بجز حمد و سپاس (۲۶) کہ سخن فہم و مخنور کا ہو وہ قدر شناس	اعتساب کس کا چوئے سنگ پہ شیشہ کو ٹپک مرح حاضر ہیں ہوں اُس کے کوئی مطلع میں
(۲۷) مطلع نطق شیریں وہ ترا شہد کہ ہر درد کو راس شان میں جس کے شہانیدہ شفاء الناس	
(۲۸) عبد میں تیے ہو کاؤ کو بھی اسلام کا پاس (۲۹) سخت گیری سے فلک ٹٹے کسی کی گرا اُس (۳۰) بل بے ہمت تے نزدیک تے پتھر ہو وہ گھاس (۳۱) رکھتی ایک کاسہ زریں ہو اور اک سیس طاس (۳۲) بید مغزوں میں ہو پیدا امیر سیف گلاس (۳۳) مغربی تیغ مہ نو کی شہار تیرہ داس (۳۴) احسن الناس اُسے جانے بلکہ انسان (۳۵) تربیت سے ترے اتنی بھی ہو یہ حرف شناس (۳۶) اسب بد فال کوئی جیسے میان نخاس (۳۷) دھانک نے آنکھوں کو اُس کی دیش گاہ اُس (۳۸) دم تزیں تیرے گھوٹے پہ لگے جائے قطاس (۳۹) جس طرح عاشق دل باختہ کے ہوش خواں (۴۰) نہ منجم کا خیال اور نہ ہندس کا قیاس (۴۱) کان دو ذومہ و خور ذوم ہو ذوم ہو سہو سہا (۴۲) ماہ و خور وہ کہ ہوا خواہ ہوں توں نفاس (۴۳) کہتا ہو دیکھ کے ظلمت و نور اپنا قیاس (۴۴) صفحہ صبح منور کو مرثاں قوطاس	ہندوی زلف کے ہر پاس مداح صفحہ رخ موہیا ہو حمایت تری حق میں اُس کے بوٹی اکسیر کی اور پاس اگر با تھ آئے چہن دہریں زگس بھی تری بخشش سے کیا عجیب فیض سے گرا ہو کرم کے تیرے تیری مشیر کے آگے نہیں کھلتی ہر گز فیض تعلیم سے تیے ہو جو منکر انسان لوح تقدیر کے لکھے کو پڑھے حرف بحرف یوں تیرا حامد پر عیب ہو عالم میں حقیر دیکھے آہو کو جو ضیغم تو وہیں عدل ترا زہے خورشید کے طالع کہ شہاب خورشید ایسا چالاک کہ اس طرح سے اڑ جاتا ہو پہنچے اُس رخس فلک سیر نہ میں پہا کو تیرا ماتھی ہو فلک کا کشاں ہو خرطوم ذوق راس وہ جن سے ہوں سیجنت عدو رنگ ماتھی کا سید و وہ دانت اُس کے سفید طرف صنعت سے لپیٹا ہو شب یلدانے

(۳۵)	ختم کرتا ہو سخن ذوق و عاپر اس طرح	ق	تا ہوں دریا میں گہر کان میں پیلا لاس
(۳۶)	تو شہ بحر و براہی شاہ سکندر نہ ہو		وے خدا عمر خضر تجھ کو حیات الیاس
(۳۷)	عید ہر سال ہو فرخ تجھے با عیش و نشاط		تو ہمیشہ ہے خوش اور ترا بد خواہ اُداس

قصیدہ نمبر ۱

یہ قصیدہ اکبر شاہ ثانی کی صبح میں عید کی تہنیت میں لکھا گیا تھا نظریاتی کی نسبت پہنچی

(۱)	صبح دم فکر جو تھا سیر فلک کا مشتاق	ع	عرش پر اڑ گیا اک اُن میں مانند براق
(۲)	چمک س برف جہاں کی ہو بیاں کیا کراگر		افق طبع پہ دکھلاے فروغ اشراق
(۳)	شعلہ رنگ حنا کر کے اڑا دیوے ابھی		قفس دل میں جو ہیں بندیلو براشواق
(۴)	رات مجھ کو یہ فلک گرد وہاں لیسے گیا		کہ عقول عقلا کی تھی جہاں طاقت طاق
(۵)	فلسفی دہر کے جو جو تھے ہوئے سنا میں		نور اشراق سے تھے ہوئے سب اہل و اق
(۶)	تھے سعادت سے جو سب برج فلک لال مال		بخشت دولت سے یہ لبر تھا ہر قصر و وثاق
(۷)	تھی تعجب کی نہ جا بار جلالت سے ہو کر		حرکت چرخ گرانبار کی قطبین پہ شاق
(۸)	انجم و ثابت و تیار سعادت سے بہم		یوں نظر آئے کہ جون ست و نل اہل و فان
(۹)	انجم و ثابت و تیار سعادت سے بہم		تھا چپ رہست بہ انگاہ باب عشاق
(۱۰)	بدر تھاپل میں قمر پل میں نظر آتا ہلال		خدمت دائرہ داری میں تھا ہر نگہ طاق
(۱۱)	اس کا ظہور جو دیتا تھا سروں کو بہتات		جرم خورشید سے ہوتی تھیں شعاعیں اشراق
(۱۲)	تیر گردوں کا خوشی سے تھا جو دل لہراتا		دے کے ترتیب ثمریہ کو باقسام آیات
(۱۳)	جلت رنگ ایسی بجاتا تھا کہ سب حد میں تھے		لعبان فلکی صورت اہل افق و افان
(۱۴)	نظر آ جاتا تھا گر خستہ و مدار کوئی		دیتا مرتب و دم تیغ سے اُس کو الحاق

- ہاتھ پھر مائے چورنگ کا اک پھرتی سے
 جو چلا پارہ تن اس کا سوائے عالم خاک
 سعدا کر کہ جسے کہتے ہیں قاضی فلک
 ہوتا زاہد بھی تھا آمادہ پے دامادی
 چرخ ہمعلم پہ فلک ہو تو بطنی المھرکت
 نفع تفریح سے پُر باد ہو گردوں کا شکم
 ہو جو ہر کوچہ میں آرائش نو بہت خانہ
 یوں جو آراستہ افلاک پہ ہو بزم طرب
 آج وہ روزِ ہمایوں ہو جسے کہتے ہیں عید
 بزم خسرو میں چل اے بار بد بزم سخن
 تیرا قانون ترے پاس خطِ مسطر ہو
 تیرے نغمے تیرے نغموں ہیں بہنہائے قلم
 زمرے مرج کے لکھ اس کی جسے کہتے ہیں سب
 کون وہ یعنی شہنشاہِ محمدؐ کی کبر
 طبع و قادی کی گر اس کی رقم ہو تو صیف
 نیز جاہ سے خورشیدِ ہلال آسا ہو
 عطر سے شیشہ افلاک ہو دم میں لبریز
 خسرو ارات کو تھا منزل دل میں میرے
 ان کے خرمیوں سے جن کے میں لایا ہوں منع
 تو ہی وہ نسلِ فواقین بہ ستارِ آفاق
- دم میں تھا اپنے پہنچے پہ چڑھاتا چھات
 یہ اُرا اس پہ ترقا وہ اُرا اس پہ ترائ
 حُسن کو عشق سے دیتا تھا بہم ربط و فاق
 زائل دنیا کو تھا بیٹھ رہا دے کے طلاق
 عالم خاک میں پر ہو تک و دو کا مشاق
 لیکن اس وقت میں تنہی بہت اس کو ہوشاق
 غالی آواز دامہ سے نہ ہو کوئی رواق
 گلشنِ عیش و طرب کیوں نہ ہو بزمِ آفاق
 بذلہ سنجی میں شگفتہ ہو دل اہل مذاق
 سب یہ کہتے ہیں کہ تو کتہ سرائی میں ہو طاق
 پھیل دے زبال و تبریز و خراسان و عراق
 دم کشی پر اے سروست کمر بستہ و چاق
 ناب ختمِ رسل ظلِ خدائے غلاق
 دستِ بخشش سے نخل جس کے ہو بحرِ آفاق
 مہرہ اختر کا ہوا اور ماہ سے آئے مہراق
 کا ہش رشک سے رکھتا ہو اس استفاق
 ہووے گر نلخہ سا اس کی نسیمِ اخلاق
 کارواں شہرِ سمرقند کا رکھتا اترائ
 مدح حاضر کے لیے تیری یہ صد متغزل
 جس نے تو راں سے کیا ہندیں آکر قتلا

لے خود آمدن بہ منزل سے قتلاں کہ گرم ملک جہاں سر و پہلوں کے لوگ آکر سردی کے دن بسر کریں۔

(۳۵) گرترا مہر طبیعت ہو یہ جو زائے غضب	ز مہر یازد آرم جہاں ہو بیلاق
(۳۶) گرنہ دے حکم تو پھر ابر کے سینہ میں کبھی	رحمت عام نہ ہو مایہ ماہ مہراں
(۳۷) تر زباں وصف میں سب ہیں تر ظلالِ بتا	دائے غیب سے پلوتا تا ہی شیر اشفاق
(۳۸) تیرے شبیلانِ کرم پر ہو زمانہ مہاں	مہ و انجم سے فلک پر ہیں مہیا اطباق
(۳۹) گرسبق لیں نہ ترے فلسفہ حکمت سے	اہل یوناں پہ نہ ہوئے حکما کا اطلاق
(۴۰) ہوں نظر سے کبھی باہر نہ غوا مض کے طور	تیرے شہباز فراست کا ہی یہ استحقاق
(۴۱) درکِ امراض کریں جبکہ انامل تیرے	نبض آسا متحرک ہو رگِ سنگِ سماں
(۴۲) دیکھ کر خیمِ سعادت کا ترے حرنِ طلوع	مادرِ شبِ پسرِ مہ کو کرے شرم سے عاف
(۴۳) تو جو محرابِ عبادت میں لکھے سر بسجود	طاقِ مسجد میں جھکے آکے سرِ مفقہ طاق
(۴۴) پاس دیں تیرا جو زناں کی چاہے تبدیل	دوش گردوں پہ خطِ منطقہ ہو خطِ نفاق
(۴۵) ہو گیا تیغِ سیبہ تاب سے ہو سرِ مگلو	دم نہ مارے گا ترے آگے حسد و بقاوت
(۴۶) رعبِ شمشیر تراپوں ہو سپر سے وہ چند	جیسے نقطہ سے کریں ایک دس اہل سیان
(۴۷) ہو ترے فیضِ تکلم سے شفا عام تو ہو	زہری جادہن ماریں پسیدہ تریاق
(۴۸) عدل نے تیرے شہاد فیہ کی خونریزی	فصد کی منع اطبانے پی رفعِ کُفایت
(۴۹) اندر اندر سے لشکر کا ترے خیل و جشم	ہم عدو جس سے نہ اذہک ہو نہ ہمسر قلات
(۵۰) تیرے دربارِ جلالت کے جو ہیں میرِ غضب	کہکشاں کو ہیں سرِ دوش لیے مثلِ چاق
(۵۱) اور ایک مطلع و لکش نے طبیعت سے مری	ہو ترے عدل کی تعریف میں یا الصاق

(۵۲) مطلع	اٹھ گیا مدرسہ دہر سے یہ شہر و شفاق زید سے عمر کے دل میں نہیں باقی ہو نفاق	
(۵۳) چرخ کے گنبد بے دریں ہیں گے مجبوس	دم نہ ماریں گے مگر گونج کے شور و شلمان	دے فلک ز پئی پا مال قلم ہفت اُوران

(۵۵) نفس تن میں ہوں طائر جاں عشاق (۵۶) جھاڑے گرسنگت و فحل سے اپنے چھتا ق (۵۷) چرخ پردائے کھینچا کرے مانند لطف (۵۸) جو دت طبع کی جنبش کا چھواوے مطراق (۵۹) بوئے گل جانے تنفس میں دم مست نشان (۶۰) کہ گرا نباری ہو اس کی تن البرز پہ نشان (۶۱) صفۃ اطمہ پر خام رہا جوں بسحق (۶۲) نور ہمت کا زمانہ میں جو او عام انفاق (۶۳) گر قشوں ہوئے جلور پہ نہشت قیچاق (۶۴) شعلہ تیغ شمر بار ہو برق حراق (۶۵) جس کی مشرق سے کریں نور معانی اشراق (۶۶) کیوں خموشی پہ کیا ذوقِ زباں کو مشاق (۶۷) سبزہ تا خاک پہ ہو پیر ہن استبراق (۶۸) جب تلمک سینہ میںا میں ہے درد فوق (۶۹) ہو ترے رویت دیدار پہ عید آفاق (۷۰) یوں ہے جیسے کہ ہوا ماہ با یام عاق	تن میں اس طرح سے ہوا کے چھڑکتی سوخی ماہی زیریں لوٹ کے ہو جائے کباب وقت کو بانہ کے فرماں میں راکب س کا اُس فلک سیر کو گلگشت میں گر تو شاہ یوں اُٹے سئے فلک جیسے بہ تفریح مشام کیا لکھوں صف ترے قیل فلک پیکر کا عمر بھر مطبخ عالی میں رہا نعمت خواں ہیں ستاروں کی بھی تکبیل نہیں ہاتھوں کو لگی بر سر دشمن بد کیش بہنگام و غا تو عجب کیا ہو کہ اس کشورِ برفانی میں دل مرا ہو گیا اس وقت ہی وہ عالم نور کر دعا صدق ارادت سے کہ ہو وقت دعا دوش گردوں پہ ہوتا فرغلِ سنجاب غام دخت رز کو بہ سہر محفل اہل تقویٰ تجھ کو آفاق میں ہوئے رمضان بھی یہ عید اور ترے نیز اقبال کے آگے دشمن
--	--

(۷۱)	صفیہ دہر سے پھر گردش افلاک اسے حرف باطل کی طرح دیوے جہاں سے اذات	
------	---	--

قصیدہ نمبر ۱۱

(۱)	ایک رشید لقا طرہ جوان ارشمن آب خسار فلق سرئی رخسار شفق
-----	---

تھی وہ گشت نبی جس نے کیا ماہ کو شوق
 باندھ کر کھینچ لے دل زلفِ مسلسل کی دہن
 چشمِ ابلق تو نگہ ترک سوارِ ابلق
 کہ نہ چھوڑیں تن عشاق میں جاں ایک رمت
 ہونٹ گلبرگِ دہن غنچہ و سبزی زنبق
 راست ہاں است ہر یہ کُلّی طویلُ الخ
 سیب فردوسِ نخلِ لب خنداں فستق
 جیسے دُشوار ہو مفہومِ کلامِ مغلق
 تو کہیں صورتِ اخلاص نہ پاؤ اطلول
 تاکہ ہو سُرخِ شجرف نہ خونِ ناحق
 پنجرہ و پنجرہ خورشید و خازنِ شفق
 ناف ایک گنِ قن اس میں بجائے زورق
 جس طرح شعر خیالی میں ہوں معنی ادق
 گر ہوتا ز نظر دیدہ عفتا منطق
 آئینہ آبِ خیالت میں رہے مستغرق
 شمع گرو کیجئے اُسے شرم سے آجائے عرق
 نیچے گلبن کے پٹے بکھمے بھجئے گل کے ورق
 مٹھسے یہ کہنے لگا کیوں ہو تو غمگین ناحق
 نغمہ عیش سے ہو بزمِ جہاں میں رونق
 بریں لالہ کے بھی گلشن میں ہو گلگوں لبونق
 کوئی نخل اسے کہتا ہو کوئی استبرق

(۲) وہ جیں ماہیں اُس پہ خطِ چین جیں
 (۳) کرے دو ٹکڑے جگر کھینچ کے ابرو تلوار
 (۴) تیرا انداز جو مڑگاں تو دادِ دشمن گزار
 (۵) غمزہ و ناز کرشمہ وہ بلا غارت گر
 (۶) سرو قامتِ تن اندامِ گلستاں رخسار
 (۷) سرو قامتِ اگر اُس کے ہو طوبی سرکش
 (۸) شکر آیمختہ بادامِ مقشّر دندان
 (۹) کھلنا اُس کے دہن تنگ کا ایسا مشکل
 (۱۰) مصحفِ نئے کتابی کو جو دیکھو اُس کے
 (۱۱) لہجہ رنگیں سے نہ زیبا ہو بیاضِ گردن
 (۱۲) دست و بازو و برو و دوشِ عجب بہار
 (۱۳) سینہ تاناف صفا آبِ گہر کا دریا
 (۱۴) نازک ایسی کمر اس کی کہ سمجھنا مشکل
 (۱۵) ہر گراں اس پر نزاکت سے نہ باندھے ہرگز
 (۱۶) اُس کا زانو وہ مصفا کہ اگر دیکھے اُسے
 (۱۷) کیا کہوں سابقِ بلوریں کی صفائی اُس کی
 (۱۸) قد جو گلبن تو وہ پاؤں کے حنائی ناخن
 (۱۹) آکے بالیں پہ وہ طناز سراپا انداز
 (۲۰) مردہ عید سے ہی گلشنِ عالم میں بہار
 (۲۱) دوشِ پیرو لبِ جو کی ہو اک سبز قبا
 (۲۲) جوشِ سبز سے ہو وہ فرشِ سرسبز چین

(۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵)	ٹپکے ہو نخل سے مسنی میں ہمیشہ راق کہ ہو وہ خمر و دیں حامی دین برحق اُس کے تیروں کی صف اُس کے حصوں کی صف یعنی توصیف کے لائق ہو وہ بلکہ ابلق جس پہ احسن کہیں مجھ کو لبید و عمت	باغ عالم میں ہو یہ جوش بہار عشرت تو بھی کر تہنیت عید کا اُس کے سماں وہ بہار و شہ غازی کہ دیم معرکہ ہوں مرح اُس کی ہو مناسب تجھے بلکہ انسب سُن کے یہیں نے کہا مرچ میں اُس کی مطلع
(۲۳۶)	تو ہو وہ نائب ختم رسل ای سایہ حق کہ ترے سایہ میں ہو گلشن دیں کو رونق	مطلع
(۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰)	کیونکہ سایہ میں تھے ہونہ جہاں کو رونق جو تر ا امر ہو الحق جو کہے تو صدق کرنا بیخانہ میں ہو شیشہ حق بھی حق گل جو ہو شمع سے پیدا تو گلاب زنبق ہو گئی وقت کتابت جو زباں خامہ کی شن کام میں خلق کے بورا ہو بجائے بوریق مائے لات اڑے کے سر پہل دماں بچہ بلیق تو بچانہ میں ترے توپ پہ زریں ہریق وہ تری ہمت عالی کا ہو عالی جو حق بوٹی اکسیر کی پیدا ہو بجائے سرمق پانا شطرنج میں فرزین کا نہ رتبہ بیدق طاوتیر ہو انی ترا مشل لعلق اللہ اللہ سے عدالت کا تری نظم و نسق	ابر رحمت کا ہو سایہ ترا ای سایہ حق کس کا مقدور کہ سر تاب ترے علم سے ہو ذکر حق سے کوئی خالی نہیں تیرا ہو دور گر کرے نشو و نما نابیہ فیض ترا حرف ہیبت کا تری کوئی زباں پر آیا لفظ شیریں سے تھے ہوئے عداوت گعام نا تو افوں کو جو دے زور حمایت تیری کہتے ہیں برق جہاں جس کو وہ ہو ایک لدنی کو تہی جس پہ کرے کا ہکشاں کی بھی کند قطرہ افشاں ہو اگر تیرا صاحب ہمت کرنا اوسنے کو جو اعلیٰ نہ ترا منصوبہ کرنا اک حبیب میں ہو اہی گدوں کا شکار اک شہ داد اگر اک خسر و انصاف ہیست

(۳۲)	اتنا عالم میں حذر خون سے ہو غوغاوں کو	خونِ فاسد کو بھی ہرگز نہ کرے نوشِ علق
(۳۳)	پر تو افکن ہوا اگر روشنی طبع تری	اہرق آئینہ ہوا اور سنگ سیہ ہوا برق
(۳۴)	مشتری بھی ترے شطرنج کا اک ٹہرہ ہو	آفتاب ایک ترے گنجد کا گر ہو برق
(۳۵)	ابراہیم گرچہ مثالِ نمیدِ ہم دیدہ	ن گر تری برق غضب ڈھے اُس پر حقیقت
(۳۶)	توشتابہ سے بھی جل ٹھے زیادہ وہ شتاب	آگ لگ جانے میں میرا س کے نہو دے مطلق
(۳۷)	تیرے توسن ہنر جلدی کہ اگر چھپر دے تو	یوں ہوا بڑ جائے کہ جیسے ہر آتشِ زیہن
(۳۸)	شمس کو پہنچے تری لائے سے یوں شرق میں نو	ق تو ہو مغرب میں گرا ہی پر تو فورِ مطلق
(۳۹)	جس طرحِ روشنی قلب سے اہلِ اشراق	عرصہ دور سے شاگرد کو دیتے ہیں سبق
(۴۰)	ذوق کرتا ہو ثنا ختمِ دعا پر اس طرح	ق تاکہ ہوں ارضِ سما و نوں طبقِ زیر طبق
(۴۱)	ہووے ہر سال مبارک تجھے عیدِ رمضان	اور دشمن کو رہے تم سے سدا رنج و قلق

قصیدہ نمبر ۱۲

یہ قصیدہ مشاعرہ کی تصنیف ہو یہ وہ زمانہ تھا جبکہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ کو خاندانِ منلیہ کا وہ بد بخت آخری بادشاہ جو مشاعرہ کے ہنگامہ کی بدولت قید کے رنگوں بھیجا گیا تھا دہلی کے تخت پر بیٹھا تھا اسی کے جلسِ تخت نشینی کی تقریب میں استاد نے یہ مصرعہ قصیدہ لکھا تھا

(۱)	ہو آج جو یوں خوشنا نورِ سحر رنگِ شفق	پر تو ہو کس خورشید کا نورِ سحر رنگِ شفق
(۲)	یہ جوشِ نرسنِ دہن یہ لالہ گل کا چمن	گلشن میں گویا چھایا گیا نورِ سحر رنگِ شفق
(۳)	ہر سرو قد غنچہ دہنِ زیبِ چمنِ شانِ چمن	ہر سیمبر گلگوں قبا نورِ سحر رنگِ شفق
(۴)	افشاں جبین پر سیمبر مہتابِ انجم جلوہ گر	اور گیسے ہاتھوں میں خا نورِ سحر رنگِ شفق

(۵) دندان پاخورده ہیں یا نورِ سحر رنگِ شفق (۶) روشن دل نگین ادا نورِ سحر رنگِ شفق (۷) ہو جیسے کیفیتِ فزا نورِ سحر رنگِ شفق (۸) کیا باغ میں چمکادیا نورِ سحر رنگِ شفق (۹) خلعت سے پانی ہو گیا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۰) کس رنگِ نل کر جدا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۱) آبِ ہوا جائے فضا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۲) اس لیے بھٹ فزا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۳) ماہ و ثریا و سہا نورِ سحر رنگِ شفق (۱۴) ہوں دیکھ کر غرقِ حیا نورِ سحر رنگِ شفق	لیق برتسم ہو کہ ہو جوش بہار و موجِ گل ہر محبِ پیرو جو ایک طرفِ مشرق ہو کہ وہاں جامِ بلور میں ہو یوں عکسِ شربِ لہ گوں حسنِ گلِ مہتاب نے جوشِ گلِ سیراب نے دیکھے چمن میں برگِ گلِ آلودہ شبنم جو گل ہو شوق کو بائیدگی ہو ربط کو چسپیدگی ساقی کو عشرت بھرسا غر کہ اس رنگ پر جشنِ بہادر شاہ ہو روزِ علو جاہ ہو وہ غمِ و روشن گہر جس کو گلِ ہوں دیکھ کر اک صاف مطلع میں گھوں اور وہ ثنائے نگین
---	--

(۱۵)	روکش ہوئیے رخ سے کیا نورِ سحر رنگِ شفق دزدہ ہو تیرے فیض کا نورِ سحر رنگِ شفق	مطلع
(۱۶)	نورِ یقیں رنگِ حیا نورِ سحر رنگِ شفق	اگر آفتابِ عروشاں تپری جہیں سے ہو عیاں
(۱۷)	شرمندہ ہوتا ہوا نورِ سحر رنگِ شفق	روشنِ بمانی سے تری نگینِ کلامی سے تری
(۱۸)	لیں دم اب جس تکھنا نورِ سحر رنگِ شفق	وہ سیگوں ایواں ترا وہ سب ساں رنگین کھنچا
(۱۹)	گویا کہ شیشہ میں بھرا نورِ سحر رنگِ شفق	فانوسِ شیشہ لعل گوں روشن تری نخل میں یوں
(۲۰)	یوں جمع جیسے ایک جا نورِ سحر رنگِ شفق	انصاف نے تیرے شہا سیاب و آتش کو کیا
(۲۱)	نارِ خلیل آبِ بقا نورِ سحر رنگِ شفق	تیری امان و حفظ سے ہو جائے حق میں شمع کے
(۲۲)	جزوِ رول بے بہا نورِ سحر رنگِ شفق	خورشیدِ تجھ سے فیض کو پہنچے تو مشرق میں نہ ہو
(۲۳)	سیلِ فنا برقِ بلا نورِ سحر رنگِ شفق	جس پر کہ تو ہوئے غضبِ ہوس کے حق میں کیا عجب
(۲۴)	دکھلائے ہو زوفا نورِ سحر رنگِ شفق	تشنیر کی تیری چاکِ نغمِ عارف سے یک بیک

پیکاں ترا اُماس گوں نہ سحرِ سواروں کے یوں (۲۵)	گویا لگا کر پُر اُڑا نورِ سحرِ رنگِ شفق
جلوہ ہی تیری مہر کا شعلہ ہو تیرے قبر کا (۲۶)	ہو جس کو عالم جانتا نورِ سحرِ رنگِ شفق
اسبِ حنا بستہ ترا وہ نقرہ خنگِ بادِ پا (۲۷)	غیرت سے جس کی اُڑ گیا نورِ سحرِ رنگِ شفق
ابنِ وق کی ہر عجاوب تک ہے شاہنشاہ (۲۸)	خوشید و مراض و سما نورِ سحرِ رنگِ شفق
جب تک لباسِ ہر کو صابون اور شخرف ہو (۲۹)	زمینت و صبح و مسا نورِ سحرِ رنگِ شفق
حشرِ نفع ہو نفع اس طرح آبِ دنا سے (۳۰)	ہوں تیسے محتاجِ ضیا نورِ سحرِ رنگِ شفق
شامِ زمانہ میں ہوتا با آبرو اور سرخ رو (۳۱)	ہو جلوہ گر مشرق سے تا نورِ سحرِ رنگِ شفق
دشنِ کاتسے منہ ہو فوف اور غول بیل ہو کشت (۳۲)	دیکھئے وہ اس کے سوا نورِ سحرِ رنگِ شفق

قصیدہ نمبر ۱۳

طرب افزا ہر وہ نوروز کا نارنجی رنگ (۱)	دیکھ کر بھاگے جسے سرخ ہزاروں فرسنگ
بل بے بالیدگی عیش کہ برگِ گل پر (۲)	قطرہ شبنم کا ہو مینا سے شرابِ گلرنگ
واہ کیا گلشنِ آفاق میں ہو خوش بہار (۳)	پہچھے کرنے لگی بلبلِ تصویرِ پُرسِ رنگ
کھلکِ نقاشیِ قدرت سے گلستاں میں ہو آج (۴)	تختِ لالہ و گلِ صفو، نقیشِ ارژنگ
خسرو آج کیا تو نے وہ جشنِ نوروز (۵)	دیکھ کر جس کے تھل کو ہو جمشید بھی دنگ
ہو ترے بزمِ طرب میں پڑے رسمِ نوروز (۶)	صورتِ بیضہ رنگینِ فلکِ مینا رنگ
شکِ افشاں ہو جہاں میں؟ تری نکبتِ خلق (۷)	ناف آہوئے ختن سے نہ ہو کم داغِ پلنگ
بلکہ ہو جوشِ بہارِ ان کرم سے تیرے (۸)	کیا عجب شاخ میں آہو کے گلِ رخسارِ رنگ
تیرے انصاف سے ہر بزمِ جہاں میں شام (۹)	شمعِ گلگیر سے اور شمع سے محفوظِ پتنگ
ہو اگر شعلہ فشاں تیری ذرا آتشِ قہر! (۱۰)	تو سمندر رہے پانی میں بجائے خرچِ گل

(۱۱) چھیرے پائے اُس کو جو وقت صف رنگ	ق زیران تیری ہو وہ تو سن چالاک کہ تو
(۱۲) منہ سے اُجائے حریفوں کے ترے خوف سے رنگ	یوں کرے جست کہ جیسے سر میدانِ نبرد
(۱۳) بنض محوم کی مانند جبل میں رگِ سنگ	کھلتی سرعت ہو تپ لڑوہ ہیبت سے تری
(۱۴) اور جگہ چو قفس کی ہو تیرا تیر خدنگ	مرغِ دل کو ترے دشمن کے قفس ہی سینہ
(۱۵) تاکہ دار نہ پیالے میں بھجے تیرے تفنگ	ہو وے حامد کو نہ آزارِ حسد سے صحت
(۱۶) زیرِ شمشیر غضب تیرے ہوں چلوں چو رنگ	مفسد و حامد و غماز و عدو سے سرکش
(۱۷) ہوتا ہی قافیہ سخنوں کا یہاں قافیہ تنگ	انہیں سکتے بیاں میں ترے اوصاف تمام
(۱۸) ذوق جو ہو ترا مداح محبت یک رنگ	ق کرنا اس رنگ سے ہو ختم سخنِ مے کے دُعا
(۱۹) جشنِ نور و زہرِ رنگِ تاجِ داو رنگ	گلشنِ دہر میں ہر سالِ مبارک تجھ کو

(۲۰)	اور ترے حامدِ بدیں کو دکھائیں لاکھوں خسروا روزِ نئے رنگِ فلک کے زیرِ رنگ	
------	---	--

قصیدہ نمبر ۱۲

(۱) مرجا مطربِ ہار و تفن و زہرہ خصال	جنتا ساقیِ فرخِ رخ و نورِ شیدِ جمال
(۲) خیرِ مقدم کہ خراماں ہو تو ای بادِ شمال	بارک اللہ کہ در افشاں ہو تو ای ابرِ بہار
(۳) شکرِ بند ز رگل سے ہو چینِ مالا مال	لٹا لٹا لبالب ہو موی عیش سے جام
(۴) گلِ زمینِ چینِ حسن میں تا دامنِ خال	جوشِ روئیدگیِ سبزہ سے ہو جائے گاہِ سبز
(۵) کیا عجب ہو رویشِ خضر اگر رنگِ بلال	الہامِ اندر سے سرسبزیِ گلزارِ جہاں
(۶) بل بے جوشِ گلِ خود و دوسر دامنِ خیال	شریہ تیشہ فرما دے پیدا ہوئے گل
(۷) سہرِ مجنوں کے تھے لودہ جہاں گرسے بال	جوشِ فوارہ ہو وائے کثرتِ تارِ بارش

۱۸) کیا عجب رحمتِ باری سے کہ وقتِ باران	۱۸) اور مردہ سے بھی ہو قطرہ فشاں بے لال
۱۹) معجزہ دے سے مانند عصائے موسیٰ	۱۹) نجر خشک بھی ہو جائے تر و تازہ نہال
۲۰) ذوقِ سستی سے ہو طاووسِ جن میں تاق	۲۰) شوقِ آہنگ سے ہی سڑیہ قمری قوال
۲۱) شورِ لبیل بھی یہ رکھتا ہو ملکِ جک لعل	۲۱) بن گیا کثرتِ شبنم سے نمکداں کی مثال
۲۲) دیتی ہو طاقت پر واز یہ کیفیتِ مو	۲۲) اس ہوا میں ہی بطورِ کلاڑوں بے پرواں
۲۳) ہو یہ وہ دور کہ ہر صوفی صافی مشرب	۲۳) قصِ مستان میں ہے وجد کناں ثانی حال
۲۴) بیداروں کو ہو جوئی چارہ گر عیسے دم	۲۴) شمعِ مردہ کی رکت سے کھولیں قیفاں
۲۵) پتہاں ناچتی ہیں چشم کے گھر میں بے ساز	۲۵) جنبشِ دستِ مژدے سے اس انداز سے ناں
۲۶) ہوں قلم ہاتھ اگر کوئی لکھے خطِ غبار	۲۶) صفحہ و ہر پہ کب دخل جو ہو گروہاں
۲۷) روزِ جشن آج ہو اُس کا کہ جسے کہتی ہو خلق	۲۷) ناسِ ختمِ رسل نفلِ خدائے متعال
۲۸) وہ بہادرِ شہِ خاوری کہ اگر تین اُس کی	۲۸) اپنی دکھلائے چاک چرخ پکٹ جائے ہلال
۲۹) وہ نکو خوئے و نکو روئے و بختِ منظر	۲۹) وہ بلند اختر و قمرِ رخ و رخ و فرخِ خال
۳۰) وہ سیاحِ دم و یوسفِ رخ و داودِ احسان	۳۰) وہ سلیمان و ش و موسیٰ کف و صالحِ جمال
۳۱) چینِ خلق و نسیمِ کرم و ابرِ سخا	۳۱) چشمہِ فضل و ہنرِ کانِ عطا بحرِ نوال
۳۲) آسماں جاہ و عطا و قلم و مہرِ علم	۳۲) مشتری دانش و مہِ بینش و مریخِ جلال
۳۳) خسروِ جمِ شہم و داوِ کسریٰ انصاف	۳۳) شاہِ دارادل و سلطانِ سکندرِ اقبال
۳۴) مع حاضرینِ پڑھوں اس کے مطلعِ جس سے	۳۴) ہمسری کی نہ رکھے مطلعِ غورِ شیدِ جمال

۳۵) مطلع	۳۵) ہو تری یک نظر فیض سے نافرِ قص کو کمال
	۳۵) مہر سے گم نہ کمال ہو دو ہفتہ میں ہلال
۳۶) نیز جاہ ترا وہ جسے تا دورِ شک	۳۶) نہ کسوف نہ غروب و نہ ہیبوط و نہ وبال
۳۷) آگے بخشش کے ترے خرمنِ دریکدانہ	۳۷) آگے ہمت کے ترے کوہِ طلا یک مثال

(۲۸) رُب پر نور جو تو پونچھ کے بھاٹے دیوال	ہو سے جوں چادر مہتاب گلیم شب تار
(۲۹) دستگیری نے بیا تیری جو گرتوں سنبھال	جام سے قطرہ جو پیکا تو مصلحت ہی رہا
(۳۰) لب دریا پہ جہاؤں کی جگہ ہوں بختال	گر ترے قبر کی گرمی تب محرق بجائے
(۳۱) فیض جاری سے ترے نخل کو یا ناک نہ وال	وقت ماسکہ مسک کے قوی سے کم ہو
(۳۲) نہ ارسطو کو ہو طاقت نہ فلاطون کو حیا	حکمت آموز ترا علم جہاں ہو تو وہاں
(۳۳) اک مقول میں فقط فعل کی عقل فحال	ہو تری عقل سے عاجز دم بحث معقول
(۳۴) تیرے گلگون سبک سیر کے جانے دیوال	دم ہی کیا باد صبا میں کہ دم سیر جہاں
(۳۵) اور پہنچ جائے کہیں سے کہیں مثل خیال	یوں ہی و چار قدم خاک اڑا کر رہ جائے
(۳۶) ہوا اُٹان اُس میں ملک کی تشر کے خصال	ہو وہ ہیکل میں گرد و تو صورت میں پری
(۳۷) عہد تغزل و ماضی کا وہاں ہو یک حال	جلد اتنا کہ جہاں عرصہ جولان اُس کا
(۳۸) پھرتا کاشے میں ہر دھورت فائوس خیال	زیب تن اُس کے جو مہندی کا ہو ہر گل تصویر
(۳۹) مرزعہ سبز فلک ہو نہ مبادا پامال	اُس فلک سیر کو جولان جو کرے توقیرِ در
(۴۰) سر پہ اندیشہ نے لی ہاتھ سے دستار سنبھال	تیرے ہاتھی کی بلندی کی طرف کی جو نگاہ
(۴۱) خوشکر راہ میں مانگیں اگر اُس سے اطفال	کہکشاں کو وہ فلک پر سے زبیں پر پھینکے
(۴۲) اس کی مستک پہ شہا جلوہ نماؤں ہو حیا	جیسے ماتھے پہ بزرگوں کے ہو سجدہ کا نشان
(۴۳) آئے اعدا پہ قیامت سر میدانِ قتال	ہو جو اُس نیل کی خرطوم سرفیل کا صور
(۴۴) ہوجن اعدا کو ہر اوجِ شیا طیں کی مثال	اُس کے دانست ان کیلئے ہیں ش تیر شہاب
(۴۵) کیا تماشا ہو کہ ہو آب سے آتش تیا	آبداری ہیں ہی تیج کہ ہو برق کی موج
(۴۶) یہ غلط تیسرے دن ہوتا ہو مردارِ حلال	پتری شمشیر کو ہو خونِ عدو روزِ مباح
(۴۷) سبز و تیغ میں جو ہر سے لگا رکھتا چال	طاہر و ج عدو کے لیے مبادا جل
(۴۸) دیکھ کہ تیرا نسق ہو مشہ فرخندہ خصال	طاقتِ مژدن اُس وہیں ہو کس کو رہی

لب پہ آجائے، ہی سینہ سے پہئے استقبال	پہ تر ا ذکر جو آتا، ہی زباں پر تو نفس	(۴۹)
شیر سے پنجہ کرے پنجہ مرگان غزال	ہو قوی دست اگر زور حمایت سے ترے	(۵۰)
شعلہ شمع کو صرصر سے نہ ہو اضمحلال	تقویت دیوے اگر پاس حفاظت تیرا	(۵۱)
فیلسوفی ہی حکیموں کی خلا کہنا محال	ہو تیرے عہد میں فتنہ سے زمانہ خالی	(۵۲)
دیئے ہیرم کو جلا کر کوئی پانی میں جو ڈال	آتش و آب میں یہ ربط تھے عدل سے ہی	(۵۳)
لے تہہ آب سے شانہ پر ماہی کا نکال	کا کل موج و خاں کے لئے اُس کے دریا	(۵۴)
ابتدا جس کا شہا غرہ ماہ سوال	خبر جملہ عشرت ہی ترا جشن سعید	(۵۵)
روشن غنچہ تصویر زباں نہ میں لال	ہوتی ہی حیرت توصیف سے تیری شاما	(۵۶)
یہ جو ہر ذوق ثنا خواں تھا اور صبح گال	بس دعا ہی پہ فقط ختم سخن کرتا ہی	(۵۷)
ہے جب تک کہ زمانہ میں حساب و سال	جشن ہر سال ترا ہوئے مبارک تجھ کو	(۵۸)

قصیدہ نمبر ۱۵

واہ بگڑا ہی کچھ اس غم میں عجب نگ سے نیل	لاتا نیز نگ سے ہی رنگ نے چرخِ خمیل	(۱)
لاکھ بے ہوشیوں سے جس کی بھری ہی زنبیل	در زمانہ سے وہ عیار ہی یہ ہوش ربا	(۲)
کہ بجز خطِ خدا جس کی نہ خندق فیصل	ہو توکل کا احاطہ وہ عزیمت کا حصار	(۳)
زنگ یتا ہی چھپا جو ہر شمشیر اصل	گم ہوں ظاہر کی خرابی سے صفاتِ اصلی	(۴)
بلکہ ہی آتش نرو و گلستانِ خلیل	پیش دشمن نہ گزرتی سے نہیں سانچ کو آبیخ	(۵)
ور نہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہا سے حیل	ہوئے سیرت میں مردانِ دلاور ممتاز	(۶)
رسم تحریر میں بھی چھوٹے نہ زنجیر سے قیل	نہیں بے قید علالت کسی عالم میں بزرگ	(۷)
نہیں ماتحتِ ثرے منزلِ آرامِ خمیل	ہی تہہ خاک بھی قاروں کو سفرِ حشر تک	(۸)

(۹) بدرِ کثرتِ تکلیف کے یاں عیشِ قلیل (۱۰) خوشہ فیض سے بے بہرہ ہو یہ مزرعہ نیل (۱۱) بن گیا پیشِ نبی صورتِ وجہِ جبریل (۱۲) ہووے کیونکر پیشِ عشق نہ رحمت کی لیل (۱۳) بارِ صد کوہِ الم بے عمل بحرِ تفتیل (۱۴) دم میں اجڑائے دغائی کی طرح ہوں تحلیل (۱۵) سوزِ شِ عشق سے زندہ ہوں مجھے قلیل (۱۶) نالہ ہو دل کی زباں دل ہو موکل یہ وکیل (۱۷) جس کا اجمالِ قضا اور قدر ہو تفصیل (۱۸) گو ہر مخزنِ معنی سے ہو جس کو تاویل	عید یک وز جہاں میں رضاں ہو یک ماہ کشتِ سبزِ فلکِ نوں سے نہ کچھ چشمِ شمر قابلِ انساں کی صحبت کے ہو انساں نہ ملک جتنا غورِ شید ہے اتنی ہی بارش ہو سوا عشق کھنچوئے ہو اک ارجا کش سے بنو ر ننگے چرخ کو گر نالہ عاشق کی ہوا شیع کشتہ کے لئے ہو دم عیسے آتش معتبر ہو کرے نالہ دل در و زانہار دل کے ہو ایک حق میں حقیقت ساری جی میں ہو اور پڑھوں میں کوئی مطلع ایسا
(۱۹) کنجِ حیرت میں کروں علمِ خموشی تحصیل یہ عجب مدرسہ ہو جس میں نہ ہو قال نہ قیل	مطلع
(۲۰) بحث میں علتِ معلول کے ہو عقلِ علیل (۲۱) شمعِ فانوس کچھ خواہ چہ راغِ قندیل (۲۲) کچھ کمال اپنے لئے ذوقِ نخلنے کی سمیل (۲۳) نہیں مہتاب یہ ہو روشنی صبحِ رحیل (۲۴) کچھ اگر وقتِ معین کی طرف ہونہ ڈھیل (۲۵) کہ پڑ راہ فنا کوئی نہ فرخ ہو نہ میل (۲۶) تیرے ہفتہ میں نہیں کوئی بھی روزِ تعطیل (۲۷) فکرِ روزی ہو تو ہو رزن کا رزاق خدا (۲۸) چھوڑ جانے کو تو کافی ہو فقط ذکرِ جمیل	درسِ توحید سے لوں ایک شفا کا نسخہ جلوہ افروزی یک بدرِ دجی ہو اُس کو فکر بے ہودہ میں کس واسطے ہو تو پابند خوابِ غفلت سے ہو بیدار کہ آئی پیری عصہ عمر ہو وہ تار کھنچا اور ٹوٹا وہی منزل ہو جہاں ٹھہرے حیاتِ گزراں مشہدِ اندوہ سے اک وز نہیں تو بیکار غمِ عصیاں ہو تو ہو رحمتِ غفار و وسیع ہو تمنائے زوال تو سب جاتے گا پھوڑ

(۲۹) پھر بہارِ سپن عمر میں دلگیر ہو کیوں (۳۰) فردہ عیسے ہو دیکھ تو کیا رنگِ چمن (۳۱) ہوئے آراستہ ہیں آج بدل کر پونٹاک (۳۲) نظر آتا ہے بزرگ لبِ ساغر جو ہلال (۳۳) گاہِ دُخم میں ہو گہ شیشہ میں کیا کیا پڑ سیر (۳۴) تہنیت خواں ہو قوتِ آتش دریا دل کا (۳۵) وہ بہادر شہ والا نسب و پاک گہر (۳۶) ماہِ نو چشمِ زدن میں مہِ کامل ہو جائے (۳۷) نورِ معنی ہو بہرِ شکلِ نتیجہ اس کا (۳۸) مدحِ حاضر میں پڑھوں مطلعِ روشن ایسا	سیر کر سیر کہ ہو فرست گنگشتِ قلیل گل کی رنگیں ہو قباغچہ کی رنگیں منہ دل فصل سے باغِ تنکِ بلغ سے لے تا پے نخیل پٹھا پڑتا ہو لبِ مست سے شوقِ تقبیل روح کرتی ہو کسی مست کی غالب تبدیل جس کے نزدیک ہو ایک قطرہ سے کم فہمِ ذیل خسرو چرخِ سریر و شہِ خورشیدِ اکلیل نظرِ مہر میں ہو اس کے وہ نورِ تمبیل اللہ اللہ سے رہے شکلِ شہنشاہِ شکیل مطلعِ شمس کو بھی جس کے ہو واجبِ تحیل
(۳۹) مطلع	بادشاہانِ سلف سے تجھے یوں ہو تفضیل جیسے قرآن پس تو ریت و زبورِ انجیل
(۴۰) تو ہی اس طرح سے عزتِ دہِ اولادِ تہر (۴۱) فوراً فرائے بصارت ہو اگر تیرا جمال (۴۲) رفے نیکو پہ ہو مائل تیری خوئے نیکو (۴۳) ہو جو انسان کے قالب میں ترا نورِ ٹھہر (۴۴) دانش آموز ہو کر تربیتِ عام تری (۴۵) جو ہر تیغِ اجل ایک ترے حکم کی نفل (۴۶) عہد میں تیرے جو ہو راہِ تمدنی سدا (۴۷) تشنہٴ ذوقِ حلاوتِ ہاں نہ کیونکر سیراب (۴۸) نکتہ چینیوں کے لیے نکتہٴ برجستہ ترا	جیسے موسے شرفِ افراے بنی اسرائیل آئیں آنکھوں سے نظرِ معنی اللہ جیل کہوں کیونکر نہ کہ الحسنِ علی الحسنِ تمبیل برجِ خاکی میں ہو خورشیدِ فلک کی تحویل بہید مجنوں کو بنا دے ابھی انسانِ عقل تیرے حکمی قضا حکم کی تیرے تعمیل کھلے فصلِ متعدی سے نہ بابِ تفضیل تیری شیریں سخنی ہو انھیں شمرت کی سیل قابضِ طبعِ رواں ہو روشن دانہٴ ہیل

(۳۹)	نسر طائر کو بھی تو سمجھ ایک اُڑتی ہوئی چیل	جب ہوں مرغان ہوتا ہے نشان بندوق
(۵۰)	رشتہ مہر و تسبیح کی مانند ذیل	مہر و پشت عدو میں تیرا تیر صف دوز
(۵۱)	تیر کی تیر سے صدا جیسے کبوتر کو ذیل	طا ئر روح عدو کے لئے بہر پرواز
(۵۲)	دم نہ مائے کبھی سن پائے جو گھوڑوں کی چیل	وہ قیامت ہی تری فوج کہ شور و محشر
(۵۳)	کوچہ صویر سے گزریے جو دم اسرافیل	نالہ بوق کی مہیب سے رکھے بھونک کپاؤں
(۵۴)	نہ یہ صورت نہ یہ رفتار نہ یہ ڈول نہ ڈیل	دوں ترے گھوڑے کو کیونکر میں پری سے نسبت
(۵۵)	نہ تو میدان تصور نہ فضا سے تحویل	گرم جولاں وہ کہاں ہو کہ رکھے ہی وسعت
(۵۶)	اس سبکسیر سے منظور ہو کار تجبیل	عرصہ مہر کہ میں گرنجھے ای شاہ سوار
(۵۷)	نہ ہو پروا اسے ہوا راہ میں تالاب کہ چیل	جائے یوں جیسے ہوا ستم بھی نہ پانی سے ہوت
(۵۸)	ہو وہ ای شاہ فلک رتہ تری فوجت فیل	کوہ البرز کو سائے میں دبائے اپنے
(۵۹)	اُس کی خرطوم ہو دست کشش عزرائیل	حلقہ آور ہو وہ جس دم نو پڑی جان عدو
(۶۰)	اُس کے دانتوں پہ یہ خرطوم سجھی ٹھیل	توجو محراب عماری میں ہوا جلوہ نما
(۶۱)	دن تو کوتاہ ہوا اور ہوئی رات طویل	خانہ قوس میں خورشید جہاں تاب آیا
(۶۲)	داد خواہی کے لئے خاک سے خون مابیل	نہیں یہ جوش گل ولالہ نکل آیا ہی
(۶۳)	آج تک عدل میں کوئی نہ رہا تیرا عدیل	عدل نے تیرے کیا رھے زمیں کو گلزار
(۶۴)	ہو تری نوک سناں سمرہ کوری کی چیل	واسطے دیدہ بدیں کے ہی یہ عین صلاح
(۶۵)	کم نہ فخر سے ہو تیروں کی اس کی منہیل	تیر بر سائے عدو پر جو کہاں دارِ قصا
(۶۶)	آسکے پشت پدر سے نہ کبھی تا حلیل	رہزنِ نطفہ بدخواہ ہو ا قول ہی قضا
(۶۷)	دے اگر بھول کے بھی کوئی سیر حرف کو چیل	حکمہ میں تیرے انصاف کے ہوں ماتہ قلم
(۶۸)	ہو گراں خاطر نازک پہ مبادا قنویل	ذوق کرتا ہی سخن تیری دعا پر کوتاہ
(۶۹)	ہوں قوی پایہ ترے دست بصدقہ رحیل	عید ہر سال ہو فرخ تجھے با جاہ و جلال

(۱۰۰) جو ضلالت سے ہوں گمراہ وہ ای ظلّ خدا
ذُلّ اقدام سے ہوں خاکِ عزّت پہ ذلیل

قصیدہ نمبر ۱۶

اس قصیدہ میں طالبِ علمی کے خیالات کا رنگ جھلکتا ہے اس لیے یہ ماننا پڑتا ہے کہ یہ قصیدہ جوانی کے زمانہ کی ابتدائی مشق کا نتیجہ ہے اور اگر کشادہ ثنائی کی مدح میں لکھا گیا ہو۔

- (۱) تازیباں زدودہ ہیں ہو فلسفی کا یہ کلام
(۲) آخطِ محور پہ ہوئے گرم گردشِ آفتاب
(۳) سجدہ ستارہ ہوں ساغرِ تہمتِ سماں
(۴) منجمد ہو کر میانِ طبقہ ہائے زمہریر
(۵) آبِ باراں سے گزر کر منتشر ہوا شمع
(۶) تحقیقت کے لیے لطفِ سخن ہووے مجاز
(۷) تا کریں روشن معانی و بیاں سحرِ بدیع
(۸) اَنّ وَلَیْکَ کَیْ دَیْنِ دِیْنِ فَعِلْ مُسْتَقْبَلْ کَوْفَب
(۹) تاکہ علمِ شعر ہو داخل بہ اوزانِ بحور
(۱۰) اور زحافوں کا عمل لیکر دیفِ ثقافہ
(۱۱) تا اطباءِ زمان کو ہووے علمِ طب کے ساتھ
(۱۲) ناخس و حکاکِ لافعِ رخوہ و ثاقبِ نقیل
- ہر پڑی افلاک لازم نفی خرق و التیام
آنہ قطبینِ فلک تک پہنچے دورِ صبح و شام
ہو ثوابت کا سپہرِ مشتیں پر اثر دہام
قطرہ افشاں تا بخارا بر ہوں بن کر غمام
انکاسِ رنگ سے قوسِ قزح پائے نظام
مصنعتیں ہوں اُس سے پیدا با مراد بے مرام
جن سے ایرادِ معانی ہو بہ تحسینِ الکلام
جانِ فعل مضارع اِنْ وَلَکُمْ لَمَّا وَاکْلاہ
تا افاضیل و تفاہیل اس سے لائیں انعام
کہ عرب گاہے عجم میں اُن کو دے موزون مقام
غورِ نبض و فکرِ بحراں فکرِ الوانِ قوم
جب تناکلِ مراضِ مہلکِ اطباء میں ہو نام

(۱۳) کلیاتِ خمسہ ہوں منطق میں ایسا غوجیا
یعنی جنسِ فضیل و نوعِ خاصۃ اور عرضِ عام

- (۱۳۳) علت غالی پہ دیویں اہل دانش انصرم
 (۱۳۴) فیلسوفان جہاں علم و عل میں لیویں کام
 (۱۳۵) تاکہ جوڑا اور حل میں شمس کو ہو احتشام
 (۱۳۶) تاکہ ہو دست و لبّل جوڑا فلک پر شاد کام
 (۱۳۷) تاکہ تیر ماہ روم و بلخ پر رکھیں مقام
 (۱۳۸) ماوراء النہر پرناہید کو تا ہو قیام
 (۱۳۹) ارتفاع ہر ستارہ روز و شب صبح و شام
 (۱۴۰) زائچہ میں بیٹے ہوں صاحب مل نسبت مدام
 (۱۴۱) ہوں مذنب جبر اور تقویٰ میں اہل کلام
 (۱۴۲) اور ملاحد و سوسوں سے دیں نبی کو اتہام
 (۱۴۳) سینہ و سر میں رکھے مرغ نفس کو اپنے مقام
 (۱۴۴) تاجے مجذوب مست بادۂ غفلت مدام
 (۱۴۵) انتظام اہل عالم ہو دے عالم میں تلام
 (۱۴۶) نغمہ یز فارس آبادان کسے اپنے مقام
 (۱۴۷) نغمہ ہندی کا ہوے سات سر سے انتظام
 (۱۴۸) ماہ شمسی ہو مطابق ہر ولایت میں مدام
 (۱۴۹) دولت اس کی ہو کینز اقبال ہوا دنی فلام
 (۱۵۰) نیک صورت نیک سیرت نیک طالع نیک نام
 (۱۵۱) بیخ و بنیان صنّال و کفر شکل انہدم
 (۱۵۲) گلشن گیتی ہو رشک و منہ دار السلام
 (۱۵۳) پائے ہر رنگ نہ مرد پارہ سنگ رخام
 (۱۵۴) مادی و فاعلی علت کو تا صورت کے ساتھ
 (۱۵۵) تار یا منی و طبیعی سے بزور فلسفہ
 (۱۵۶) تاکہ بیت سجد اکبر چوں فلک تو من عوت
 (۱۵۷) سنبہ کو تا منجم کہوے ہر شاید عقیم
 (۱۵۸) حکم ہو بر جیس کیواں کارواں بر چین ہند
 (۱۵۹) تاخرا ساں مہر کو بہرام کو ہو ملک ترک
 (۱۶۰) تاکہ معلوم اصطلاح سے اختر شناس
 (۱۶۱) تا زحل کے ساتھ شکل عفتلہ و نکیس کو
 (۱۶۲) ہو دے دار عرصہ بنش میں تا بحث حکیم
 (۱۶۳) رد کریں تا دعویٰ دیت کو اہل اعتزال
 (۱۶۴) محو ہو جب تک کہ چوگی شغل استدراج میں
 (۱۶۵) تاکہ ساک ملک تقفے میں کرتا ہو سلوک
 (۱۶۶) تا وجود پاک سے ابدال اور اوداد کے
 (۱۶۷) تاخرا سان و عراق و زابل و تبریز سے
 (۱۶۸) مذہم و خیم کھرن گدھار و ہیوت و رکھاد
 (۱۶۹) تاکہ فرو روی ابار و آب ایلول اودیل
 (۱۷۰) یارب اس کا رتبہ عالی ہمیشہ ہو فزوں
 (۱۷۱) کون وہ یعنی محدثاہ اکبر دیں پناہ
 (۱۷۲) زور و پندارتی جس کی ہو دکھاتی خود بخود
 (۱۷۳) کیا تعجب ہو اگر اس کی بہا رفیع سے
 (۱۷۴) مرغزار عالم اس کے فیض سے ہو ہلکے سبز

(۳۵) کہکشاں سے لے عصائے نقرتی پر فلک (۳۶) نے نسیم خلق اگر اس سے تو ہو جائے ابھی (۳۷) گلشنِ صبح و شتا سے اس کے ای گچھین فکر	کتاؤ وقت سواری نیکل چاؤش اہتمام طلہ اطار کی صورت معطر ہر مشام لاگل مضمون تازہ جلد بہر اشتہام
(۳۸)	مترجم یوں ذاتِ عالی ہے جہوہِ انام حلقہٴ بیسج میں جوں سر برآوردہ امام
(۳۹) ماندہ اور من و سلوی کی کسے ہر احتیاج (۴۰) بہرہ ور خورشید سے کوہِ بدخشاں ہے فقط (۴۱) غنچہٴ تصویر کو بھی مثل گلہائے چمن (۴۲) ہر طرادِ دستِ سخا کے ساتھ تہجد کو زورِ حکم (۴۳) فیض تیرا ہے کہ پائے خرقہٴ ماہی و رم (۴۴) دشمن بد میں کو آبِ خضر بھی نہرا ب ہے (۴۵) پر ہوا خواہوں کو تیری رحمت سے خسرو (۴۶) دستِ رحمتِ رگِ ہر سنگ کو دوست میں (۴۷) دیں مرغیوں کو دمِ عیسے تو یوں نخلیں بال (۴۸) مستفیدِ نور کب ہے کس سے جرمِ قمر (۴۹) روبرو دستِ کرم کے ہوتی گرد و باد ہو (۵۰) تو جھرو کوں میں جو بیٹھے آکے بہر عدل و داد (۵۱) تانے آئے زخمِ عاشق کے دلِ ناکام پر (۵۲) ای فریدوں کو جو کرنے او خنر نیری کو بند (۵۳) شانہٴ ضحاک کی مانند ایک ایک کی موج (۵۴) معجز انصاف سے تیرے ہر دشت و جبل	مطبخِ عالی سے تیرے سب کچھ پہنچے او طعام نیرا جلال کی تیرے نظر عالم پہ عام ای نسیمِ لطف سے تیرے ہولے اہتمام دستِ قسام ازل سے بسکہ وقت انقسام حکم تو دیے تو رہے زیرِ دریا نشہ کام اور دمِ عیسے گلے میں برشِ آبِ حمام فیضِ انفاسِ الہی ہوں نفوسِ انسان نبضِ سالم کی طرح جنبش دکھائے گی دام قطرہٴ ریش گرین جس طرح سے وقت زکام نیرا جلال سے تیرے جلا لیتا ہو دام آبرو سے ابرو گہرا ای ذوالا حترام نیرا ہو گھاٹ پر جہنا کے ہوں پس میں رام یتیمِ آبرو پر بتاں کہتے ہیں دوسرے نیام ق اور لبوں سے جام کے چھلکے حقیق لالہ فام مارِ پچاں بن کے ہوئے متعذبا خطِ جام ہر غزالہٴ نافۃٴ صائح ہو گویا بے زمام

(۵۵) ہوندا کا قہر نازل اس پہ بہر انتقام (۵۶) شکل خرچنگ لے پاؤں ہٹ گیا وتانِ سام (۵۷) وقت پر کشمیر ہی مفتاح ابوابِ مہام (۵۸) نیزہ تیرا لشکر اعدا میں کر جانا ہر کام (۵۹) دم بدم ہے ہر قضا کا اڑ کے اعدا کو پیام (۶۰) آگے تیری تیغ کے مٹی ہی پر کاغذِ جو خام (۶۱) مطلع ہر جہتہ کو ہر لکھ کے دیتا انتظام	قصد صید اس کا کہے کوئی مہاذ اللہ اگر آیا جب تیرے مقابل ای ہنگ بحرِ رزم گنجِ استقلال پر ہی قفل اگر تیری سپر جولِ عصا حضرت موسیٰ سر دریا ریل ہر خدنگ تیرا یا ہوا ہر ہی عتاب گرد و سب سے کندر کو کرے چار آئینہ تیرے وصفِ ناوک اندازی پہ تیرا انداز فکر
--	--

(۶۲) مطلع	یہ سر پر واز ہوں جب تیرے شہبازِ بہام جوشِ ہم عدویں ہونے دمِ محبوبِ دام
(۶۳) لیس ترے برقِ غضب کاشت اعدا پر جو نام (۶۴) حالِ اہلِ قاف وہاں خسرو عالی مقام (۶۵) معجز طیاراً آیا بیل آیا وقتِ ہنرم (۶۶) گر کروں شاہِ رقص و صفتِ سمنہ تیر گام (۶۷) البتہ چشمِ بتاں کی ہو گئی ترکی تمام (۶۸) دیکھے نقشِ سم جو اس کا جلوہ گروقتِ خرم (۶۹) حالِ مستقبل کا داخلِ فعلِ ماضی میں ہونام (۷۰) لائے جولانی میں یکہ جنبشِ دستِ لگام (۷۱) گاہ دل کی رہبہ اور گاہ جائے شاہِ گام (۷۲) اس طرح اڑ جائے جوں مرغِ نظرِ بالائے بام (۷۳) پر جو ہی نقشِ قدم اس کا وہ ہی ماہِ تمام (۷۴) جانِ قیسِ تفتہ دلِ بن کر دھوئیںِ گلِ غلام	دستِ وہماں میں فلاخنِ شعلہ بر جوالہ ہو گر سحابِ قہر تیرا ہو تو گرگِ افشاں تو ہو داویٰ بطحا میں جیسے بر سرِ اصحابِ فیل جنبشِ خامہ سے پیسے سر ہو برقِ جہاں ترک تازی میٹھی تھی اس کی شوخی پر نظر صغیر غمراہ کھائے نقطہ رمالِ رشک سرعتِ طی منازل کا لکھوں گراؤں کی صفت عصہ جو گاں میں جب اس کو بوقتِ معرکہ گاہ سر پہ گداڑان اور گاہ میٹھا بوینہ اور اشارہ ہو اگر اس قاف سے قاف پر فیل کو تیرے شبِ یلدا تو کہتا ہی جہاں یاسیہ نیمہ ہی لیلی کا ویا ہی تمھ لگی

جُبُ تھا خرطوم کو اپنے کرے ہی وہ سلام دم کہاں پہنچ کر وہیں یہ خیال اس کا ہو خام ہو مبارک تجھ کو بایش و طرب عید صیام	حلقہ زلفِ بتاں کب کھائے ہیویں بیچ و تاب منزلِ قویف کو کیونکر تری طو کر سکے تہنیت کو ہر دُعا پر ذوق کرتا مختصر
---	---

جو کہ ہوں بد خواہ وہ ناشاد اور غمگین رہیں

اور ہوا خواہوں کے دل ہو دیں ہمیشہ شاد کام

قصیدہ نمبر ۱۱

ذوق نے یہ قصیدہ شہزادہ سلیم کی شادی کی تہنیت میں لکھا مگر شادمانی کو نذر کرنا تھا۔ عالم شباب کا نام ہے

آج یوں آئے سحر جیسے دو سپیکر توام دولب یار ہیں با حضرت عیسیٰ ہمد لام الف لکھتا تھا اسلام کا یا قوت رقم یا کہ پیوند تھے دو نخل گلستانِ ارم یا وہ اک بینی کے دو پے تھے باہم ہمد کوئی مشاطہ بھی یوں گوندے نہ جھڑپِ خم ایک مضمون کے دو فقرے - مگر مستحکم ابرنیساں سے گریں لاکھ اگر قطرہ عیم یکے بان و نونہ اس طرح کہ جوں چاکِ قلم نالہ زیر کی ہمراہ ہو جوں نالہ بم تو یہ طاقت نے کہا غیب سے ہو کر ملہم جب ہو معلوم تو پھر بات رہے کیوں مستہم	۱) آفتِ دل پر مرے عیشِ طرب دونوں ہم ۲) ایک کا ایک سے وہ ربط سخن تھا گویا ۳) روش ناز پہ ہمدوش تھے یوں جیسے کبھی ۴) یا تھے دو مصرع مربوط بہم دست و نعل ۵) رمل کے دو تارِ نغمہ ایک ہوئے تھے دونوں ۶) دونوں پیچیدہ بہم ایسے سیہ مستی ہیں ۷) ایک معنی کے وہ لفظ مترادف تھے دو ۸) تھے جڑے دو در شہوار کہ ہرگز نہ ملیں ۹) ایسے تھے دونوں ہیکل کہ دو قالبِ بکجاں ۱۰) آئے لپٹے ہوئے یوں عالم سرشاری میں ۱۱) میں نے پوچھا جو سبب ان کے ہم ہونے کا ۱۲) کیوں محسوس کے دل تنگ میں معنی ہوں تنگ
---	--

۱۰ فی ہجری

(۱۳۰) کہ شجاعت میں وہ رستم ہو سفا میں حاتم (۱۳۱) جس کی ہمت ہو ریونہ گرا باب ہم (۱۳۲) ہو سلامت سوی اس کی سلامت منظم (۱۳۳) متفق ہو کے پڑ تہنیت آئے اس دم (۱۳۴) جو گرہ آج لگائیں سو ہو لگتی حکم (۱۳۵) دو درختوں کو جو پیوند لگائیں باہم (۱۳۶) پستلم سمجھ نہ تہذیب نہ جانے سلم (۱۳۷) پڑھتا یہ مطلع رنگیں ہو وہ ہو کر حرم	آج اس شاہ کے فرزند کی ہوشاد دی طوی کون وہ ظل خدا شاہ محمد اکبر شاہ کا پوچھو جو فرزند تو شہزادہ سلیم اس لیے پیش و طرب مثل قرآن السعیدین میں اس عقیدے بننا ہو جہاں کو ایسا آج وہ دن ہو مبارک کہ انھی لائے ثمر دیتا شکلوں میں ہو پیوند بدیہ الانتا ج بزم عشرت کی طرف کرتا ہو جو نظارہ
(۲۱) مطلع	ہو اٹھا پیش کا طوفان بسیر حاصل ہم زمرہ موج کا مربوط سے ہوا ہر اہمدم
(۲۲) ہچکیاں قلعہ میں بنا جو ہو لیتی پیہم (۲۳) مار چھڑو گے کھرج کا تو سنو گے پنجم (۲۴) کہ سواراگ کی سم کے ہو کوئی اور بھی سم (۲۵) وجد میں آئیں سنیں آج گرا ہوئے حرم (۲۶) بے زباں زمرہ سازی کرے موج زمرہ (۲۷) تاکہ دکھلائی نہ لے صورت اہل ماتم (۲۸) چھا گیا گلشن آفاق پہ ہو ابر کرم (۲۹) کہ جوانان چہن آئیں جو مل کر باہم (۳۰) زرد جوڑے پہ ہست اپنا دکھائے عالم (۳۱) سائے گل بھرنے لگیں طبل بیتاب کا دم (۳۲) لایا اطلس جو لٹکانے تو یہاں نکلی کم	گٹھری کا سا ہو پٹھا بہ گلوے مینا لوگے جس ساز خدا ساز کو غوش میں آج اثر نغمہ شیریں سے جہاں بھول گیا جن مزا میر کو ہم سنتے تھے واعظ سے حرم نارِ طنبور بنے آج رگ سنگ صفا نہیں کچھ دور کہ تبدیل ہو کعبہ کا لباس دھوم اس شادی کی یہ ہو کر منہ کی صورت رقہ شادی کا ہو اس رنگ سے تخریب ہوا شاخ گل پہنے کلائی میں کلی کا کنگنا عطر داں میں گل زگس وہ جیسے عطر سہاگ بل بے تیاری پوشاک کہ چرخ اطلس

(۳۳) یہ خیاط کی ہر جلدی کہ کھلا جاتا ہے
 (۳۴) یہ جڑاؤے کی ہر کثرت کہ جڑے ہر ہر صبح
 (۳۵) اللہ اللہ رے فوشہ تراغالیٰ رتبہ
 (۳۶) ہوئی نوبت کی یہ نوبت کہ سحر اُس کی ٹکڑ
 (۳۷) نے قلیاں کو بھی گر منہ سے لگاتا ہر کوئی
 (۳۸) پہنچا یہ فطنت کو کس کا گر دونق دماغ
 (۳۹) آتی اس طرح سے پیہم ہر جلاجل کی صدا
 (۴۰) کہتا ہر دم آہ یہ فغا رچی پسر فلک
 (۴۱) سائے ارمان خالوں گا وہ اس شادی میں
 (۴۲) چو گھر طے سوڈے کے اور سونے کی ٹھیلیاں ہیں
 (۴۳) ہر یہ سلک در شہوار بگوشش ہجرت
 (۴۴) ہر سوچے پے یہ جو بن ہو کہ جیسے کوئی شوخ
 (۴۵) دیکھ نفلوں کو بسوچوں میں یہ حیران ہر خلق
 (۴۶) ایسے شیریں کہ اگر کھلے زباں پران کو
 (۴۷) کروں تحریر جو رنگت کو خابندی کی
 (۴۸) ہوئے روشن جو کنول شیل رخ آتشناک
 (۴۹) کا فہر زرد کے پھولوں میں یہ گل تھے تھے
 (۵۰) نخل آرایش اگر دیکھو تو ایسے دلکش
 (۵۱) بیابہ کی شب وہ نعل تھا کہ اللہ اللہ
 (۵۲) چاہو کہتے ہوں نظارہ جہاں کا جب سے
 (۵۳) دیکھو دولے کہ نہیں ست حابسہ ابھی

شکم کرم بر شیم ہی میں تار ریشم
 دگدگی پر گل داؤدی کے ہیرے شبنم
 جس کی انگلی میں پھائے گا سلیمان غاتم
 گوش افلاک سے بھرتی ہے سوا گوش امم
 تو وہ بھرتی ہے ہم آوازی شہنائی کا دم
 کہ نہیں رکھتا سر روئے زمیں اپنا قدم
 کہ پری زادا آتی کوئی کرتی چمچم چمچم
 کہ قحطت سے دامر کامرے پھولا شکم
 اس کے سینہ سے جو نکلیں گے بہ آوازہ ہم
 صف بہ صف دیکھ کے ان کو یہ پکارا عالم
 یا کہ منستی ہے خوشی دانت بگلے پیہم
 اپنے ابھرے ہوئے پستان چڑھائے محرم
 کہ بھرے موتیوں سے کیونکہ حجاب لب لبیم
 وصف شیریں سخنی پاسے زبان انجم
 شاخ گل ہندی ہو پھولوں سے ابھی میرا قلم
 تولیٹن پڑھوٹیں کی ہوٹیں زلفیں پر خم
 آگیا تھا گل مدبرگ کا پھر کر موسم
 فوجان چمن جیسے بعدنا زونم
 کہتا تھا دیدہ انجم سے یہ گمدوں ہر دم
 کبھی یہ جلوہ ہو دیکھا تمھیں آنکھوں کی قسم
 در نہ مٹھی کا ابھی غنچہ کی کھل جاتا بزم

(۵۴)	رئے خوشید پہ جوں خط شاعی بھیجلم	منہ پہ نوشاہ کے یوں سپرہ زرتا کی زیب
(۵۵)	روز نے صدقہ کیا ایشہب شب نے اوہم	ہوا شہزاد فلک سیر پہ دو لہا جو سوار
(۵۶)	تو بن طبع نے اب تیز کھال لای قدم	وصف میں اُس کے پڑھوں کیونکہ ناک مطلع میں
(۵۷)	یار ہمدم ہو وہ لیکن نہیں نسل آدم	مطلع
(۵۸)	گزرے گروں میں توقف تو وہیں جائے ہو قلم	رمز ناکب سے یہ آگاہ وہ مصر صر رفتار
(۵۹)	خوئے آدم ہو ولیکن نہیں نسل آدم	ہو تو وہ حور شام کی نہیں پر زادہ حور
(۶۰)	چاہیئے اس کو ز میں پر نہ گلیم و نہ کلم	چادریں بھیجتا ہوتا کی ہو بسکہ فلک
(۶۱)	چھوٹتے گنج ستاروں کے کہاں ہیں پیہم	نور کے قطرے فلک سے ہیں انیس پر بہت
(۶۲)	شعلہ اس کا علم کا کہشاں کا پر چم	سر اٹھایا یہ ہوائی نے ہو آخر کہ ہوا
(۶۳)	جیسے لکھے ہوں ترشے ہوئے جام نیلم	ٹہنیاں جھومے ہیں اس نگشت نافرماں کی
(۶۴)	سر کو دو کوہ کے ٹکرایا ہو ماسند غم	باقی لپٹے نہ سمجھنا۔ بل عشرت نے بزور
(۶۵)	ہو اناروں میں اچھٹے کا تماشا عالم	نخل پھولا ہوا دم بھر میں نخل آتا ہو
(۶۶)	چرخ میں آیا جسے دیکھ کے گردون دترم	چھوٹے گھن چکر اس انداز سے کھا کر چکر
(۶۷)	شاخ نخی گل کی قلم بن گئی شوئے کی قلم	پھولیں کیونکہ نہ چمک کر گل آتش بازی
(۶۸)	جر ٹلک لپٹے ہوئے نخل گلستان ارم	جھاڑ ابرک کے نہیں۔ چادر عتاب میں ہیں
(۶۹)	شع ابرک کے کنول میں ہو دکھاتی عالم	شجر طور کا جوں وادی ایمن میں ہو نور
(۷۰)	آب کیا خانہ لگیتی میں رہے سایہ غم	ہیں جو سر گرمی شادی سے فیلے روشن
(۷۱)	تنج شاخوں کو کہوں میں نہ کبھی دستِ منم	ہاندے سو شعلہ فندق بسر بہر انگشت
(۷۲)	اسم اعظم تھا عیاں خط شاعی سے رقم	کھولا مصحف۔ توڑے مین۔ سر لوح و دن
(۷۳)	غیرت از چشم کم روئے تو دیدن مذہم	رو نمائی پہ لگی رشک سے نہ ہرہ گانے

(۷۳)	ایسی شادی کے تخیل کو لکھے کیا کوئی	دھوم ہو جس کی گئی تاسیر ہفت طارم
(۷۴)	جی میں ہو نوسن خامہ کی عنان پھیر کے میں	مرح اکبر شہِ ثانی۔ کروں پھر زیب رقم
(۷۵)	جس کے باعث سنوڑ ہو چراغِ غور شبید	جس کی دولت ہو آراستہ بزمِ عالم
(۷۶)	اُس کی نینداری کے نقارہ کی اللہ سے صدا	از عجم تا بہ عرب اور ز عرب تا بہ عجم
(۷۷)	جس سے پوچھو کہ تو آگہ ہو؟ کہے گا کہ بلے	انت تحریف کہو جس سے وہ کہے گا کہ نعم
(۷۸)	مرح میں اُس کی رقم کرتا ہوں پلٹ نہ غزل	کہ غزل خواں ہو ہر ایک آج بجانِ حرم

(۷۹)	غزل	تو ہو وہ ابرِ سخا۔ تو ہو وہ دریا سے کرم	مطلع
		جس میں ہیں فلس کی جا کیسہ ماہی پہ درم	

(۸۱)	چارہ گر ہو جو ترا لطف تو پھر کیا ہو عجب	مشک سودہ کہے ہر زخم پہ کارِ مرہم
(۸۲)	پہونچی ہو رُوحِ عدو ہم کے ناوک سے ترے	مثل آہوے رمیدہ سرِ محراے عدم
(۸۳)	تیرا خیر او نہنگِ یسا کہ غرقِ نہر آب	تیری شمسیر وہ اژدہ ہو کہ ہو آتشِ دم
(۸۴)	حق میں عدل کے ترا تیر ہو بیستامِ قصا	اور ترا جو ہر شمشیر قصائے مہرم
(۸۵)	توٹے دل شیشہ کا ہر گز نہ ترے عہد میں سنگ	یہ تم کھاوے کہ لیا اُس نے مے گھر میں خیم
(۸۶)	تیرے انصاف کا پر تو ہی ہو عالم پہ محیط	تو نہ پایا ہو نہ پائیں گے فروغِ اہلِ تم
(۸۷)	رو برو بچو آہو کے نہ روشن ہو چراغ	ڈالے روغن کی جگہ اُس میں جو پیہرِ ضیفم
(۸۸)	گلشنِ مرج میں دے تیرے تیرا ذوقِ لگا	خرمنِ گل کی جگہ تازہ مضامین کا اٹم
(۸۹)	پر یہ سمجھا کہ ہی چڑ کر تا د لالت کل پر	کہہ کے اک شہد تری وصف کا انیکِ شیم
(۹۰)	یہ دعا کرتا ہو دل سے کہ مبارک ہو جو تجھے	شادی صلتِ فرزندِ بصد جاہ و حشم

(۹۱)	ہوں شہتائیں تیرے دستِ بخلِ عیش و طرب	گھر میں حاسد کے دل آشوب رہیں محنت و غم
------	--------------------------------------	--

قصیدہ نمبر ۱۰

در مدح اکبر شاہ ثانی

- (۱) سحر جو گھر میں نشیمن آئینہ تھا میں بیٹھا۔ نزار و حیراں
 تو اک پری چہرہ۔ جو طلعت۔ بشکل بلقیس و ماہ کنناں
- (۲) پری کی صورت چمن کی رنگت گراں کشیوہ۔ تو اُس کا جلوہ
 زبان شیریں۔ بیان رنگیں۔ کلام زنداں۔ خرام مستان
- (۳) نہیں خلوت۔ جلس جلاوت۔ حریت حکمت ظریف صحبت
 یہ بزم یاراں بدل بہاراں۔ باہل عزت گلے بدلاں
- (۴) حسین بشکل مہ نور۔ عرق کے قطرے ہیں اُس میں اختر
 ہلال ابرو نگاہ جادو۔ خدنگ ترکان و چشم قفاں
- (۵) بروئے رنگیں۔ بخار بستاں۔ شگوفہ خنداں۔ مگر نہ خندہ
 ہوئے بچاں۔ ہوئے عشق بچاں۔ جو ہیں پیشیاں تو دل پریشاں
- (۶) وہ گوش پر زریب کج کلاہی جو دیکھو بیستی تو یا الہی
 دہن میں پنچہ لبوں میں گلاب و رقصے روشن میں مہتاباں
- (۷) نگاہ ساغر کش تماشا۔ بیاض گردن۔ صراحی آسا
 وہ گول بازو۔ وہ گوری ساعد۔ وہ پنچہ رنگیں بخون مرجاں
- (۸) مگر نزاکت سے لہکی جائے۔ کہ ہو نزاکت کا بار اٹھائے
 اور اُس پہ سو نور لہر کھائے۔ پھر اُس پہ ہیں دو قمر فزائے

- (۹) وہ ران روشن۔ وہ ساق سبیں پہ پائے نازک خائیں نگیں
وہ قد قامت۔ وہ فتنہ قامت۔ دلوں پہ شامت جو ہونخراں
- (۱۰) جو نام پوچھا کہا خوشی ہوں جو وصف پوچھا۔ تو دلبری ہوں
سبب جو پوچھا تو ہنس کے بولی کہ ذوق تو بھی عجب جو ناداں
- (۱۱) وہ شاہ جو ہو۔ محمد اکبر جہاں میں رشک جم و سکندر
جلوس جشن اس کا ہونک پڑا ہی کے پر تو ہیں سبت ساماں
- (۱۲) پُسنے ہی میں نے بالہدیت لکھا وہ مطلع شفق شبا ہمت
کہ جس کو حسن کہے مخمور پڑھے یہ تھیں ہر اک سخراں
مطلع
- (۱۳) شہنشاہ تیرے سر پہ دوراں۔ ہر چیز بن کے ہونا قرباں
کہ ہفت اختر پہ ہفت کشوں میں آج کیسر مطیع فراں
- (۱۴) وہ ہو ترا اختر ہما یوں۔ کہ ہو کے روشن چراغ گردوں
دام کاسپے ہو شعلہ آسا۔ بزیرقا فوس چرخ گردوں
- (۱۵) سحاب ہمت جو در فغانی۔ کرے بہنگام حکمرانی
تو ہو خجالت سے پانی پانی۔ ہوا پہ یک دست ابرینیاں
- (۱۶) تری عدالت میں ہو یہ قدغن۔ کتاں کو دیکھے نہ ماہ روشن
وگر نہ ہالہ ہو طوق گردن۔ کہ تا ہو دل میں بہت پشیاں
- (۱۷) جو تیغ بڑاں کو اپنی شاہا کرے علم تو بروز میجا
تو زبردان ابراہنا۔ دکھائے جلوہ نہ برق رخشاں
- (۱۸) یہ تیرا خنجر ہو یا کہ شہپر کہ جس کے لگتے ہی دم میں اڑ کر
قفس سے ہوا آؤ تن کے پتاں۔ ترے مخالف کا طاہر جاں

- (۱۹) ہی عیدِ قرباں میں تیری میمنوں۔ رکھا بزرگوں نے شیر گروں
- (۲۰) رکھے گا فغفورِ جینی خانہ۔ تو حکم دے ای شیر زمانہ
- (۲۱) بنا صفا ہاں پہ آستانہ کہ بیٹھے دارا بجائے درباں
- (۲۲) تری سخاوت کا سُن کے عالم۔ اُنڈ پڑا ہر تمام عالم
- (۲۳) عرب سے آیا ہر چل کے حاتم۔ بلبستال بدست داماں
- (۲۴) جو آئیں جنبش میں لعل شیریں۔ چمک ہو اُن کی کلام رنگیں
- (۲۵) تو حکم دیئے تو ہوئے آمیں۔ تو ہنس کے بولے تو گل ہو خداں
- (۲۶) جو ہو سوارِ سمند تازی۔ کرے تو میماں میں اسپ تازی
- (۲۷) تو سمجھے دُورِ فلک کو بازی۔ بپائے گوئے بدست چوگاں

- (۲۸) وہ تیرا ہی فیل کوہِ پیکر۔ کہ جس پہ کہتے ہیں سب نظر کر
- (۲۹) فلک پہ رُمدار ہیں دو اختر۔ دیا نمایاں ہیں س کے دنداں

- (۳۰) ترا جو وصفِ تجستہ شایا۔ لکھے بستلم کو کہاں ہو یا را
- (۳۱) ثنا دُعا پر ہر ختم کرتا۔ جو ذوق تیرا ہو بہنیت خواں
- (۳۲) کہ روز تجھ کو خوشی ہو افزوں۔ حسود ہوں سرنگون محزون
- (۳۳) چشمن ہو قرخ و ہما یوں۔ سدا بصد قر و شوکت نشان

قصیدہ نمبر ۱۹

- (۱) پائے نہ ایسا ایک بھی دن خوشتر آسماں | کھائے اگر خزار برس چکر آسماں

ایک عمر سے پڑا تھا تہی ساغر آسماں	(۲) ہر بادۂ نشاط طرب سے لبالب آج
گر ہو تمام چشم تماشا گر آسماں	(۳) دیکھے نہ اس طرح کا تماشا جہان میں
بیچ ہونیں پہ پاؤں لکھے کیونکر آسماں	(۴) اتر رہا ہو عطر سے عیش و نشاط کے
مثل حباب جامہ سے ہو باہر آسماں	(۵) افراط و انبساط سے ہو کیا عجب اگر
تابع زمانہ جس کا ہو فرماں ہر آسماں	(۶) شادی کی اُس کی دھوم ہو آج آسماں تلک
تسلیم کو ہی جس کی جھکا تا سر آسماں	(۷) فرزند شاہ یعنی جواں بخت دسی و قار
حاضر حصائے کابکشاں لب کر آسماں	(۸) ہو اس کی بارگاہ میں مانسہ چو بدار
اکر پیر پر جو انوں سے ہو بہتر آسماں	(۹) اس بیابان کی نوید سے ہو اس قدر سرور
مقدور کیا کہ تھیر سکے دم بھرا آسماں	(۱۰) پھر تا ہوا ہتمام میں شادی کے ات دن
گولا کہ جمع و خرچ کا ہو دفتر آسماں	(۱۱) فرد حساب صرف سے اس بیابان کے ہو کم
ہو جس کا ایک تودہ خاکستر آسماں	(۱۲) توروں کی پخت مطبخ عالی میں اس قدر
نازاں ہو آفتاب کے پنجہ پر آسماں	(۱۳) اس روشنی کی چند دکھا دستے پنجیاں
ہوں سات آسماں کی جگہ نشتر آسماں	(۱۴) ابر بہار دو و چراغاں سے نوبہ نو
کاجل لگائے اُس کے نہوئیں سے گر آسماں	(۱۵) چشم قمر میں اور بھی ہو روشنی دو چند
مہتاب کو سمجھ کے کہن چادر آسماں	(۱۶) کر ڈالے پارہ پارہ فلیتوں کے واسطے
فاق ہو کیا سبوچہ سا حق پر آسماں	(۱۷) یہ کہنہ و سیاہ وہ خونریز و نوبہ نو
لے لے کبکشاں کی مانگ میں موتی بھر آسماں	(۱۸) ٹھیلوں میں ہیں نقش پڑے ان کا عکس اگر
ادنیٰ سا جن میں غنچہ نیلوفر آسماں	(۱۹) آرایش لیلیٰ اور وہ گلہائے رنگ رنگ
لے لیکے ماہ و مہر سے سیم وزر آسماں	(۲۰) بنوائے اس میں بھول طلائع و نقرنی
گویا ہوا کہ زمیں پہ ہزار اختر آسماں	(۲۱) نقار خانہ کی ہر چراغاں سے وہ شکوہ
شہنائی کی صدا کو جو سن سن کر آسماں	(۲۲) کرتا جو رقص تخت پہ نقارہ خانہ کے

(۲۲)	وہ جو سب سماؤں کے ہو اور آسمان	آواز و دامہ نوبت سے گونج اٹھا
(۲۳)	آیا جو ایک سہاگ پڑا بن کر آسمان	دولہا دلہن کے ہر یہ علامت سہاگ کی
(۲۴)	شیشہ کے شیشے بھر کے لڑھاوے گر آسمان	جائے عجب نہیں جو کہ عطر سہاگ کے
(۲۵)	جب تک کہ ہونے نیچے زمین اور پر آسمان	یاد رہے ہمیشہ دولہا دلہن میں ہے سہاگ
(۲۶)	نیلا سا ایک کا غلبے سطر آسمان	ہندی کے وصف لکھنے کے قابل نہیں کہ جو
(۲۷)	رکھ لے ہو سر پر مثل گلِ احمر آسمان	جو برج اُڑے جو اُڑے یہ ہوتا ہے وہ بلند
(۲۸)	شبِ نیم کی جائے صبح ملک گو ہر آسمان	کرتار مہرات کی شبِ شام سے شمار
(۲۹)	انجم سے لاکھ جمع کرے لشکر آسمان	پہنچے برایتوں کے نہ ہرگز ہجوم کو
(۳۰)	زہرہ سے اب قرآنِ مہِ انور آسمان	میش وطرب کو فردہ کہ کرتا جہاں میں جو
(۳۱)	کیا کیا سب سے ہو اوج و شرف کے گھر آسمان	ہنگامِ بزم عقد ستاروں کے واسطے
(۳۲)	انجم سپند آگ شفقِ مجر آسمان	بدیں کی ہو نظر کے جلانے کے واسطے
(۳۳)	کیا کیا بلائیں لیتا تھا جھک کر آسمان	جس وقت سہرہ باندھ کے دولہ ہوا سوار
(۳۴)	دولہا کے صہمِ رخ روشن پر آسمان	کرتا تھا اُن جکاؤ کو دم پڑ کے دم بدم
(۳۵)	لایا جو آج جس میں نہ برگِ دہر آسمان	ایسا نہیں جہاں میں کوئی نخلِ آرزو
(۳۶)	در پر وہ مثل پر وہ بازی گر آسمان	کرتا خوشاخِ خشکِ تنہا کو نخلِ سبز
(۳۷)	کرتا جو جس کا روزِ طوافِ در آسمان	شادی کا اس کے نورِ بصر کی ہی انتہام
(۳۸)	ہو حکم سے نہ اُس کے کبھی باہر آسمان	وہ شاہِ نامور کہ بہادرِ شہ اس کا نام
(۳۹)	وہ چتر اس کا جس سے نہ ہو ہمسرا آسمان	وہ آفتابی اس کی نخل جس سے آفتاب
(۴۰)	مطلع سے آفتاب کے بھی برتر آسمان	مطلع پریموں حضور میں وہ میں جسے کہے

(۴۱)	تجھ سازیں پو دیکھے جو فرخِ فرا آسمان	مطلع
	فرہاں نہ کیوں میں کے ہو پھر پھر کر آسمان	

(۴۲)	طلح سدا مساعدا عالم سدا مطیع	کوکب ہمیشہ یارِ تورا یا و در آسماں
(۴۳)	نہ آسماں سے رتبہ ترا یوں بلند تر	جس طرح کو ہمارے بالاتر آسماں
(۴۴)	خطبہ کے واسطے ترے نام بلند کے	گر مشتری خلیب ہو تو منبر آسماں
(۴۵)	وہ بحر بیکراں ہو تری ہمت وسیع	ہر بلبلہ سا ایک کنارے پر آسماں
(۴۶)	دریائے قہر تیرا جو طوفاں کو سے بپا	بہہ جائے مثل کشتی بے لنگر آسماں
(۴۷)	قد پر ترے وہ راست قبائے علو جاہ	زیمندہ جس کے واسطے بالا ہر آسماں
(۴۸)	تیری گہر فشان و مست کرم سے ہو	گو یا کہ ایک دامن پر گوہر آسماں
(۴۹)	چمکائے تیغ نیز کو اقبال گرترا	ہو مصقلہ ہلال تو صیقل گر آسماں
(۵۰)	یوں دل میں تیرے جلوہ ذات محیط حق	آجائے جیسے ایمند کے اندر آسماں
(۵۱)	سرعت میں تیرا رخ فلک سیر کیا شہاب	رخت میں بھی ہو پیل جبل بیکر آسماں
(۵۲)	شاہا عجب نہیں ترے شہدیز کے لئے	بنوائے ماہ نوے رکاب زرا آسماں
(۵۳)	پہنچا نہ اُس کے کاوے کے انداز کو کبھی	کھاتا رہا زمین پر سدا چکر آسماں
(۵۴)	انجم ہیں کیا شر ترے نعل سمند کے	ہو بلکہ تیرا گردِ درہ لشکر آسماں
(۵۵)	مانا اگر بلندی شان و شکوہ میں	ق ہاتھی سے تیرے ہو بھی گیا ہسر آسماں
(۵۶)	بر اُس کے نقش پا کے مقابل بنا سکے	چار آفتاب ایک جگہ کیونکر آسماں
(۵۷)	یہ ذوق کی دُعا ہو کہ جب تانے مانیں	منسوب ہر شائے سے ہو فے ہر آسماں
(۵۸)	بزم نشاط و عیش رہے تیرے گھر میں روز	لائے ہمیشہ تیری مرا دیں ہر آسماں

مارے جگر میں حاسد بدخواہ کے تھے
تارِ خطوطِ مہر سے تنوشترا آسماں

قصیدہ نمبر ۲

اس قصیدہ کو ذوق نے شاہزادہ سلیم کی شادی کے موقع پر لکھا کہ اکبر شاہ ثانی کے سامنے پیش کیا تھا اس کا مسودہ غلط ہو گیا تھا مرنے سے ایک سال پہلے اُستاد کو اس قصیدہ کا خیال آیا تھا کی نہ ملا۔ ولیف قافیہ مضامین حافظ میں محفوظ تھے انھیں کوٹنگاہ رکھ کر قصیدہ تو نہیں لیکن ایک قطعہ لکھ ڈالا اور اُس کو عید الضحیٰ کے دربار میں اپنے مولف ابو ظفر کے حضور میں نذر گزارا۔ دیا۔ ذوق کی وفات کے بعد اصل قصیدہ بھی مل گیا اور اب قصیدہ عید الضحیٰ کے قطعہ کے ساتھ دیوان میں موجود۔

- | | |
|---|---|
| <p>(۱) غم تیغ اس کو غنیمت ہے کہ دیکھا لبِ ناں
(۲) برق پر سوز کا ہاتھ آئے جو طرفِ دامان
(۳) دم میں تیغِ بخت ہو سرِ خیمہ مہرِ خشتاں
(۴) کہ اگر دل کو قرار آئے تو چکر میں ہو جاں
(۵) ہر بنِ موت سے عوضِ خوں کے نکلتا ہو دھواں
(۶) دل و خشتِ بدہ بولا غریبے تابِ دواں
(۷) دستگیر آکے عصائے مرزا مور چنگاں
(۸) مو قلم دو تو کرے کارِ سنان و پیکاں
(۹) ایک گرہ و اہو تو ہو حدِ گرہ اندر دامان
(۱۰) کرتا سرو چمن دہرای کارِ سواں
(۱۱) سنگِ حسرت ہو کہ رکھتا ہوں بنیرِ ونداں
(۱۲) اور اگر آو تو ہو آغشیہ زہر آبِ سناں
(۱۳) آبِ شمشیرِ مجھے دو کہ یہی ہو مری جاں</p> | <p>دل کہ اس دہر میں ہو گرسنہ نازِ بہتاں
ہوں وہ لبِ تشنہ کہ میں دامنِ دریا سمجھوں
وہ خشک لہوں کہ جس کے نفسِ سرد سے آہ
میں ہوں وہ شعلہ جوالہ بنیرِ گرد و
میں وہ مجنونِ جگر تفتہ ہوں جس کے دمِ فصد
چشمِ سوزن سے نہ لوسلسلہ زنجیر کا تم
ہوں وہ افتادہ کہ ہمت کبھی یا در ہو تو ہو
ہوں وہ تصویرِ صدفِ عالم جس پر
دل گرفتہ ہوں نہ میں دہر میں مانندِ اناہ
ہوں وہ فرسودہ غم جس سے بختِ بینش
قطرہ شبنم کا ہو گل پر تو مری نظروں میں
میں ہوں وہ کشت کہ بجھانے ہو سبزہ جس سے
فلکِ سبز کے نیچے ہوں میں توار کا کھیت</p> |
|---|---|

حشر کٹھن صوڈیں تو ممکن نہیں ہاتھ آئے نشان
 اور ابھی پل میں جی وکھو تو عیاں ہوں نہ نہاں
 حلقہ دورِ فلاخن ہو بدست دہقان
 نہ ادرہ ہوں نہ ادرہ ہوں نہ وہاں ہیں نہاں
 ترش وئی سے ترخ زرد ہو میرا تاباں
 سنگ تعویذ بھی چکر میں ہو مانند فساں
 تیغِ قاتل روشن کشتی دریا ہو رواں
 گرچہ ہوں آب میں لیکن ہوں ہمیشہ سوزاں
 طائرِ رنگِ حنا بن کے ہوا ہوں پتراں
 کہ یہی لب مرا خداں ہو یہی ہو گریاں
 ہو سیہ کر دیا آئینہ چرخِ گرداں
 دم عیسے نے کیا کار نفوسِ ثنباں
 دل رہا دانہ رو میدہ تہہ سنگ گراں
 کیا عجب نے قلم سے جو نکل اُسے دھواں
 یوں لگی کہنے کہ بے فائدہ کیوں وہ فناں
 دیکھ وہ ابر کرم قلمِ جود و احساں
 ہنستے ہوش ہیں تو کہتے ہیں ستارے افشاں
 کثرتِ عیش سے دریا میں ہو شبنمِ رقشاں
 شوقِ نظارہ ہوا حام بہ گلزارِ جہاں
 رخِ نظار گیاں پر ہو بنا کر گستاں
 جلوہ گراؤ سر اور نگ بھد شوکتِ فشاں

۱۳۸ ہوں وہ خود رفتہ کہ جوں عمر تفت کردہ مجھے
 ۱۵۱ ماہِ غشب کی طرح ہوتا عیاں ہوں سر کوہ
 ۱۶۱ ہوں وہ مگر گشتہ کہ گرسافتی دسا غرچا ہوں
 ۱۶۱ اس گلستاں کی روش پھل بازی ہوں میں
 ۱۸۱ دل نے لیمو سے کیا رنگ طلا کار و شن
 ۱۹۱ میں وہ گردشِ نود و ہر ہوں جس کا پس مرگ
 ۲۰۱ میں تہں ہر بدل دل غصہ جس کے خوں میں
 ۲۱۱ اشکِ غنیں ہو مرا آتش یا قوتِ یمن
 ۲۲۱ دل اڑا جاتا ہو حلِ حل کے جو بن آگ مرا
 ۲۳۱ غفلِ مصوم کا ہو خواب مری موتِ حیات
 ۲۴۱ وہ سیہ بخت ہوں میں خاک نے جس کی بکیر
 ۲۵۱ میں وہ بیمار ہوں یوس شفا جس کے لئے
 ۲۶۱ اٹھ سکا سر نہ مرا مزرعِ گیتی میں ذرا
 ۲۷۱ نمنج جاں سوز سے میری ڈقلیاں کی طرح
 ۲۸۱ دلِ یوس یہ تھا کہہ رہا مجھ سے کہ خرد
 ۲۹۱ یہ تو کر غور کہ مداح ہو کس شاہ کا تو
 ۳۰۱ وہ شہنشاہ کہ جشن اس کا ہو افلاک کی سپر
 ۳۱۱ ماہِ گردوں پہ ہو اورا کے زیریں پر مہتاب
 ۳۲۱ سن کے یہ مردہ جاں بخش ہر اک کو یاں تاک
 ۳۳۱ دیکھتا ہوں کہ سر شاخِ مرثہ کا سہ چشم
 ۳۴۱ آج عالم کا ہو دل شاد کہ جوں عالم نور

(۳۵)	ماہ فرخندہ لقب شاہ محمد اکبر	تاج شاہانِ زمانِ فخرِ سلاطین جہاں
(۳۶)	دیکھا ہو دولتِ مصلحت کا جو اُس کے بقال	دھر سرکش کا بھی قدیو گیا خمِ مثل کماں
(۳۷)	مرح حاضر کیلئے حاضر دربار ہو ذوق	تو اُو خاقانی ہند اور وہ اُو خاقانِ نہاں
(۳۸)	مطلعِ تانی	پوچھ لو آج فلک سے کہ اُو خورشید کہاں
		گراؤ کچھ وزن تو آجائے بسوئے میزماں
(۳۹)	تیرے جلوہ کی تجسّی نے جو روشن کیلواں	ہو گیا مجمعِ مے سینہ میں تارِ رگِ جاں
(۴۰)	آستین اپنی ہلا دے جو ترادستِ کرم	ہشکن سے ہو عیاں بجز بحرِ عماں
(۴۱)	کیوں نہ اربابِ نعم ہوں تری ہمت کے غلام	حق یہی ہو کہ اَلْاِنْسَانُ حَبِیْبُ الْاِنْسَانِ
(۴۲)	آگے دریا ترے خو کھولے ہو لبِ لائے سوال	کہوے کس منہ سے کہ پنجو بھی ہو رکھتا مر جاں
(۴۳)	مُرخروئی ترے حاسد کو جگرِ خواری ہو	شیر کے بال سے ہو تیر تر اُس کو رگِ پں
(۴۴)	کھینچتے ہیں تری ہیبت سے پلنگ اور نہنگ	بحر و بر پر ہو تری تیغ کی بُرش کیساں
(۴۵)	ہو زہرہ کھتی اسی واسطے ماہی تہ آب	پہنہ جشنِ ہی بیستاں میں ہر اک شیرِ نریاں
(۴۶)	تیغِ ہندی تو کمر میں ہو بھایا یک جوہر	رکھتا در زیرِ نیکیں ہو صفحاتِ صفہاں
(۴۷)	کوہِ ہر بیٹھ کے یوں بیٹھے بہ پشتِ ماہی	جیسے ابرو سے بتاں ہو تہ آئینہ عیاں
(۴۸)	تری خنجر کو ملا شہپرِ قدرت سے ہو نور	مُرخِ دل سینوں کو نواغ و زغن ہیں پریاں
(۴۹)	تیرا ناوک کو ترے دیکھ کے ہو لوٹ رہا	طاہرِ قبلہ نما خاک کرے گا طہراں
(۵۰)	آتشِ قہر کی ہیبت سے تری نارِ سیر	کھتی شعلہ سے ہو انگشتِ بزمِ بردِ نداں
(۵۱)	گنبدِ چرخِ ہوا قبلہ پرورد اُسے	روح کو سینہ حاسد میں بجا ہو خفقاں
(۵۲)	تیرا فرماں تھا کہ فرمانِ بد دولت کئے ہوا	ہوئے اک برگ نہ پیدا پاکستانِ جہاں
(۵۳)	ہوئے یہ منکرِ اقبال ترے ناپیدا	کہ چمن میں نہیں آگیا ہو گلِ نافرماں
(۵۴)	ترے مہتابِ کرم سے جو سہرِ قلمِ قہر	پردہ نور میں ابلا ہو تنورِ طوفاں

(۵۵) دل نے تیرے دکھائے ہیں بہم آتش آف	آبِ یمنہ میں روشن ہوئی برق و شاں
(۵۶) دل انگار کا سودا الماس عسلاج	سنگ ہو سنگ جراحات بہ سر زخم جہاں
(۵۷) تیری تاثیر محبت نے دیا ہو تریاک	ور نہ تھا نہ ہر دلوں کو خطِ سبزِ خواں
(۵۸) افقِ صبح سے کا فور کا لیکر مرہم	رکھتا مہتاب ہو بر سینہ صد چاک کناں
(۵۹) سرزنشِ عہد نے کی تیری یہاں تک معدوم	کہ نظر آتا نہیں شستہ میں کانٹوں کا نشان
(۶۰) بے علف ناقہ سیلی ہو مگر غیس غریب	نہیں دیتا بہ ضیافتِ سرخارِ شرکاں
(۶۱) خسرو تیری توانائی آقبال سے آج	نا توانوں کو ہوئی دہریقِ تابِ قواں
(۶۲) مور کا سلسلہ نقش قدم گر ہو کہیں	اپنے حلقہ میں جگر لیتا ہو صد پیل و ماں
(۶۳) آگے جلوہ کے ترے پر تو خورشید ہو گرد	آگے رتبہ کے ترے خاک ہو جرمِ کپواں
(۶۴) اس تصور میں جو ہو پیشِ نظر عالمِ نور	اس کو اک مطلعِ مژدوں میں ہوں کہ تائیں ہاں
(۶۵) مطلع	گر تری ذات نہ ہو کبھیہ اقبالِ جہاں
(۶۶) آسمان ہوئے نہ پھر پھر کے زمیں کے قرباں	
(۶۷) ہو بس نا صید سانی تری خورشید کو روز	موجشاں لاتی ہو در پر ترے ہو سرگرداں
(۶۸) مہرگاں ہمت عالی کا جو بادل لائے	ایسے نیساں سے وہ آفاق پہ ہو قطرہ فشاں
(۶۹) جن کی شادابی گوہر کو اگر دیکھے تو دور	طرفۃ البین میں ہو کاہِ ربا کا برقِ اں
(۷۰) آتشِ قہر و غضب تیری عیاں ڈالنا	مشعل ہوئے اگر سہلے گلستاںِ جہاں
(۷۱) ہو یقین صورتِ نخلِ گل آتش بازی	نخلِ فوارہ بھی پانی میں ہے شعلہ فشاں
(۷۲) ماجرے خامہ نے شیریں سخنی کا تیری	صورتِ معج میں ریا کے دیا تھا بڑباں
(۷۳) سخنِ و اہل سخن سب سرِ ساحل تھے کھڑے	دو فو لبیاں کھلاوت سے بہم تھے چسپاں
(۷۴) وصفِ شوخی تے توں کا ہو کس طرح رقم	کہ قلمِ صفحہ کا غد پہ ہو جوں برقِ تپاں
(۷۵) بازووں کس طرح تھے مضمونِ سوار سی میں اُسے	ترپ اٹھتا ہو کرے جنبش اگر طبعِ رواں

(۷۵)	میر حاسد سے ہر دل کھینٹا کرے چوگاں	قلم و حرف نہیں پیش نظر ہیں اس دم
(۷۶)	تا زیانہ ہو بکا رہا اس کو نہ درکار عناں	کہوں شکستگی اس باد یہ بجا کی میں کیا
(۷۷)	پہنیں۔ ہر وہ پری سے ہو زیادہ پتراں	نہیں نساں ہو مگر کام میں نساں فزوں
(۷۸)	پہلے ہو قاف سے تا قاف سرا سر میل	خسروا سر عبت رفتار ہو گر تر نظر
(۷۹)	بر سر دوش و شصبا جیسے شمیم ریحاں	جلوہ گر خانہ زیں پر ہو پھر اس شان سے تو
(۸۰)	اور چمک کر کبھی اڑ جائے وہ سبلی تیراں	تا زیانہ جو لگا دے تو گفل پر اس کے
(۸۱)	وہ کئی بار پھپھے اڑے یہاں سے دہاں	ابھی کوڑے کی صدا کوہ سے پھر کر نہ چلے
(۸۲)	آئے کوسوں سے نظر حجبی عیاں اپہ بیاں	کیا دکھاؤں ترے ہفتی کی بلندی شاہا
(۸۳)	کہتے ہیں ساقی طناترے یوں بدہ کشاں	جھوٹا جھوٹا آتا ہو در دولت پر
(۸۴)	حم پہ خم آج چلے جام نہ آئے یہ بیاں	سمت قبلہ پہ ہو ابر آیا سر دوش ہوا
(۸۵)	کریں آنکھوں پہ رقم توں قریح کا غنواں	اس کی مستک پہ سپرا و وہ نگاہ خرطوم
(۸۶)	زلف پر گل ہو ویا کا کل غنبر افشاں	اور اگر یہ نہیں مضمون تو کسی ہوش کی
(۸۷)	کشور رنگ میں آئے ہیں فرنگی بچکاں	اس کے دندان نہیں غمت سے دیکھا میں نے
(۸۸)	پاس آدا سے جوں شعلہ زباں ہو لرزاں	کیا لکھوں آگے سرا و صفت کہ منہ میں میسے
(۸۹)	کہ زباں کو بس بٹا گئے نہیں یا سائے بیاں	ختم کرتا ہو ثنا تیری دوا پر اب ذوق
(۹۰)	عقل ہو پیر تری بخت میں تیرے حوال	تجھ کو چشمن مبارک ہو بصد جاہ و جلال
(۹۱)	صبح جشمن طرب افزا میں ہو دو اعم خنداں	جو دغا گو ہیں ترے ان کی غائب ہوں قبول
(۹۲)	رو بے محفل عالم میں ہوں جوں اماں بیاں	اور ہر نگ شب بجز ترے سب بدخواہ

قطعہ ۲ نسبت عید امدی

(۹۳)	کہ جسے دیکھ کے ہو عید بھی قرباں قرباں	خسروا جلوہ ترا وہ طرب فرمائے جہاں
(۹۴)	سعد ذرا ج بھی کرے ایسا چھری کو براں	حکم دے تو جو شہا واسطے قربانی کے

۹۵)	گماؤ گروں نہ فقط خوف سے اس دم کانپے	بلکہ ہوزیر میں گاؤں میں بھی لڑاں
۹۶)	توجہ ہو حاضی اسلام تو بت خانہ میں	بت کے قصہ نماز اور کپے ناقوس اذان
۹۷)	نیر چاہ شب و روز ترا جلوہ فروز	مہرباں کبھی ظاہر اک کبھی ہی پہنہاں
۹۸)	قطرہ افشاں ہوا گر تیرا سحاب ہمت	لیسے پنجہ میں گہر بحر سے نکلے مرجاں
۹۹)	اور گہر بھی ہوں خوش تاب جھلین دیکھ کے دور	طرفہ لہین میں ہو کاہ ربا کا بد رفتاں
۱۰۰)	لفظ شیریں ترا وہ ہو کہ نمایاں اس کے	ترزاں موج دوریا ہو اگر ایک زماں
۱۰۱)	آبِ دریا میں ہو یہ جوشِ حلاوت پیدا	لب و دریا بھی بہم ہو کے ہون و نون چسپاں
۱۰۲)	اس قدر تاجِ فرماں ہو زمانہ تیسرا	نہ ہو گلشن میں بھی ویدہ گلِ نافرماں
۱۰۳)	ہو کے سرسبز بہار ان کرم سے تیرے	شاخ پر گل جن و ہر میں ہوشاخ کماں
۱۰۴)	بلکہ حیرت کی نہیں جا کہ سر شاخِ خدنگ	روش غنچہ گل ہو دے شگفتہ پیکاں
۱۰۵)	وہ تر از و رعایت ہو کہ جس کے باعث	نا توانوں کو بھی ہو دہر میں یہ تابِ قواں
۱۰۶)	ہل سکیں پھر نہ جگہ سے کبھی گر باندہ کھیں	ایک تار نگہ مور سے سو پہلِ دماں
۱۰۷)	دیگِ مطبخ پہ ترے یہ فلک پر انجم	کیا عجب صورتِ سر پوش ہو گر قطرہ فشاں
۱۰۸)	پہل تیرا گلِ سوسن کا ہڑا ہو انبار	گلِ مہتاب کے گلہ ستہ ہیں اس کے دماں
۱۰۹)	اُس کی خرطوم کبھی دلبر لیسے وش کی	جھٹکیں ہو کہ ہو کابلِ عنبر افشاں
۱۱۰)	لکھوں شوخی جو ترے تو سن چالاک کی میں	جشنِ خامہ بھی ہو موجِ رم برقی جاں
۱۱۱)	وقت کا دوسے کے دم معرکہ را کب اُس کا	سہر حاسد کو رکھے صورتِ گوسے چوگاں
۱۱۲)	دل میں ہو جوشِ مضامین تو نہایت لیکن	دلِ حوادث سے نہانہ کے ہی میثاقِ قواں
۱۱۳)	ذوق کرتا ہو ثنا ختم و دعا پیرِ سبیری	کیا لکھے وہ تیرے اوصاف کہ قاصر زباں

عید اٹھے سجھے ہر سال مبارک ہو دے

تجھ پہ ہو سایہ حق اور تیرے سادہ میں جاں

قصید نمبر ۲۱

اکبر شاہ نامی کی مدح میں

(۱)	لعل و گوہر جو بہا تا وقت کفن اب میں	مدح کر اس شاہ دریا دل کی جود میں فیض
(۲)	رکھے حاسد کو ہمیشہ تا بہ گردن آب میں	شاہ اکبر خسرو غازی کہ آب تیغ سے
(۳)	جو شناسا و پھر ہو ایس دست پازن آب میں	پڑھ کے بسیم اللہ فخر چھاؤ مہر سیلھاؤ لا
(۴)	صورت اختر درمینی ہیں روشن آب میں	مطلع روشن لکھا جس سے کہ بحر نظم میں
(۵)	نور حق ہوا بل برہاں پر مہر جون آب میں	ڈالے جو روح القدس تو جبکہ توس آب میں
(۶)	خشک و تر کو اسہارا تیرا دامن آب میں	اوشہ الیاس ثبت۔ اوشہ خضر احترام
(۷)	غرق ہوں فرعونیاں ہونچ و دشمن آب میں	نام حق لیکر جو مارے تیغ راہ حق میں تو
(۸)	ہو سخاوت سے تری ست قلزم آب میں	توشہ دریا نوال اور دل ترا موع کرم
(۹)	گوہر تر سے بھری موجوں کے دامن آب میں	تیرا نیمان عطا جس دم گہر باری کے
(۱۰)	مثل ابراہیم ادبم ایک ہون آب میں	حکم تیرا جستجو چاہے تو گم ہونے نہ پائے
(۱۱)	غرق ہووے تا بہ انشاء بہن آب میں	تیرے حکم شرع سے جب کفر دریا برد ہو
(۱۲)	قطرے روشن ہو صدیحی روشن آب میں	ہو ترے سینہ میں جب بحر معافی موج زن
(۱۳)	بلبلے مانند بلبل ہوں نوازن آب میں	ہو ترا فیض سخن گر معنی نطق فیض
(۱۴)	مثل قوم نوح ہوئے سب کافین آب میں	تیرے لگے گر کریں اعدا سر عھیاں بلند
(۱۵)	ہو وعدہ کے قتل کو توستو تہمتن آب میں	توصف را ہو جو دریا میں قیام ک کرم آب
(۱۶)	بہر سر بازار لشکر خود و جشن آب میں	رفے دریا پر بناتے ہیں بہم مرج و حباب
(۱۷)	تیرے فخر میں ہی کیوں اتلن پہن آب میں	نور ظلمت ہمہ گرد دشمن ہیں پرچیں ہوں میں
(۱۸)	ہوئے جوں برق دشتاں سا پلنگن آب میں	باد پاتیرا دیوں آتش قدم بر رفے خاک

(۱۹)	عکسِ بھی وِریا میں ہے اُور جاتا ہوں	روح گویا لگنی اور رہ گیا تن آب میں
(۲۰)	تیرا فیل کوہ پیکر بس کہ دریا سیر ہو	ڈالے وہ کوہ رواں جبل پناہن آب میں
(۲۱)	مثل ابر آئے و لیکن سرعتِ رفتا سے	او پر او پر جائے مثل ابر بہمن آب میں
(۲۲)	نسر طائرِ نسر واقع چرخ پرتا ہوں شہا	اور زیں پر ہوئے تا ماہی کا کن آب میں
(۲۳)	ہو ہواے شوق میں سر پر ہما اقبال کا	ماہی دولت کا ہوئیے نشیمن آب میں

قصید نمبر ۲۲

درج اکبر شاہ ثانی

(۱)	خضر نصیب کی گرونی میں رہبری ہو	اور شاہ راہ دل پر چشم ہندوری ہو
(۲)	منظور ہر نظر میں تب شکل آئینہ ہوں	روشن قلم سے میرے تاج سکندری ہو
(۳)	تاریک کی طرح چمکے ذرہ مرے سخن کا	اور نام میرا روشن جوں جہر و شتری ہو
(۴)	میں رستم معانی۔ اور سیستان سخن ہو	دیتا جو زو قمرت دل کو تادری ہو
(۵)	برگشتہ بخت اپنا۔ گر آئے راستی پر	گمہ زوں بھی سرنگوں پھر دیکھ اپنی سزوری ہو
(۶)	یہ کہہ ہاتھ میں جو یکبار عقل بولی	وہ بات کہہ کہ جس میں میری بھی دلبری ہو
(۷)	تجھ کو خبر نہیں کیا۔ ہو دور شاہ اکبر	رفت سے پست جس کی شان سکندری ہو
(۸)	ہم فکر کیا جب ایسا فیاض ہو جہاں میں	اور دل کا اُس کے مقصد غوبندہ پڑی ہو
(۹)	مثلِ سحاب جا کر باندھے ہوا فلک پر	جس پر کہ اُس کی چشمِ الطاف سرسری ہو
(۱۰)	دربار میں تو اُس کے۔ ہو بہرہ یاب جا کر	بہر و زی ہوئے میری اور تیری بہتری ہو
(۱۱)	لیکن زورِ سامانی اُس وقت ہوگی روشن	جب خضر راہ تیری۔ طبعِ سخنوری ہو

(۱۲) اُس کے سوا جہاں ہیں کن آج جوہری ہو (۱۳) پھر نام تیرا روشن مانند انوری ہو (۱۴) معلوم تاکہ سب کو زویشناوری ہو (۱۵) شرمندہ جس کے آگے صد کان جوہری ہو	تو ہی تو سوچ دل میں تیرے دُرِ سخن کا اُس کی نظر چڑھیں گہ یہ تابدار گوہر تب بحر فکر میں دل غواص ہو کے اُنرا مطلع یہ ہاتھ آیا شہوار بن کے موتی
(۱۶)	مطلع شنا پا نظر کرم کی جس ذرہ ہر ذری ہو وہ آسمان پہ جا کر غور شید خاوری ہو
(۱۷) کیونکر نہ تن میں اُس کے ہیبت تھر تھری ہو (۱۸) گہر ہر پائے بندی ایما سرسری ہو (۱۹) دل کو نری عقیدت اور نگاہ روری ہو (۲۰) دریاں جو تیرے دہکا کرتا سکندری ہو (۲۱) قربانِ چتر دولت نہ چرخ چہتری ہو (۲۲) جب ہر گدا کو دیتا اک ساغری ہو (۲۳) شیروں کے دل میں غنڈا خون دلاوری ہو (۲۴) ابر کرم کی تیرے جب فیض گستری ہو (۲۵) نوشہرواں کو جس سے ہر گز نہ ہمسری ہو (۲۶) تیری گداگری ہو۔ کیوں کیا گری ہو (۲۷) تاج گدا کا جلوہ۔ جو تاج قیصری ہو (۲۸) جس کی چپک سے کاغذوں کا غزری ہو	دیکھی ہو چین ابرو آئینہ جس میں کیا تاب ہو فلک کی جنبش کرے جاگہ سے یہ آستانِ دولت ہو سجدہ گاہِ عالم دارا کو تیرے دیکھ ہو کس طرح رسانی سورج کھی کا تیرے اک پھول مہراور باغ جہاں ہیں نرگس لے کیونچ جام زریں دکھلائے ابداری جب تیغ شعلہ دم کی کشتِ اہل کو سرسبز آبِ گہر سے کرتے پیشہ میں معدلت کے۔ وہ شیر ہو نوشا ہا شیوہ متوسلوں کا۔ مہر کرم میں تیرے گرافاب تیرا ڈالے کرن کو اپنی تیری شنایں شاہ لکھتا ہوں اب وہ مطلع
(۲۹)	مطلع پاؤں نقشِ پائے۔ تیرے جو نکری ہو جا کر فلک پو اُس کو تاروں سے برتری ہو
(۳۰)	ابر کرم سے جیسے۔ کیا دور ہو کہ شنا یا کشف فلک میں پیدا سرسبزی دھری ہو

مانند عشق بیجاں پھر سر بسر ہری ہو
 دشمن کو بھاگ پھر کیا اُس سے جاں ہی ہو
 دل پر دلاوری کے۔ وہ تیغ حیدری ہو
 جو دل کے ناتواں کو دیتا تو نگہری ہو
 زبیا ہو ماہ کو گز فرماں مہتری ہو
 منشور افسری پر تو قہج خاوری ہو
 کشتی میں لیکے حاضرہ افسر زری ہو
 صورت میں مچھے تیلی۔ پروازیں پی ہو
 پھر اس سے آگے بڑھ کر کیا سحر ماری ہو
 جب توسن تصور کھاتا سکنہری ہو
 جو نقش سم ہو اُس کا وہ مہر اکبری ہو
 اُم الکتاب لیکر جبریل نے دھری ہو
 کرتا زنبیل گردوں جس کی برابری ہو
 برج حمل میں۔ جیسے خورشید خاوری ہو
 اور سر پہ اُس کے ٹوپی فولاد کی دھری ہو
 یوں غرق اس میتہری۔ ہر تیر کی سری ہو
 جب چھائی آسماں پر۔ فرغندہ اختری ہو
 تو دعا پہ اس کی گر ملتفت ذری ہو
 بدخواہ اگر ہو خداں صد برگ جو فہری ہو

(۳۱) سو سج کی جو کمن ہو گرد و ستلے بیت ک
 (۳۲) مریخ کو فلک پر جس تیغ سے ہو مہبت
 (۳۳) نعرے سے تیرے ہوئے مہبت کا چاک سینہ
 (۳۴) تیرے سوا جہاں میں کون آج ہو تو انا
 (۳۵) جا رو بکش ہو تیرے مشکوے خسروی کا
 (۳۶) خورشید نذر لائے جب افسر شاہ سے
 (۳۷) ابروئے تاج بخشی جس دم کرے اشارت
 (۳۸) لائیں پیسواری۔ توسن کو جب سجا کر
 (۳۹) چلتا ہوا ہو افسوں اڑتا ہوا چھپلاوا
 (۴۰) کیا برش قلم واں دکھلائے شہسواری
 (۴۱) خاکِ قدم ہو اس کی۔ اہل نظر کو سونا
 (۴۲) تو اُس پہ بر سر زین۔ جوں جل پر ادب سے
 (۴۳) کس صفت کی ہو شہری ہاتھی پہ پیچے ٹوؤں
 (۴۴) اس طرح جلوہ گزای تو بر سر عماری
 (۴۵) چار آئینہ بدن پر دشمن کے گر سجا ہو
 (۴۶) پر جیسے آئینہ سے۔ تیرنگاہ گزرے
 (۴۷) کیا سعد و نحس کا یاں رہو سے حساب تاقی
 (۴۸) ختم ثنا ہو کرتا اب فوق اس عا پر
 (۴۹) جو ہو ترا دعا گو گل رنگ ہو وہ کھل کر

ہو سیر بخت تیری گرا وِج ہیمنت پر

رفتار بخت اعدا بر رج قہقری ہو

قصید نمبر ۲۳

بقرب تہنیت سا لکڑہ اکبر شاہ ثانی

- | | |
|--|--|
| <p>(۱) اور کھولے ہائے دانہ کی یوں آسیا گرہ
(۲) ہر آشک میری آنکھ سے ہو کر گرا گرہ
(۳) غنچہ ہزار جا پہ کھلا اور ہوا گرہ
(۴) ہی ایسی چشم تر سے بہم آشنا گرہ
(۵) ای سر و گل سے دے سہر بند قبا گرہ
(۶) ہوتا ہی شکل خوشہ انگورہ آگرہ
(۷) کھولے ہی کار بستہ کی میری صدا گرہ
(۸) وا کر سکے گی میری بھلا کیا صبا گرہ
(۹) پھوٹے گی نخل شمع میں بھی جا بجا گرہ
(۱۰) ہو دیں گے استخوان پہ گلوئے ہما گرہ
(۱۱) قاتل کے دست و دل میں مراخو بہا گرہ
(۱۲) محفل میں ہو گا خندہ دندان بنا گرہ
(۱۳) جوں دام موج و شکل خط بو۔ یا گرہ
(۱۴) رہ جائے شکل دانہ انگور کھا گرہ
(۱۵) سو بھے ہی یوں کہ زہر کی تھا یہ ملا گرہ
(۱۶) جہت سے اینٹھ کر ہو زبانِ درآگرہ</p> | <p>گردش میں چشم مست کی ہو دل مرا گرہ
سینہ میں دل اگر نہ گرہ تھا تو کس لئے
اپنا دل گرفتہ چسپن میں نہ دا ہوا
چلتا نہیں ہی پنجہ مڑکاں کا کچھ عمل
قمری ہو لائی چاک گر بیاں چمن میں آہ
ہوں وہ گرفتہ دل کہ مرثہ بہر جوم آشک
میں بحر فانی میں ہوں کیا دائرہ پسند؟
تصویر غنچہ ہوں چمنِ روزگار میں
مرقد پہ میرے طرف شمشاد کی طرح
آیا ہوں میں سرشت میں لبیکر گرفتگی
رہوے گا شکل دستِ جا بستہ حشر تک
گرتیں گرفتہ دل ہوں۔ تو جوں دائرہ امار
میں عکس اپنا دوں تو ہو جوہر سے آئینہ
عکس دل فسردہ سے بینائے بنعم و
یہ زہر غم چڑھا ہی کہ سہزہ بزیز لطف
میں دل گرفتہ آہ اگر کارواں میں ہوں</p> |
|--|--|

میسے گلوں میں گرہ یہ ہمیشہ رہا گرہ
 بازو و مرغِ دل کے اگر دوں لگا گرہ
 سینہ سے آن کر سر دوش ہو اگرہ
 جوں غنچہ ہوا ہوں بہ جبین صبا گرہ
 ہووے ختن میں نافہ مشکِ خطا گرہ
 خرچنگ بن کے بیٹھ ہے ایک جا گرہ
 جوں کو کنا رلالہ و تخمِ حنا گرہ
 تینخی کی طرح کترے ہو چرخِ دوتا گرہ
 کھلنی تھی میرے دل کی مگر کیا بھلا گرہ
 ہو زیرِ پائے رشتہ بپا دوسرا گرہ
 اک آبلہ سے دل کے جو کھولوں ذرا گرہ
 ہو ڈالتا بہ نازِ بن عقدہ کشا گرہ
 انگلی سے پورے پورے ہیں اس کی جدا گرہ
 خاطرِ گرفتگی سے ہو جوں کہہا گرہ
 دے کھول شکل عقدہ زلفِ دوتا گرہ
 چشم کشا دکا رکھے مجھ سے کیا گرہ
 میں تھا نگہ بہ دائرہ ویر پا گرہ
 یوں کھولدی بہ نازِ بن فکرا سا گرہ
 پل بھر میں اک زمانہ کی ہو کھولنا گرہ
 تیرے بھی کامِ دل سے ہو کی بارا گرہ
 وہ کھول دے دلوں کی پہ فضلِ خدا گرہ

(۱۶) رویا میں شکلِ شبستہ کبھی کھول کر نہ دل
 (۱۸) دلِ بستگی کا اپنی قلبند کر کے حال
 (۱۹) کھائیں کبوترانِ گرہ باز کی طرح
 (۲۰) وہ دل گرفتہ ہوں کہ اگر نگلے پاس سے
 (۲۱) پھیلاؤں گھر شمیمِ منسا میں کو ہند میں
 (۲۲) رجبت سے نجمِ بد کی مری ماہی بہر
 (۲۳) پیسا ہوں تنوگرہ اگر اک دل کے کھولے
 (۲۴) گہنا نا ماہ رو کا ہو کہتا کہ دیکھو!
 (۲۵) آہیں تو کھینچیں سینہ صد چاک سے بہت
 (۲۶) سوزن کا رشتہ بن کے کچا جنتری میں آہ
 (۲۷) قطروں سے خونِ دل ہوں سو سو گہریاں
 (۲۸) یہ عقدہ مثلِ ابروئے خوابِ کیسہ جو
 (۲۹) رمالِ قرعہ ڈالے جو اس عقدہ پر تو ہو
 (۳۰) ہر قطرہ سرتسک مرے روئے زرد پر
 (۳۱) یارب وہ شانہ پاؤں کہاں ہیں دل سے آہ
 (۳۲) وابستہ تارِ مئے میاں سے ہوں شکلِ ناف
 (۳۳) نقطہ کی طرح مرکزِ گردشِ رہا صدا
 (۳۴) دلِ تھا گرہ خیال میں جو آ کے عقل نے
 (۳۵) اُس آفتاب پر تو نظر کر کہ جوں تلگرگ
 (۳۶) وہ کون یعنی اکبرِ ثانی کہ جس نے دا
 (۳۷) گل کی گرہ بہار کرے گرہِ صبا سے دا

(۳۸)	ہو جس کو دیکھ آبِ دُرِ بے بہا گمرہ	لایا ہوں بہرِ نذر میں وہ دُرِ آبدار
(۳۹)	مطلع سے آفتاب کے دی ہی لگا گمرہ	جون برق لکھ کے مطلعِ رجستہ خامہ نے
(۴۰)	مطلعتوں میں حسن سے کی تونے وا گمرہ کیوں میرے دل میں خالی سویدار ناگمرہ	
(۴۱)	گمرہ ہو دے کوہِ مردہ و کوہِ صفا گمرہ	کھل جائے نامِ پاک سے اک آن میں ابھی
(۴۲)	دعوائے کے لب پہ آ سخنِ مَرِ عا گمرہ	ہیبت سے تیرے نطن کی تنگاہ بن کے ہو
(۴۳)	لکنت وہیں زبان پہ دلیے لگا گمرہ	چاہے جو اس کو آبِ فصاحت کئے واں
(۴۴)	لے مشتِ نرسو غنچہ رگل باندھتا گمرہ	تیرے سحابِ جو دستِ گلشن میں صبح دم
(۴۵)	ما بین کوہِ قاف میانِ شستا گمرہ	گردِ دل خشک کی جان فرو بستہ کچھ کے ہو
(۴۶)	دے کھول دم میں دیکھ کے یہ ماجر گمرہ	تو ناخنِ نکاہ سے مانسہ آفتاب
(۴۷)	تیرے ہوائے لطف و سحابِ عطا گمرہ	کھولے ہیں کارِ بستہ عالم سے دانہ دار
(۴۸)	جز نگمہ ہائے پیرہنِ اغلیا گمرہ	دستِ گرہ کشانے ہی باقی کہاں رکھی
(۴۹)	جانب سے حاسدوں کی صہلح و مسا گمرہ	البتہ دل میں غنچہ پیکان کے ہوتے
(۵۰)	وہ ابروئے نگار پہ ہی خوش نما گمرہ	یا جو تری کمانِ مکاریں میں ہو نمود
(۵۱)	ہیں سر جو حاسدوں کے بروزِ وفا گمرہ	اک دم میں تیرے ناخنِ شمشیر تے ہیں وا
(۵۲)	گرمہر ہو سمٹ کے پشکیل سہا گمرہ	تیرے فرسوغِ نیرِ حشمت سے کیا عجب
(۵۳)	چو گاں کے آگے کوہ کو ہو جانتا گمرہ	انشدے تیری فوٹ باز و کوشل گئے
(۵۴)	دونوں طرف سے کھینچ کے دیوے لگا گمرہ	تو چاہے گر تو دامنِ سہل میں بحر کو
(۵۵)	کھل جاتی ہو ستاروں کی لا انتہا گمرہ	پہنچے تیرے ہر کے گردوں پہ ہر سحر
(۵۶)	ہی بیضہ فلک کی سد اکھولتا گمرہ	منقارِ ماکیان کی طرح ناخنِ ہلال
(۵۷)	تا ثیرِ عدل سے ہوتے لب پہ آگمرہ	لائے جو شملہ حرفِ شہرارت زبان پر

دشنہ بھی لکھ کر کے جہیں پہرا باگرہ
 ق ہیں ڈال دیتے دیکے بسوئے قفا گرہ
 ہووے گا مثل مہرہ مار ایک جاگرہ
 ہر سال کہکشاں میں ہو دیتا لگا گرہ
 سمجھیں کہ بیٹھا مار کے او اثر دیا گرہ
 غنچوں کی کھولے بلغم میں وہ باد پاگرہ
 اُس کا شرارِ نعل جو دے ہو اُڑا گرہ
 ہو گرہ باد و دامن صحرا میں کھا گرہ
 کھلنے نہ پائے یہاں پہ جبین ہوا گرہ
 پھینکا کمند و ہم کو جو کر کے داگرہ
 اک نقطہ مشکِ ناب کا ہی ہو رہا گرہ
 دیکھا جو فی شکر میں کہ ہیں جا بجا گرہ
 اس واسطے کہ اُس کی بھی جہول کی داگرہ
 جوں سیم دے گا بیٹھا ہوا تا کجا گرہ
 تارہ نہ جائے سینہ میں دل کی دغا گرہ
 بن بن کے تازمانہ کی صبح و ساگرہ
 ہو خوشہ دار عقدِ ثریا سا گرہ
 اور دورِ رم سے ہو ذنبِ راس تا گرہ
 ہر دم گلوئے شبیشہ میں ہو تہقا گرہ
 تادیں بجا لبِ بخت شیریں ادا گرہ
 نافہ میں ہووے مشکِ ختن بے خطا گرہ

(۵۸) اندر سے بیمِ عدل کہ خون زمانہ میں
 (۵۹) زلفوں کے دام جیسے حسنانِ ناز میں
 (۶۰) مارسیہ کے سر میں اسی طرح زہر مار
 (۶۱) انجم سے تیری سالگرہ کے لئے ملک
 (۶۲) تو سن ترانہ میں پہ جو کاوے کا ڈالے نقیش
 (۶۳) جولاں پہ اپنے آئے تو جوں جنبشِ صبا
 (۶۴) دامنِ ابرو تر پہ وہ پاتا ہی برقِ نام
 (۶۵) گرد اُس کی گردِ شمع سے میدانِ کارزار
 (۶۶) لائے اُڑ کے تو اُسے از شرق تا بہ غرب
 (۶۷) رفت پہ تیرے فیل کی طبع رسائے رات
 (۶۸) آیا نظر کہ صفحہ چشمِ زمانہ میں
 (۶۹) ہو ہمسکہ رکھتا عقدہ کشائی کا دل میں شوق
 (۷۰) کرتا ہی آشنا سے دناں سے وہ نقطہ
 (۷۱) سکبِ درِ سخن میں دلا صبح تا بہ ختام
 (۷۲) وا کر لبِ سوال بد گاہِ ذوالجلال
 (۷۳) غلطاں بزمِ گیر گنبد گردوں ہوا کرے
 (۷۴) ناچرخ و اڑگوں پہ سر شاخِ کہکشاں
 (۷۵) میداں ہوتا سپہر کا اور گوے ماہ و ہجر
 (۷۶) تاد دل گرفتگی سے زمانہ کی بزم میں
 (۷۷) حُبِ نبات کو پئے دردِ مریضِ عشق
 (۷۸) جب تک شمیم کا کل پہچاں کے رشک سے

ہر سال تجھ کو جشن مبارک ہو خسر واد | اور مشکلات خلق کی ہوں اُس سے داگرہ (۷۹)

پرتیر سے مدعی کی نہ واہو وے جوں جناب | ہرگز محیط و ہر میں غییر از فناگرہ (۸۰)

قصیدہ نمبر ۲۲

در مدح

زین العارفین قدوة السالکین حضرت سید عاشق نہال حشتی رحمۃ اللہ علیہ

یہ قصیدہ حضرت آزاد کے مرتبہ دیوان ذوق سے پہلے مختصر دیوان مروجہ میں شامل تھا۔ ۱۲۷۱ھ میں جبکہ اکبر شاہ نانی کا عہد تھا ایک دکنی بزرگ شیخ نہال حشتی کی شان میں جن کی ولایت کاشہرہ دکن سے دہلی تک پہنچا تھا تصنیف ہوا استاد ذوق نے ان شیخ کے حالات سائیں نثار علی شاہ کی زبانی جو ان دنوں دہلی آئے ہوئے تھے سنے تھے اور ان حالات سے کچھ ایسے متاثر ہوئے کہ ان جذبات عقیدت کو نظم کی صورت میں ظاہر کیے اہی بن پٹا۔ استاد کے مسودات میں یہ قصیدہ موجود نہیں تھا استاد کے زبانی سنے ہوئے اس کے چند اشعار حضرت آزاد کے کان میں پڑے ہوئے تھے اور وہ اس کی تلاش میں تھے بالآخر استاد کی وفات کے کچھ دنوں بعد دہلی کی ایک برگزیدہ خاتون سے جن کے یہاں سائیں نثار علی شاہ فروش ہوئے تھے خود استاد کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہی ان کو مل گیا اور انہوں نے اپنے مرتبہ دیوان میں اس کو لکھ دیا

اے ابرورفتاں وہ چمن میں کمال کے | عاشق نہال کیوں نہ ہوں عاشق نہال کے (۸۱)
ہیں دیدہ و دستاروں میں خورشید و ماہ اگر | روشن ہیں دونوں نور سے اس کے جمال کے (۸۲)

- (۳) اُس کی نگہ سے گر جگر سنگ پائے زلف
(۴) ہو بحر اُس کے سامنے کشتی بکف صدا
(۵) ہیں اُس کے در کے خاک نشینوں کے دل غنی
(۶) دنیا نے خاکساری اُسے دی ہو زہر میں
(۷) ہو اُس کا حکم مام جو بر منہ انقطاع
(۸) دل جس کا اس کے زور حمایت سے ہو قوی
(۹) ہیبت جو اُس کی وادی حق میں کے ظہور
(۱۰) اُس کی شمیم خلق معطر کرے جو گل
(۱۱) خوشبو سے اُس کے فیض کی ہوتا ہو مشکبو
(۱۲) کیا تاب رات دن میں تغیر ہو بال بھر
(۱۳) ہو شکر ثناء سے اگر اس کی کامیاب
(۱۴) طابو بھی اُس کے ذکر سے ہیں سرخرو ہوئے
(۱۵) آبِ گہر میں ہووے رواں کشتی گدا
(۱۶) جی چاہتا ہی ہو کے مخاطب بیاں کروں
(۱۷) اسی سید جلال کے خورشید پر جلال
(۱۸) تو شمعِ بزم خاص کہ پیدا کیا تجھے
(۱۹) گردوں بھی پست ہو کے ہو اوجب منفعل
(۲۰) انجم جنہیں میں کہتے منجم جہان کے
(۲۱) او خاطر زمانہ تصدق ہو پیلِ چرخ
(۲۲) دیکھا جو تیرے فیض کو جاری تو رہ گیا
(۲۳) جس دل پہ تو نگاہ کرے اُس کے سامنے
- بھر جائیں پل میں لیل سے دامن جبال کے
پھر تصدق ہو کو لوے ہوئے لب بول کے
خواباں وہ مکے ہیں نہ جواں ہریال کے
مٹی خمیر کی یہ ہو گھسدر میں کمال کے
رہ جائے اتہ چوب چاندل بجال کے
وہ پیر زال سمجھے ہے رستم کو زال کے
جائے چھپکے شیر بھی گھر میں غزال کے
لے لیکے سو گھیں اہل چین بھول حال کے
ہو وہ جو خون جام میں نافِ غزال کے
وہ لائے گزرائے میں دن اعتدال کے
لب بند ہو دیں طوطی شیریں مقال کے
نخلے ہو پیر پیر صدا منہ سے لال کے
دستِ کرم سے اُس شہِ دریا نال کے
اوصاف ایسے شاہِ کرامت خصال کے
قربان جائیے ترے جاہ و جلال کے
صانع نے اپنے نور کے سانچے میں حال کے
رہے کو دیکھا جب ترے اوج کمال کے
قطرے جیسے ہیں عرقِ اقبال کے
شطرنجِ عشق میں تیرے گھوٹے کی چال کے
دریا بھی منہ بھنور کے گریاں ہیں ڈال کے
جام جہاں نما ہو برا بر سفال کے

(۲۴۳)	روشن ہو کمال سے قلبِ شمال کے	ن	ہو گرچہ تو جنوب میں لیکن تراجمال
(۲۴۵)	گویا اذراں کو سنتے ہیں منہ سے بلال کے		سنتے ہیں جاں نثاروں سے جب تیرا ذکرِ خیر
(۲۴۶)	مشتاقِ روزہ دار کھڑے ہیں ہال کے		سرتاقم ہیں شوقِ ترے طالبِ جمال
(۲۴۷)	ہر ہفتہ ماہ و ماہ برابر ہوا سال کے		ساعتِ بقدرِ روزِ آوارہ روزِ ہفتہ دار
(۲۴۸)	جیسے طیبہ تازہ گرفتارِ حال کے		بیناب اس طرح ہیں تے اشتیاقِ مند
(۲۴۹)	مڑمکاں سے دونوں بازوؤں پہ پٹخاں کے		مغفِ فخر کے ساتھ اڑا چاہتا ہوں دل
(۲۵۰)	دھودھو کے پاؤں چھپے پیکِ خیال کے		جاتا ہوں دوڑ دوڑ کے ہر دم تیری طرف
(۲۵۱)	ہو حال پر نگاہ اس آشفٹہ حال کے		شاہِ تیرا ذوق ہو اُمیدوارِ لطف
(۲۵۲)	آجائے سمیتِ انج پہ گھر سے وبال کے		تا جلد اس کا کوکبِ طالع پڑے عروج
(۲۵۳)	جھوکوں میں آگیا ہوں سمومِ ملال کے		کر دے بہارِ نام سے اپنے اسے نہال
(۲۵۴)	ایمان اس کے ہاتھ ہو وقتِ نکال کے		دنیا میں زندگی کرے آرام سے بہر

(۲۵۵)	نخلِ بہارِ شہرِ رنگ اس کا جوں شفق	
	ہو سرخ دوستی سے محمد کی آل کی	

قصیدہ نمبر ۲۵

در مدح ابو ظفر بہادر شاہ مرحوم

(۱)	برسات میں عیدائی قلع کش کی بن آئی	سادن میں دیا پھر یہ شوال دکھائی
(۲)	ساتی کو کہ بھر بادہ سے کیشی طلائی	کرتا ہی ملال ابرو سے پر خم سے اشارہ
(۳)	کس رنگ سے ہوں ہاتھ میکیش کے حنائی	ہو عکسِ گلن جامِ بلوہیں سے موشخ
(۴)	ساتی نے ہو آتش سے محو تیز آرائی	کندے ہی جو بجلی تو یہ سو بجے ہو نشہ میں

ہو دے نہ میسر کرہ ناری و مائی
 ہر نالہ کی اود دشت میں دریا پہ چڑھائی
 تالاب سمندر کو کرے چشم منائی
 کافور کی تاثیر گئی جو ز میں پائی
 معشوق کا گرہ ہاتھ میں ہو دسرت حنائی
 گردوں پہ ہو خورشید کا بھی دیدہ ہوائی
 ہو در رسہ میں بھی بہن صرف ہوائی
 زاہد کا بھی ہر دانتہ تسبیح ریائی
 گو یا کہ ہو مینا سے حو کاہ ربائی
 کرتی ہو نسیم آکے کبھی لعل مسائی
 سبزہ نے وہاں نخل خوشترنگ بچھائی
 زیبائش غنچہ کے لیے تنگ قبائی
 برگ گل سوسن نے دھڑی لبہ جمائی
 سرخی شفق سے کرے ریش اپنی حنائی
 جوں وقت غضب چہرہ ترکانِ خطائی
 نرگس نے تو سرسوں ہی ہتھیلی پہ جمائی
 شایخ گل احمد کی نزاکت سے کلائی
 ہر خار کی ہو نوک زباں شعر نوائی
 ہر طائر تصویر کرے نمہ سرائی
 عالم نے تجھے دیکھ کے ہو عید منائی
 کی آئینہ چرخ میں ہو عکس منائی

۵۱) ہو جوش ہو باراں کا کہ افلاک کے نیچے
 ۶۱) پہنچا مکب لشکر باراں سے ہو یہ زور
 ۷۱) ہو تسلیم عماں پہ لب جو مستم
 ۸۱) ہو کثرت باراں سے ہوئی عام یہ سردی
 ۹۱) سردی چاہیے ہو عاشق کے جگر تک
 ۱۰۱) عالم ہو اکا ہو کہ تاثیر ہوا سے
 ۱۱۱) کیا صرف ہوا ہو طرب و عیش سے عالم
 ۱۲۱) خالی نہیں حو سے روش دانہ انگور
 ۱۳۱) جو آئینہ دل ہو وہ عاشق کی نعل میں
 ۱۴۱) کرتی ہو صبا آکے کبھی مشک فتانی
 ۱۵۱) غما سوزنی خار کا صحرا میں جہاں فرش
 ۱۶۱) آرائش گلشن کے لیے خامہ رنگیں
 ۱۷۱) ہو نرگس شہلانے دیا آنکھ میں کا حل
 ۱۸۱) ابرو پہ کرے قوس قزح وسمہ تو خورشید
 ۱۹۱) رخسارہ گلچیں کا ہو سرخی سے یہ عالم
 ۲۰۱) کیا ساغر رنگیں کو کب جلد ہوتا
 ۲۱۱) ہوتی مقل نہیں اک ساغر گل کی
 ۲۲۱) اعجاز نو اسخی مطرب سے چین میں
 ۲۳۱) حیرت کی نہیں جائے کہ دیوار چین پر
 ۲۴۱) شاہ تارے جلوہ سے ہو یہ عہد کو روتن
 ۲۵۱) کہتے ہیں مہر و بے ابرو نے وہ تیری

(۲۶)	لے ساغر جمشید کرے کار روائی	ہر تو سے ترے جامِ موعیش سیرِ بزم
(۲۷)	ہو مثلِ فلکِ حبس میں تماشا کیِ حنائی	ٹپکے لبِ ساغر سے وہ قطرہ کڑوئی شکل
(۲۸)	دریا کی کہاں ہو سکے کا سہ میں سمائی	کیا ظلم سائے ترا سینہ میں فلک کے
(۲۹)	اُجنت کہیں سُسن کے بہائی و سنائی	پڑھتا ہوں ترے سامنے وہ مطلعِ موزوں

یوں کرسی ز پر ہو تری جلوہ نمائی
جس طرح کہ مصحف ہو سیرِ رحلِ طنائی

(۳۰)	ہو بحر بھی کشتی بکف از بہر گدائی	رکھتا ہے تو وہ دستِ سخا سامنے جس کے
(۳۱)	رہزن بھی اگر ہو تو کرے راہنمائی	مگر وہ کو ہدایت جو تری راہ پہ لائے
(۳۲)	دشمن کی تری ہو نہ کبھی عقدہ کشائی	تا ناخن شمشیر نہ ہو ناخن تدبیر
(۳۳)	گر چرخ کرے در کی ترے ناصیہ سائی	خورشید سے افروز ہوں نشانِ مجدہ کارِ دین
(۳۴)	کرتا ہو کفِ آئینہ اعجازِ نمائی	عکسِ رخِ روشن سے ترے جوں یدِ بیضا
(۳۵)	ہو شتریِ چرخ کی کیا نیک کمائی	کرتا ہے تری نذرِ سدا نقدِ سعادت
(۳۶)	گر سر بہوا ہو دے تیرا تیر ہوائی	اک مرغ ہو کیا ہو کہ سیرِ غ نہ چھوڑے
(۳۷)	ہو فیضِ رساں جب تھے باطن کی مضافی	ہر کوہ اگر کوہِ صفا ہو تو عجب کیا
(۳۸)	ہر بہت میں کسے صورتِ حق جلوہ نمائی	ہو بلکہ صفا ایسی دلِ سنگِ صنم میں
(۳۹)	قربانِ غزل کے ترے دیوانِ شغائی	ہر شعرِ غزل میں ترے معنی شفا ہیں
(۴۰)	پروانہ کو بھی شمع نے انگلی نہ لگائی	انے جو ہوا دستِ درازی کو ترا عدل
(۴۱)	خونریز کو ہو عہد میں تیرے نہ رہائی	زنجیر میں جو ہر کی رہے تیغِ ہمیشہ
(۴۲)	ہو ذہنِ رسا کو یہ کہاں اس کے رسائی	دیتا ہے دُعا و وقت کہ مضمونِ ثنائیں
(۴۳)	تو مسندِ شاہی پہ کرے جلوہ نمائی	ہر سال شہا ہوئے مبارک یہ تجھے عید

قصید نمبر ۲۶

اکبر شاہ ثانی کی مدح میں

(۱)	شاہ جمال و حُسن کا تیرے لکھوں ہیں صہب کیا	
(۲)	خامس میں تو نزلِ خدا باطن میں تو نورِ خدا	
(۳)	جلوہ ترے دیدار کا ہی اس قدر بخت نرا	
(۴)	روئے مقدس کو ترے جس نے کہ دیکھا یہ کہا	
(۵)	مُصَلِّ عَلَی الصَّلٰتِ عَلَی الصَّلٰتِ عَلَی الصَّلٰتِ	
(۶)	انوارِ عرفاں سے ترا سینہ ہوا ایسا ہر صاف	
(۷)	خورشیدِ مہ کو رو برو تیرے کہاں مقدورِ لاف	
(۸)	جس کی پہونچتی روشنی ہر قاف سے تابہ قاف	
(۹)	کرتے ہیں فوں در و شراب کرتے در کا طواف	
(۱۰)	او قبلہ روشن دلاں اور کعبہ اہل صفا	
(۱۱)	تیرے کو تیری دیکھ کر گسری کی بھی اکبر شاہ	
(۱۲)	تیرے ضمیر پاک کو پہنچے ہی جامِ جم کہاں	
(۱۳)	وہ جامِ اوستی نما یہ آئینہ اور حق نما	
(۱۴)	تیری بہارِ لطافتِ ہوشت ہو رشکِ جن	
(۱۵)	تیرے صاحبِ فیض سے ان نزلِ ربِّ ذوالمنن	
(۱۶)	اور دامنِ ہر موج میں لاکھوں ہوں ڈوبے بہا	
(۱۷)	اور دل ہی دل شاہنشاہ تو سرے لیکر تاقم	
(۱۸)	تو بخشدے اک آن میں سو گنج دینار و دم	
(۱۹)	ہمیشہ بھی دے سکتا نہیں وہ فلسِ اہی کے سوا	

(۱۶)	جس کا کہ حامی تو ہو کیوں اس کی شکستہ ہو کر	جس پر عنایت ہو تری اس کو نہیں ڈائے زار
(۱۷)	ای خسرو والا گھر تیرے تلافی کی نظر	اللہ نے تجھ کو کیا بیچارہ گاں کا چارہ گر
(۱۸)		ہی مفلسوں کو کیمنیا۔ ڈوٹے دلوں کو مومیا
(۱۹)	اب یہ دعا ہو ذوق کی حق میں ختم ہو گیا	تیری ثنا کب تک کے ای خسرو والا نگاہ
(۲۰)	فرخ ہمیشہ عید ہو تجھ کو شہا با عز و جاہ	جب تک میں ہو فلک اربیں فلک مہر و ماہ
(۲۱)		بد خواہ تیرا ہو سدا رنج و الم میں مبتلا

فمنس نمبر ۲

(۱)	خو لب عجز سے کرتا ہی یہ اقرار ہلال	خسرو اچڑھ کے سر گنبد زوار ہلال
(۲)	گُر زہر دار ہو خورشید کماندار ہلال	حاضر خدمت عالی ہو بہر کار ہلال
(۳)		آسمان یکے پہر چٹا ہو تلو ا ر ہلال
(۴)	تیری بخشش سے ہو فیاضی شرم میں تر	دست ہمت ترا خورشید سے ہو بالاتر
(۵)	اپنے کاسہ میں پھرے چنے وہیں لعل و گہر	آئیں تیرے در دولت پہ گدا یا نہ اگر
(۶)		اود کشتی میں پھرے درہم و دینار ہلال
(۷)	عید ہر سال ہو فرخ تجھے با شمت و جاہ	ذوق کرتا ہی سخن تیری دعا پر کوتاہ
(۸)	اور جو حاسد ہیں تیرے واسطے اُن کی ہر ماہ	تیری دولت سے ہوں خورند تیرے دولت خواہ
(۹)		فرخ پر تیز کرے پھر خوشنوار ہلال

قصیدہ مسدس عاینہ نمبر ۲

(۱)	سر پر آرائے گردوں جب تک سلطانِ غازیو	قمر دستورِ معظم صدرِ اعلیٰ سعد اکبر ہو
(۲)	عطار دمیترشی زہرہ ناظر آسمان پر ہو	جہل میر عمارت تک گردوں میراث کر ہو
(۳)		سر ہفت آسمان جب تک کہ دور ہفت اختر ہو الہی یہ بہادر شاہ شاہ و ہفت کشور ہو
(۴)	رہے نام سیلماں تا نگینِ حکمرانی سے	رہے نام فریدوں تا درفش کاویانی سے
(۵)	رہے دارا کو تا نام آوری تاج کیانی سے	سکندر تا ہونامی سکندر کشورستانی سے
(۶)		ترا ای خسرو والا حشم عالم مسخر ہو سر پر سلطنت پر تو ہمیشہ داد گستر ہو
(۷)	بخارا رض سے تا ہر ہوا درابر میں پانی	روانائی سے تا دریا ہوا اور دریا کو طغیانی
(۸)	زین میں تا ہوکان افرکان میں ہو جو ہر کافی	پڑی جو ہر ہو قیمت اور قیمت کو فراوانی
(۹)		تری کشمیر جو ہر دار میں نصرت کا جو ہر ہو ترے قبضہ میں بحرِ پر گہر ہو کان پر زار ہو
(۱۰)	رکھیں تا عود کو آتش میں آتش کو جھریں	ہل تر تا ہو گلاں میں تری ہوتا گل تریں
(۱۱)	رہے نافذیں شکِ ذفر اور بد مشکِ ذفر میں	صدف میں تا ہو گوہر اور ہوتا آب گوہر میں
(۱۲)		ترے ابو کرم سے باغِ عالم تازہ و تر ہو شیمِ خلق سے تیرے جہاں یکسر معطر ہو
(۱۳)	طریق رہبری میں خضرِ حجب تک بیت فن	سما ہا ہو فے تا بحرِ غریق الیاس کا دامن
(۱۴)	رہے اور میں تا قطعِ تعلق سے جہاں مسکن	میسکا کا ہو بالا خانہ تا خورشید سے روشن

(۱۵)	چراغِ عمر سے تیرے جہاں سارا منور ہو فروغِ اسلام کو ہر وقت دینِ پیہم بصر ہو	
(۱۶)	میسفینِ گلگونہ ہو جب تک سحر کے ڈسے نیکو کو نثر یا نور تن کا کہکشاں کے ہووے بارو کو	کرے آراستہ تا شام اپنے کوئے کیسو کو کرے دمہ سے تا قوسِ فتح سبز اپنے ابرو کو
(۱۷)	لبِ پاں خوردہ دمن کے لہو سے تیرا خنجر ہو مہر بدخواہِ فہدقِ تیری انگشتِ حسناں پر ہو	
(۱۸)	گستاخ میں ہوتا گل اور گل سے شاخ ہو زیبا ہنارِ تاک میں اُگور ہو اُگور میں صہبا	نیستاں میں ہوتا ذراور ڈسے نغمہ ہو پیدا نشہ صہبا میں ہو اور ہونشہ جب تک نشاط افزا
(۱۹)	شرابِ عیش سے خالی کبھی تیرا نہ ساغر ہو ہمیشہ جشنِ جمشیدی سے تیرا جشنِ بہتر ہو	
(۲۰)	رہے تاکام و بندادوں کو احکامِ ثمریت سے رہے تماہ بدوں کو شوقِ محرابِ عبادت سے	خوشی تا حایوں کو ہووے کعبہ کی زیارت سے نماز اہل سنت تا ہو مسجد میں جماعت سے
(۲۱)	ترا خطبہ میں ہو نام اور خطبہ زبیبِ منبر ہو ترا حامی ابو بکر و عمر عثمان و حیدر ہو	
(۲۲)	قلمِ تار آتی ہمیشہ ہوا اور کاغذ صفا آئیں زباں پر تا سخن ہوا و سخن میں معنی رنگیں	قلمِ تار ہو مشکِ فنان کاغذِ خامِ مشکِ گیس سخن تا داد و چاہے اور تا اہلِ سخن تمہیں
(۲۳)	ترا مداحِ دمِ خسرواذوقِ خسور ہو ہمیشہ تہنیت خواں ہو دعا گو ہوشِ اگر ہو	
قصیدہ نامتوام نمبر ۲۹		
(۲۴)	خسروانیرِ اقبال کی تیرے خورشید کھائے اہو وقتِ شرفِ عز و شرف کی سوگند	

(۲۱)	تاب کیا نجمِ سعادت سے ترے ہو ہمسر	منزلِ اوج پہ چلے نہ تا باں ہر چند
(۲۲)	دمِ تحویل پہ کہتے ہیں عناصر چاروں	چار چند آپ کا ہو مرتبہ بلکہ صد چند
(۲۳)	پردِ درخشِ امن کے سایہ میں کیا کرتا ہو	شیرِ نر چڑھ آ ہو کو بجائے فخرِ زند
(۲۴)	قصورِ دولت سے ترے مرغِ نظر ریختہ پر	بامِ حنمت پہ ترے کا بکشاں نصف کند

قصیدہ ناتمام نمبر ۳

(۱)	کروں اگر رقمِ تہنیت کا میں آہنگ	تو ہوئے خام سے پیدا صدائے ربط و چنگ
(۲)	ہو تیرا زورِ حمایت کہ پاؤں کو اپنے	کرے ہو شیر کی چربی سے ماشِ آہوئے لنگ
(۳)	شہا ترے رخِ روشن کو کس سے دِلِ تشبیہ	کہ ہر و مر کو گہن لازم آئینہ کو زنگ
(۴)	کروں میں کیا تم سے گلگوں کا وصف چالاکی	اڑا ہی جاتا ہو وہ تو برنگِ طائرِ رنگ
(۵)	نہ پہونچے گرد کو اُس کی وہ پیکِ فکرِ سا	کہ ہوئے عصہ نہ چنے جس کی ایک شلنگ
(۶)	چلے آہو یوں کچ و واکچ ادا و ناز کے ساتھ	کہ جیسے مسرت کو ناز کوئی دلبرِ شنک
(۷)	وہ چلنے میں ہو تدر و اور اڑنے میں شاہیں	اُٹکنے میں ہو وہ آہو پکنے میں ہو پلنگ
(۸)	انہیں پر ہی وہ پر ہی سے ہی پر سوا پتراں	ہیں وہ آدمی لیکن سب آدمی کے ڈھنگ
(۹)	رداں ہو گرد وہ بسکیر آبِ دریا پر	تو سُم بھی تر نہ ہو اُس کا چہ جائے انو و تنگ
(۱۰)	جو چھڑے اُس کو تو میداں میں اور کہیں اُس کے	بزرِ فعلِ سُم آکر شریرِ فناں ہو سنگ
(۱۱)	شرِ اسنگِ نظر سے نہاں نہ ہونے پائے	ڈپٹ کے اور وہ پھرائے سیکڑوں فرسنگ
(۱۲)	اگر ہو تجھ کو شہا اُس کے خانہِ ندر میں	تمام عرصہ یگنی کی مسیر کا آہنگ
(۱۳)	تو اُس ارادہ کے آنے میں دلِ تنک ہو دیر	اور اُس کے جا کے پھرتے ہیں کچھ نہ ہوئے فرنگ

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۱

(۱)	تو کر جا کی زمیں ہو مری غزل کی زمیں	لکھوں جو میں کوئی مضمون ظلم چرخ بریں
(۲)	صدائے صورت قیامت آج ہر گیس کی طینیں	یہ حال ہر مراضعتِ دماغ سے کہ مجھے
(۳)	بتارہ بر سر پر پناش و چرخ بر سر رکیں	زمانہ عریدہ پر داز و بخت بد ناساز

(۴)	عجب نہیں ہو کہ راہب خطِ چلیپا سے	
(۵)	ہناوے تیرے طویل کے واسطے خزاں	

اشعار قصیدہ ہفتہ زبان تمام

نمبر ۳۲

(۱)	آب و ایلوہ ہوئے نشو و نما تے گلشن	جبکہ سرطان و اسد جہر کا پھر اسکن
(۲)	آیت اُنْبِتْہُ اللّٰہُ نَبَا تَا حَسَنًا	جوش رویدگی سبزہ پہ یاد آئی ہو
(۳)	خوف سے یوں تے لرزاں ہو عدوزِ کین	جس طرح شعلہ کا عالم ہو بہ فانوس خیال

قصیدہ ناتمام نمبر ۳۳

(۱)	ہر ورق کا غد کا رشک گلشن کشمیر ہو	آج کچھ ایسی ہوائے میش کی تاثیر ہو
(۲)	ماحقہ کیوں ہندی سے رنگتا برگِ بید بخیر ہو	گر نہال دشت کو شوقِ حابندی نہیں
(۳)	منتظرِ مشرق میں بیٹھا مہر پہ تنویر ہو	مع حاضرینِ شاوے مطلعِ روشن کہ ذوق
(۴)	ہراڈاں میں شامل اور داخل بہرِ کبیر ہو	نام کو اللہ اکبر کیا ترے تاثیر ہو

مشوی مکمل

چاہیئے نام اسی کا اسی خامہ	زینتِ نامہ زیبِ سرنامہ	(۱)
جو فلک اک نمونہ قدرت کا	یا قلمداں ہزار صنعت کا	(۲)
رُخِ قطاس کو صفائی دی	اور سیاہی کو روشنائی دی	(۳)
دیا قری کو مصرعِ نالا	مصرعِ قندِ سرور پر بال	(۴)
کی عطا نو خطوں کو کلابِ ادا	کیا عاشق کو تحفہ مشقِ جفا	(۵)
نمک افشاں ہو عشقِ شور انگیز	زخمِ دل کرتے ہیں بریز بریز	(۶)
عکس ہو سبز لبِ جو کا	وسم توں قزح کے ابرو کا	(۷)
اے گلشن میں فصلِ گلِ سوار	بلبلیں ہوں تمانہِ سنخ ہزار	(۸)
ساقیا جلد اٹھ دے رنگ نہ کر	عرصہ طلب کا دیکھ تنگ نہ کر	(۹)
طاق سے تو اُتار لے شیشہ	طاق پر رکھ کتابِ اندیشہ	(۱۰)
شیشہ حُکی یہ دراز زباں	اور پھر یہ سقم کہ پنبہ دماں	(۱۱)
میں ہوں مانند ساغرِ لبریز	جاں بلبِ جاں بلب کو کیا پرہیز	(۱۲)
بھوم بھوم ایسے بادل آنے لگے	پاؤ تو بہ کے لڑکھڑانے لگے	(۱۳)
کودے یاں تاک مجھے نشہ میں چور	ن تاکہ مانند خوشہ انگور	(۱۴)
دل کے سائے پھول پھولوں میں	نکتہ باقی کوئی نہ چھوڑوں میں	(۱۵)
شبِ ہجراں بسر نہیں ہوتی	نہیں ہوتی سحر نہیں ہوتی	(۱۶)
بسترِ رنج و کنجِ تنہائی	راتِ کیا آئی اک بلا آئی	(۱۷)
خام سے حال ہو یہ صبحِ نملک	نہیں لگتی مری پلک سے پلک	(۱۸)

(۱۹)	کیا شفق نے کھلا دیا سینہ دور	کیوں نہیں بولتے سحر کے پتھر
(۲۰)	نامہ بر ہو کبوتر بھل	گر لکھوں خط میں بے قراری دل
(۲۱)	دل ہو یا مرغ نیم بھل ہو	مضطرب اب جو ہو رہا دل ہو
(۲۲)	غنچہ دل ہو غنچہ تصویر	دل کی داند کی کیا کروں تدبیر
(۲۳)	وہ بھی گرم رہ فنا کا لہر ق	جان بیتاب جیسی بیکل برق
(۲۴)	ایک فرقت ہزار بیماری	بہنیں چھوٹی ہوئیں غشی طاری
(۲۵)	بے قراری نے ہتھامست کی	دل سے نصرت ہو تائب طاقت کی
(۲۶)	دل ہو کس کو داغ ہو کس کو	ہوس سیر باغ ہو کس کو
(۲۷)	سگ دیوانہ بن گیا ہو گھر	کاٹ کھانے کو دوڑتا ہو گھر
(۲۸)	تن بتقدیر سنگ مدوخت	اب ہو یک نمٹل کہ ہوصدخت
(۲۹)	رہو میں دریا میں اور گھر سے پیر	ہو چکی دل کی اپنے عشق میں خیر
(۳۰)	ہر ستم میں ستم مشترک سپہر	ماہ بے مہر بلکہ دشمن مہر
(۳۱)	اور بفل میں ترا و بک جانا	برق کا وہ ذرا چمک جانا
(۳۲)	گر دھڑکاں ہجوم شاگرداں	فتنہ استاد و نرگس فناں
(۳۳)	قدوہ سبحان ربی الاعلیٰ	رُخ تلالی و زلف صل علیٰ
(۳۴)	کرے منشیوں کو اشرفی	زلف جنباں میں رخ کی بُترقی
(۳۵)	لیک جاری زبان ہر موسے	گوانا کہ تکم نہ منہ سے کہے
(۳۶)	غر قہ کش بحر فوں سے مردم بین	مچھلی بازو کی یا ہو دو الہیں
(۳۷)	رشتہ کارو عقدہ و شوار	کمر و ناف از پے دل زار

زلف و رخسار کا صلیب

(۳۸)	رنگ پاں لعل روح افزا ہر	خوں شامت کرے میجا ہر
------	-------------------------	----------------------

سہرا

یہ سہرا اردو ادب میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے شہزادہ مرزا جواں بخت جو غالبہ بنت محل سلطان
سے بادشاہ ظفر کے بیٹے تھے ان کی شادی کے موقع پر مرزا غالب نے اپنا مشہور سہرا بادشاہ کے حضور میں
پیش کیا جس کا قطع یہ تھا ہم سخن فہم ہیں غالب کے طرفدار نہیں وہ کہیں اس سے کہتے کوئی تہہ پہلا
قطع کو دیکھ کر بادشاہ نے یہ محسوس کیا کہ استاد ذوق پر چوٹ کی گئی ہے ظفر نے اُستاد کو یہ سہرا دکھا کر اس
کے جواب میں: دوسرا سہرا کہنے کی فرمائش کی چنانچہ ذوق نے یہ سہرا لکھ کر نذر کر دیا۔

- | | |
|--|---|
| <p>آج ہو کین وسادت کا ترے سر سہرا
کشتی زر میں میرہ نو کی لگا کر سہرا
رخ پہ نور پہ ہو تیرے منور سہرا
دیکھے مکھڑے پہ جو تیرے مہ دختر سہرا
گوند ہیے سورہ اخلاص کو پڑھ کر سہرا
گائیں مرغانِ نوا سنج نہ کیونکر سہرا
تا رہا رخ سے بنا ایک سرا سر سہرا
سریہ دستار ہو دستار کے اوپر سہرا
تیرا نوا یا ہو لے لے کے جو گوہر سہرا
اللہ اللہ ترے پھولوں کا مطر سہرا
کنگنا ہاتھ میں زیبا ہو تو سر پہ سہرا
کھولے منہ کو جو تو منہ سے اُٹھا کر سہرا
دمِ نظارہ ترے روئے نکو پہ سہرا
داسطے تیرے ترا ذوقِ ثنا گر سہرا
دیکھو اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا</p> | <p>۱) اے جواں بخت ہمارے ہتھے سر پہ سہرا
۲) آج وہ دن ہو کہ لائے در اہم سے فلک
۳) تابشِ حسن سے مانند شمعِ خورشید
۴) وہ کہے صل علیہ کہے سبحان اللہ
۵) تابنے اور بنی میں رہے اخلاص بہم
۶) دھوم ہو گلشنِ آفاق میں اس سے کی
۷) روئے فرخ پہ جو ہیں تیرے برستے افوار
۸) ایک کو ایک پہ تزیں ہو دم آرایش
۹) اک گہر بھی نہیں صد کارن گہر میں چھوڑا
۱۰) پھرتی خوشبو سے جو اترائی ہوئی باد بہار
۱۱) سر پہ طرہ ہو مرتب تو گلے میں بدھی
۱۲) رونمائی میں ہتھے دے مہ و خورشیدِ فلک
۱۳) کثرتِ تارِ نظر سے ہو تماشا یوں کے
۱۴) دُر خوش آبِ معنا میں سے بنا کر لایا
۱۵) جن کو دعویٰ ہو سخن کا پسند دو ان کو</p> |
|--|---|

قطعات

قطعه نمبر (۱)

- | | |
|---|--|
| (۱) دیکھتے ہیں جلوہ گہائے رنگارنگ ہم | (۱) مثل نرگس جب تک ہوا میں چمن میں چمدا |
| (۲) آخرش ہوگا وہی کدن خزاں کے ہاتھ سے | (۲) جو کہ عالم اپنا اس نشوونما سے پہلے تھا |
| (۳) ہو غنیمت کوئی دم نظارہ رنگ بہار | (۳) پھر کہاں یہ گلشن اور گل اور بزم یہ ہوا |
| (۴) ورنہ دم بودیم و دیگر ورنہ دم خواہیم رفت | (۴) ایں تماشاے جہاں رافت مے بینہما |

قطعه نمبر (۲)

- | | |
|--|--|
| (۱) خون رگہائے گولاشہ بے سر سے مرے | (۱) آکے کب جوش پہ فوارہ سے ہمسرنہ ہوا |
| (۲) عشق یہ معجزہ کیسا ہو کہ اس کشتہ کے | (۲) موئے سر حلق سے پیدا ہوئے اور سر نہ ہوا |

قطعه نمبر (۳)

- | | |
|---|--|
| (۱) ساقیا ابرہو آیا تو بڑھا خم پہر ہاتھ | (۱) کہ گھٹا میں نہیں ہمت کا گھٹانا ابھجا |
| (۲) جل کے گر ظرہ خوں دل کا ہوا اشک لود | (۲) تو نہیں نیچہ مڑگاں سے گرانا ابھجا |

قطعه نمبر (۴)

- | | |
|---|---|
| (۱) وہ صبح کو آئے فکروں باتوں میں دوپہر | (۱) اور چاہوں کدن توڑا سا دھل جائے تو اچھا |
| (۲) دھل جائے جو دن بھی تو اسی طرح کروں شام | (۲) اور پھر کہوں گر آج سے کل جائے تو اچھا |
| (۳) جب کل ہو تو پھر وہ ہی کہوں کل کی طرح سے | (۳) گر آج کا دن بھی تو نہیں مل جائے تو اچھا |

(۳) القصہ نہیں چاہتا میں جائے وہ یاں سے | دل میری ہی باتوں میں بہل جائے تو اچھا

قطعہ نمبر (۵)

(۱) دل سے میں اپنے رسولِ عربی کا ہوں غلام | دل کہو۔ جان کہو۔ جانیں میں اس بات کسب
(۲) میں حضوری میں ہوں اس کی نہ کس طرح مدام | ہو یہ مشہور مثل مالِ عرب پیشِ عرب

قطعہ نمبر (۶)

(۱) کل ایک تار کُنِ نیا سے میں نے پوچھا ذوق | کہ تو کھڑے ادھر سے ادھر ہو اپہو ست
(۲) گزرتی ہوگی بہ آرام زندگی تیری | کہ تجھ کو اب نہ غم نیست ہی نہ شادی ہست
(۳) کہا یہ اُس نے کہ قیدِ حیات میں نساں | کبھی نہ ہو گا دلِ سوں کو ہوستِ الست
(۴) اٹھائے ہاتھ جہاں سے ولیک کیا امکان | کہ با فراغ کرے کج عافیت میں نشست
(۵) چھٹا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کی | تو سلسلہ میں فقیری کے وہ ہوا پابست
(۶) رہا وہ خدمتِ مرشد کی قید میں برسوں | کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہو پیر پرست
(۷) اگر ایک عمر میں پہونچا مقامِ عالی پر | کہا یہ شوق نے ہو اہم لبند نہ پست
(۸) جو دستِ گاہِ تصرف میں بھی ہوئی اُس کو | تو یہ ارادہ ہوا اور بھی ہوں بلا دست
(۹) ہمیشہ جنگ ہی بعد صلح کُل کے بھی | کہ نفسِ دشمن سرکش ہو اس کو دیکھ شکست
(۱۰) جو ہو شیار ہو تو او وہ شرع کا پابند | پھنسا ہوا ہو وہ کیفیتوں میں گر ہست
(۱۱) نہیں ہو دامِ علائق سے مطلق آزادی | مجال کیا کہ نکل جائے کوئی لکے جست
(۱۲) کہا جو خوب کسی نے یہ شعر برجستہ | گیا زباں سے نکل اُس کی جیسے تیرا شست

کہ کرو قطعِ تعلق کہ ام شد آزاد
بریں ز ہمہ باحد۔ گرفتار است

قطعہ نمبر (۷۱)

- | | | |
|-----|-------------------------------------|--------------------------------------|
| (۱) | عہد میں تیرے نگلے دانت گر سین ستم | کام لے زنبور کا خامہ سے دستِ معالیت |
| (۲) | گر ہڑے پاؤں پہ تیرے ہر اگر سایہ وار | آفتابی سے جو تو کہدے کہ اس کو روک مت |

قطعہ نمبر (۷۲)

- | | | |
|-----|-------------------------------------|--|
| (۱) | ہو اگر بلی سیاہی تو ورقِ عذر اعدار | خط ترا شیریں ہو شاہا اور قلم شاخ نبات |
| (۲) | ہو گیا خورشیدِ مالا مال وہ ہیں نولے | دی جو تو نے دولت اور دولت کی نکولت |
| (۳) | ہاتھ ہیں بندوق لے جس وقت تو ہر شکار | شیر گردوں کو ہو مشکل ہاتھ سے تیرے نجات |

قطعہ نمبر (۷۳)

درہنیتِ جہن نوروز

- | | | |
|-----|---------------------------------------|---|
| (۱) | خمر و دہن کے تراخو دہ جہن نوروز | آج ہو بلبلِ تصویرِ تنک زمرہ سنج |
| (۲) | خبر پیش تری دی ہو چمن کو جا کر | زر گلِ پیکِ صبا پائے نہ کیونکر پارِ سنج |
| (۳) | بادہ جو شش جوانی کی ہو گویا کھج | تن پیران کہن سال پہ ہر چین شکنج |
| (۴) | چند قطرے سے ہیں شبنم کے وہ بلکہ کتر | آگے ہمت کے تری گہ ہر شہوار کے گنج |
| (۵) | حسنِ نیت سے ہو تو یوسفِ مصرِ بخشش | دستِ حاتم میں بجا ہو کہ جو دیں تیغ و ترنج |
| (۶) | شش جہت ہو جو غائب اسرِ پنجہ امن | فتنہ کو اٹھنے میں عینِ نردی کیا لیش و پنچ |
| (۷) | نہ بچے آب سے آتش نہ خس آتش سے جلے | ایک سے ایک موافق کہ مرغبانِ مصرع |
| (۸) | تیرے منصوبہ کے تاج ہیں سب حکام نجوم | عفوِ تقویم کا گویا ہو مساطِ شطرنج |
| (۹) | لایا ہو معنی رنگیں سے پہ لعلِ خوش رنگ | ذوقِ جویج و ثنا میں ہو تری گوہر سنج |

(۳)	خسروا ہوتا ہوا اس رنگ سے معلوم یہ رنگ	رنگ نور و نہج ہوا کے برنگ نارنج
(۱۱)	بزم رنگیں میں تری رنگ طرب ہو ہر سونہ	اور تری خاطر اقدس پہ کبھی آئے یہ سرخ

قطعہ نمبر (۱۰)

(۱)	کرے ہو مہر علی دل کو صاف پُرا نوار	طلوع شمس پہ موقوف ہو دو و نہار
(۲)	علیٰ سے کیونکہ ہو زیر لشکر کفار	علیٰ ہو شکل علیٰ اور علیٰ ہو حرف جار

قطعہ نمبر (۱۱)

(۱)	میں نے کہا کہ بوسہ تم ہی دو! ادب سے میں	لا سکتا اپنا نہ نہیں جاہِ ذوق کے پاس
(۲)	ہنس کر کہا کہ جاتا ہو پیاسا کنوئیں پہ آپ	یا جاتا ہو کنواں کسی تشنہ دہن کے پاس

قطعہ نمبر (۱۲)

(۱)	پر نہیں پر ترا تو سن وہ پری ساں پریاں	سیرگہ جس کی ہو کفایت سے لیکر تاقاں
(۲)	ہو قوی دستِ تم سے زور سے اسلام اگر	کھینچے شمشیرِ سیر کفر پہ پھر مرکزِ کاف
(۳)	پانا گرداب سے ہو گردِ ناناں آبی	تیری بخشش سے جو دریا کا مین ہو کفایت
(۴)	دستِ ہمت نے ترے کھوئی روڑ کی یہ قدر	چٹکیوں میں ہیں زائے اُسے کیا کیا مراد

قطعہ نمبر (۱۳)

دریغ میرزا شاہ رخ بہادر

(۱)	میرزا شاہ رخ بہادر نے	قصدِ صیدِ اگلی کیا جس دم
(۲)	خونِ نجس سے ہوا سارا	داہنِ دشتِ لالہ زارِ ارم

(۳۱)	صید کوئی سوائے صیدِ حرم	نہ بچا اُس شکارِ اُفکن سے
(۳۲)	ہوئے مسکنِ پزیرِ دشتِ عام	مخ و سیرِ غ اور غزال و پلنگ
(۳۳)	ہو بہادر نہ کیوں وہ نیک شیم	ہو جگر گوشہ بہادر شاہ
(۳۴)	اُس کے پر سامنے ہو مثلِ غنم	سمجھے شیرِ آپ کو ہزارِ غنم
(۳۵)	پائے ہرگز نہ فتدیرِ غیرِ علم	شیرِ گردوں بھی اس کے لشکر میں
(۳۶)	اوجِ ہمت سے اُس کے زیرِ قدم	سبے مانند شیرِ قابلیں کے
(۳۷)	ہمسراژ و ماہے آتشِ دم	ہاتھ میں جب تفنگ لی اُس نے
(۳۸)	اُس غضنفرِ شکار نے پیہم	کئی شیرِ نریاں شکار کئی
(۳۹)	کھائیں اُس کی دلاوری کی قسم	ہو بھاگدلا و رانِ جہاں
(۴۰)	چاہا اس طرح دل نے کیجے رقم	جبکہ اسِ جرات و شجاعت کو
(۴۱)	وصفِ عالی صاحبِ عالم	تار سے یادگارِ عالم میں

لکھی اور ذوق میں نے یہ توصیف
مع تاریخ - ثنائے رسم

قطعہ نمبر (۱۴)

(۴۲)	ہوئے گلگشت کیا اُس کا دل اور گلر و گرم	سرد مہری کا تری ہو جو خاکِ دل کشتہ
(۴۳)	ہمراہِ بادِ سحر پوئے گلِ مشبوہ گرم	تائیں نارِ جہنم سے سوا اُس کو لگے
(۴۴)	گر محوشی سے کیا تو نے بتِ دلجو گرم	سرد مہری ہے رکھا اپنی خاکِ دل تو نے
(۴۵)	ایک پہلو ہو اگر سرد تو اک پہلو گرم	اپنے کشتے کی کرامت کو ذرا دیکھ اگر

قطعہ نمبر (۱۵)

(۴۶)	مکِ بائیل کے ماؤں سے تھیس کی تیلیاں	گر او و سیا و داواں تجھ کو ارنٹ کا شوق
------	-------------------------------------	--

(۲۱)	جو ہیں مرغِ تر دماغ اُن کے قفیس کے واسطے	جہاں صندل کی چوبیں اور خس کی تیلیاں
------	--	-------------------------------------

قطعہ نمبر (۱۶)

(۱)	ہائے گل سببِ شنا تیرے مریضِ عشق کے	تھے علاجِ ضعفِ دل اور ضعفِ تن کے فکریں
(۲)	آج گھبرائے ہوئے پھرتے ہیں با چشمِ پر آب	گاہِ تہِ بیرِ لحد میں کہ کفن کے فکریں

قطعہ نمبر (۱۷)

(۱)	نامِ صاحبِ مجھ کو ملامت تو نہ کر	کس طرح میں عشق سے بیزار ہوں
(۲)	بسکہ مجھ کو عشقِ باری کا ہر ذوق	کہا کروں میں ذوقِ ناچار ہوں

قطعہ نمبر (۱۸)

(۱)	رہی ہر طرح سے صیدی کے کبوتر کی طرح	ہاتھ سے اُس بتِ بیدار کے ایذا ہم کو
(۲)	صید ہی میں نہ فقط ذبح کا کچھ قصد رہا	صلح بھی بھڑھیری تو پھر کا ہی کے چھوڑا ہم کو

قطعہ نمبر (۱۹)

(۱)	ہماری لاش پہ آوازِ تم باذنِ اللہ	تم آ کے حضرتِ حبیبِ عیسیٰ عیث سنا تے ہو
(۲)	اٹھینے یار کی ٹھوکرے لے چلو تشریف	نہیں تو پھر کو فی صلوٰۃ سن کے جاتے ہو

قطعہ نمبر (۲۰)

(۱)	ہمیشہ ہدے اُس برو کے ہو کے حضرتِ دل	یہ لبِ پونا لہ جانا ہ اپنے لاتے ہو
(۲)	ویا طوافِ حرم میں ہو سامنے محراب	اور اس میں نعرہ لبیک تم سناتے ہو

قطرہ نمبر (۲۱)

- | | | |
|-----|---------------------------------------|-------------------------------------|
| (۱) | مرے لئے تو ہر اک طرح سے قباح تہی | یہ تم جو دشمنوں کو در و در بتاتے ہو |
| (۲) | لگاؤ گس کے جو صندل تو کہتے ہو کہ مجھے | لگاؤٹ اتنی بھلا کس لئے دکھاتے ہو |
| (۳) | جو پڑھ کے سودہ اخلاص دم کروں تو کہو | کہ دیکھے دم مجھے اخلاص کیا جاتے ہو |
| (۴) | یہ ایسا کونسا اندازِ گفتگو ہی ذوق | کہ جس پہ زورِ طبیعت تم آزماتے ہو |

قطرہ نمبر (۲۲)

- | | | |
|-----|-------------------------------------|--------------------------------------|
| (۱) | اس عاشق بیچارہ کا ہوا آج یہ کیا حال | اگر یہ سے ہی آنکھوں پہ ورم اور زیادہ |
| (۲) | پیٹے سروستہ یہ پڑاؤں کہاں تک | بس پاؤں نہ پھیلا شب غم اور زیادہ |

قطرہ نمبر (۲۳)

- | | | |
|-----|------------------------------------|----------------------------------|
| (۱) | ہو باغِ جہاں میں تجھے گہمتِ عالی | کہ گردِ نِ تسلیم کو خم اور زیادہ |
| (۲) | لیتے ہیں ثمر شاخِ ثمرور کو جھکا کر | جھکتے ہیں سخی وقتِ کرم اور زیادہ |

قطرہ نمبر (۲۴)

- | | | |
|-----|--------------------------------------|---------------------------------------|
| (۱) | عمر ہو کر رہی ہر دم سفیرِ بحرِ فنا | جس کو تو سانس کہے ہو۔ دلِ محزونِ علیٰ |
| (۲) | سمجھے ہو راکبِ کشتی کہ ہوا ساحل چلتا | پر حقیقت میں ہر کشتی سرِ جیوں چلتی |

قطرہ نمبر (۲۵)

- | | | |
|-----|------------------------------|-------------------------|
| (۱) | دل کے آئینہ کو گر کر دے گداز | یا ر اپنی گرمی رخسار سے |
|-----|------------------------------|-------------------------|

(۲۱) جو ہر اس کے یوں اٹھالیں جس طرح	حرف ق ط اس غلط بردار سے
-------------------------------------	-------------------------

قطعہ نمبر (۲۶)

(۱) میں نہ ترپا جو دم فوج تو یہ باعث تھا	کہ رہا مد نظر عشق کا آداب مجھے
(۲) ورنہ وہ شوخ کہ جو گل سے بھی ناز کی ہوسوا	یہوے اس طرح سے زانو کے تلے داب مجھے

قطعہ نمبر (۲۷)

(۱) نکلے ہو میکدے سے ابھی منہ چھپا کے تم	دالے ہوئے بعل میں صراحی شراب کی
(۲) اذوق بس نہ آپ کو صوفی جائیے	معلوم ہو حقیقت ہو حق جناب کی

قطعہ نمبر (۲۸)

(۱) کچھ اپنی شرح سوز دل بے قرار آج	آیا تھا جی میں بیٹھ کے کیجیے رقم پرے
(۲) اندر سے منظر اب کہ جوں آتشیں قلم	ہاتھوں سے جا پڑا مئے چھٹ کر قلم پرے

قطعہ نمبر (۲۹)

(۱) کہوں کیا ذوق احوال شبِ ہجر	کہ تھی اک لک گھڑی سو سو ہینے
(۲) یہ تھی شبِ ڈال لکھا تھا اک ندھیر	مرے بخت سیہ کی تیرگی نے
(۳) تہ غم شمع ساں ہوتی نہ تھی کم	اور آتے تھے پسینوں پر پسینے
(۴) یہی کہتا تھا گھبرا کر فلک سے	کہ اویسے مہر بد اختر کہینے
(۵) کہاں میں اور کہاں شبِ بگڑھے	مری جانب سے تیرے دل میں کینے
(۶) سو اس ظلم کیے پردہ میں کیے ظلم	ارے ظالم تری کینہ وری نے

(۷)	پڑے یہ ہر کے سے گھونٹ پینے	عوض کس بان نوشی کے مجھے آج
(۸)	قرینے سے تھے سب بے قرینے	حواس دہوش جو مجھ سے قریں تھے
(۹)	پھٹے جاتے تھے ہمایوں کے سینے	مری سینہ زنی کا شور مٹ کر
(۱۰)	مجھے بیتابی و بے طاقتی نے	اٹھایا گاہ اور گاہ سے بٹھایا
(۱۱)	بہت الماس کے توڑے ٹکینے	کہا جب ل نے تو کچھ کھا کے سورہ
(۱۲)	بہت سی جان توڑی جانکی نے	نہ ٹوٹا جان کا قالب سے رشتہ
(۱۳)	طلوع صبح سے منہ روشنی نے	بہت دیکھا نہ دکھلایا اور ابھی
(۱۴)	یقین ہو صبح تک نہ گئی نہ جینے	کہا جی نے مجھے یہ ہجر کی رات
(۱۵)	پڑھی یا میں سر ہانے بیکسی نے	لگے پانی چوٹانے منہ میں آنسو
(۱۶)	لگا رکھے تھے میری زندگی نے	مگر دن عمر کے ٹھوٹے سے باقی
(۱۷)	اذاں مسجد میں ہی بائے کسی نے	کہ قسمت سے قریب خانہ میرے
(۱۸)	اذاں کے ساتھ میں و فرخی نے	بشارت مجھ کو صبح وصل کی دی
(۱۹)	کہ خوش ہو کر کہا خود یہ خوشی نے	ہوئی ایسی خوشی اللہ اکبر

موذن مرجا بروقت بولا

(۲۰) تری آواز لگے اور مدینے

قطعہ نمبر (۳۰)

(۱)	ہو برا وہ ہی کہ جو تجھ کو بُرا جانتا ہو	تو بھلا ہو تو بُرا ہو نہیں سکتا ذوق
(۲)	کیوں بُرے کہنے سے تو اس کے بُرا مانتا ہو	اور اگر تو ہی بُرا ہو تو وہ سچ کہتا ہو

قطعہ نمبر ۳۱

۱۱ قدم بنگال کے لکھ راہ عشق میں ہو ذوق
گزنا اس رو و شوار سے نہ آساں ہو

(۲) جو کوئی آبلہ پائے مور بھی ہو یہاں	ترے دہونے کو وہ بھی تنورِ طوفاں ہو
---------------------------------------	------------------------------------

قطعہ نمبر (۳۲)

(۱) نذر دیں نفس کش کو دنیا دار	واہ کیا تیری کار سازی ہو
(۲) سچ کہا ہو کسی نے بیدار ذوق	مالِ موزی نصیبِ غازی ہو

رباعیات

رباعی نمبر (۱)

(۱) کیا فائدہ فکرِ بیش و کم سے ہوگا	ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہوگا
(۲) جو کچھ کہ ہوا - ہوا کرم سے تیرے	جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا

رباعی نمبر (۲)

(۱) ای ذوق کبھی تو نہ خوش اوقات ہوا	ایک دم نہ ترا صرفِ مناجات ہوا
(۲) جب تک تھا جوان تھا جوان بدست	اب پیر ہوا - سپیرِ خرابات ہو

رباعی نمبر (۳)

(۱) ان آنکھوں سے روئے لالہ گوں بھی دیکھا	اور پھر ان کو پر اشکِ خوں بھی دیکھا
(۲) کیا کیا دیکھے نہ رنگ ہم نے ای ذوق	یوں بھی دیکھا جہاں میں وہ بھی دیکھا

رباعی نمبر (۴)

- | | | |
|-----|-------------------------------|----------------------------|
| (۱) | میشکل ہو یہاں پائے خرد کا جمن | اس وحشی رم دین کو کیسا رمن |
| (۲) | ہم پیرو عشق و عشق اپنا ہادی | جو عشق کے ذوق کہو سلمنا |

رباعی نمبر (۵)

- | | | |
|-----|----------------------------------|---------------------------------|
| (۱) | دل کو سر بار بار جہاں کر نہ اچاٹ | جس طرح بنے سو روزیاں ہیں ن کاٹ |
| (۲) | ای ذوق فلک کے جب ہیں بارہ تھے | سودا ہونہ کیوں زیر فلک بارہ باٹ |

رباعی نمبر (۶)

- | | | |
|-----|----------------------------------|-----------------------------------|
| (۱) | خورشید سے یکر روز جہاں میں نوروز | اور تجھ سے جہاں روز مسرت اندوز |
| (۲) | ہم تجھ کو زمانہ میں شرف بارہ ماہ | اور مہر جہاں تاب کو یک ماہ یک روز |

رباعی نمبر (۷)

- | | | |
|-----|------------------------------|-------------------------------|
| (۱) | شاہان تھے بادولت و بخت فیروز | فرخ ہو سدا جہاں میں جشن نوروز |
| (۲) | ہووے شرف اندوز تر سے طالع سے | ہر سال حمل میں مہر عالم افروز |

رباعی نمبر (۸)

- | | | |
|-----|------------------------------|-------------------------------|
| (۱) | کہتا ہی یہ فیروزی رنگ نوروز | تو ہو صفت اعدا پہ مقرر فیروز |
| (۲) | ہو دشمن سرکش کے لیے سہم لہوت | ای شاہ عدو کش ترا تیر دل و وز |

رباعی نمبر (۹)

(۱)	ای ذوق کرے گا کوئی دُنیا کہا ترک	دُنیا ہو بُری بلا ارے کیسا ترک
(۲)	کیا دخل کہ ہو ترک کسی سے دُنیا	جب تک نہ کرے آپ سے دُنیا ترک

رباعی نمبر (۱۰)

(۱)	جن دانتوں سے ہنستے تھے ہمیشہ کھل کھل	اب دروے ہیں وہی رلاتے ہل ہل
(۲)	پیری میں کہاں اب وہ جوانی کے نئے	ای ذوق بڑھاپے سے ہو دانتا کل

رباعی نمبر (۱۱)

(۱)	جن کو اس وقت میں اسلام کا دعویٰ ہو کمال	غور سے دیکھا تو ای ذوق جو ان کا یہ حال
(۲)	جیسے محفل میں ہنسانے کو مسلمانوں پر	نقل کرتا ہو مسلمان کی کافر تقال

رباعی نمبر (۱۲)

(۱)	اے جو علی کی امامت کا مقام	رکھتے ہیں خبر اس سے یہاں خاص نہ عام
(۲)	جو لوگ صفِ اول میں تناق میں تھے	پوچھے کوئی اُن سے کہ وہ کیسا تھا امام

رباعی نمبر (۱۳)

(۱)	سبطینِ نبی یعنی حسن اور حسینؑ	زہراؑ علی کے دونوں وہ نورِ نعین
(۲)	عینک ہو تماشاے دو عالم کے لئے	ای ذوق لگا آنکھوں سے ان کی نعین

رباعی نمبر (۱۴)

- | | | |
|-----|---------------------------------|----------------------------------|
| (۱) | کھٹتا نہیں ایذوق یہ ہم پر مضمون | ہر شخص جو مذہب کا ہوا اپنے مفتوں |
| (۲) | کہنے کے حق پہ اور باطل پہ کسے | کل حزب بہا لدیہم فحیون |

رباعی نمبر (۱۵)

- | | | |
|-----|-------------------------------------|-------------------------------------|
| (۱) | ای نہاد و تم سے کیا جھگڑ کر لوں میں | غصہ سے کروں کس لیے دل کو غوں میں |
| (۲) | میخوار و صنم پرست کہتے ہو مجھے | تم ہو تم ہو جو کچھ کہہ دوں میں نہیں |

رباعی نمبر (۱۶)

- | | | |
|-----|-----------------------------------|--------------------------------|
| (۱) | دل جن کا ہوا ہن کی طرح سخت و سیاہ | وہ لطف سخن سے نہیں ہونے آگاہ |
| (۲) | بد اہل کو کیا نام خدا کوئی بتائے | بند و ق کا طوطہ نہ کہے حق اللہ |

رباعی نمبر (۱۷)

- | | |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| جب تک تھے گم میں احمقوں کے پیسے | سب کہتے تھے ان کو آپ ایسے ایسے |
| مغس جو ہوئے تو پھر کسی نے ایذوق | پوچھا نہ کہ تھے وہ کون۔ ایسے تیسے |

رباعی نمبر (۱۸)

- | | |
|--------------------------------------|---------------------------------|
| آئندہ اس کی نشہ میں جب گلابی ہو جائے | صوفی اسے دیکھے تو شرابی ہو جائے |
| دکھلائے جو وہ رے کتابی ایذوق | سب مدرسہ کا منبر کتابی ہو جائے |

رباعی نمبر (۱۹)

- (۱) اوذوق فرشتے ہیں یہ کہکڑے مٹے
(۲) غفلت میں یہ رہتا ہو یہاں تک ہشیار
- (۱) اکاش کہ انسان ہی ہم بھی ہوتے
(۲) شیطان کو تھکا دیتا ہو سوتے سوتے

رباعی نمبر (۲۰)

- (۱) دنیا کے الم ذوق اٹھا جائیں گے
(۲) جب آئے تھے روئے ہوئے آپ آئے تھے
- (۱) ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائیں گے
(۲) اب جائیں گے اور وہ کوڑلا جائیں گے

رباعی نمبر (۲۱)

- (۱) اس جہل کا ہو ذوق ٹھکانا کچھ بھی
(۲) ہم جانتے تھے علم سے کچھ جائیں گے
- (۱) دانش نے کیا دل کو نہ دانا کچھ بھی
(۲) جانا تو یہ جانا کہ جانا کچھ بھی

رباعی نمبر (۲۲)

- (۱) دُنیا سے ذوقِ رشہ الفت کو توڑ دے
(۲) پر ذوق تو نہ چھوڑے گا اس پر نال کو
- (۱) جس سسر کا ہو یہ بال اسی سر میں جوڑے
(۲) یہ پیر نال گر تھکے چاہے تو چھوڑ دے

رباعی نمبر (۲۳)

- (۱) دُعا ہو ذوق کی ہو غلعت و لیعہری
(۲) یہ آفتابی و کرسی خدا کرے فرخ
- (۱) مبارک آپ کو با آفتابی و کرسی
(۲) بحق سورہ و اشیس و آیتہ الکرسی

تمام شد

فرہنگ کلام ذوق

نمبر	لفظ	معنی	نمبر	لفظ	معنی
۱	عالم وحدت	تہائی کا عالم یگانگی	۱	قصاصہ	نامہای جو زمانہ بہار میں شروع ہوتا ہے
۲	مسیح	وہ عبارت باشد جس کے لفظ آپس میں ہم قافیہ ہوں۔	۲	عناصر	عنصر کی جمع ہے۔ عنصر چار ہیں پانی۔ ہوا۔ مٹی۔ آگ۔
۳	مرئع	چو گوشہ وہ سطح جس کے چاروں ضلع باہم برابر ہوں اور چاروں زاویہ قائمہ ہوں۔	۳	طبائع	طبیعت کی جمع ہے
۴	جنت ماوا	مراد جنت یعنی بہشت سے ہے۔ اوی پناہ کی جگہ	۴	عالم اشیا	مراد دنیا سے ہے
۵	شقاییق	لالہ۔ واحد درجہ دونوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ مجازاً چھوٹوں کے حصے میں آتا ہے۔	۵	زالہ	اولا۔ برف
۶	لحن قماری	نہروں کی آواز	۶	صاصل	فاختہ
۷	سبح	تسبیح کرنے والا فرشتہ	۷	خیل بادہ پر شاہ	مخواروں کا گروہ
۸	مہمل	تہلیل کرنے والا یعنی لڑالہ (لا اللہ پڑھنے والا)	۸	نغمہ طراز	گانے والا
۹	موسم اردی	موسم بہار اردی ہمدانیہ کا	۹	چنگ نواز	باج بجانے والا
۱۰			۱۰	پنہ مینا	نیشہ کی ڈاٹ
۱۱			۱۱	گنبد خضرا	نیل گنبد آسمان کی طرف اشارہ ہوتا ہے
۱۲			۱۲	لالت بنات	بچوں کے نام ہیں یا مجاہدیت ہیں
۱۳			۱۳	یوق بعزی	عربیں جن کی پرستش ہوتی تھی۔
۱۴			۱۴	مسجد اقصیٰ	بیت المقدس

نمبر شعر	الفاظ	معنی	نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱۷	خط چلیبیا	صایب نما خط	۳۱	ثریا	پرویں - بھمکا - وہ چھٹا
۱۸	قوس قزح	دھنک			ستارے جو باہم مل
۱۹	معا	پھیلتاں پہیلی			واقع ہیں -
۲۲	زعر مرہ پیرا	نغمہ سنج - نغمہ گنے والا	۳۲	ناظر	دیکھنے والا
۲۳	معزے چیرے	شعراے عرب کے	۳۳	لحیان	صاحب ریش دراز
	اور آتشے	نام ہیں	۳۴	حمر	سرخ
۲۵	ہیولے	صورت - ڈھانچا	۳۵	درایت	عقل و دانش
۲۶	جان موانی	وفا کرنے والی جان	۳۷	یوسف صالح	پیغمبروں کے نام ہیں
۲۹	قرینت	نزدیکی		موسیٰ حبیب	
۲۹	سدرہ طوبی	جنت کا ایک درخت	۳۸	ایہ کرسی	کلام جمید کی ایک آیت
۳۰	نار خلیل	وہ آگ جس میں حضرت			کا نام ہے۔
		ابراہیم خلیل اللہ ڈالے گئے	۳۸	آیت قدسی	کلام جمید کی آیت کی طرف
		تھے اور پھر وہ حکم خدا گلستا			اشارہ ہے
		ہو گئی تھی۔	۳۸	نمایم	نوم کی جمع ہے (نوم یعنی نیند)
۳۰	باو سیحا	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی	۳۸	عزیم	عزم کی جمع ہے (عزم ملہا)
		پھونک جس سے مرے زون	۳۹	صام ہراں	چلتی ہوئی تیز تلواریں
		ہو جاتے تھے	۳۹	قتل قتل	قتل کرو قتل کرو۔
۳۱	تاماہ بہا ہی	آسمان سے زمین تک	۳۹	نحن قتلنا	ہم نے مار ڈالا۔
۳۱	ثرے	زمین کے نیچے کی مٹی نینک	۴۲	جو ہر تانی	عقل دوم (جو عقل غشرہ
		خاک۔ پاتال۔			سے ہے)

نمبر	الفاظ	معنی	نمبر	الفاظ	معنی
۴۳	غیر تفاعل	فال اور متگون نہ لینا	۴	احترق	جلنا بجھنا
۴۴	عود قماری	قمار ایک شہر کا نام ہے وہاں کا	۵	صفرا	ایک خلط زرد رنگ۔ پیت
		عود اچھا ہوتا ہے	۱۰	جدوار	زہر کا اثر دور کرنے والی
۴۵	عنبر سارا	خالص عنبر خوشبودار موم			دوا۔ نرسبی
۴۵	دش یونان	یونان کی عقلندیاں	۱۰	زقوم	تھوڑا۔ ایک روز اور رات جی
۴۶	جز ولا تخرجے	ایسا جزو جس کے ٹکڑے			نہایت کڑوا مزہ رکھنے والا
		نہ ہو سکیں	۱۰	خنطل	اند رلین کا پھل
۴۷	خط امضاء	فرمان	۱۱	یش کی جوش	بھڑبھڑ کے دھبے میں بجائے
۴۹	گوہر مکنون	قیمتی اور آبدار مہو			ہونبہ اللہ نبویں
۵۲	تسرو خاور	آفتاب (مرآ) بادشاہ	۱۵	هو الشانی	افسانہ پیر تیر کا "ہو الشانی"
		سے آ			(شفادینے والا اللہ ہی) لکھتے ہیں
۵۸	منظم	تاکیم ڈھکا ہوا۔ سایہ کیا ہوا	۱۷	بدرا الدجا	چودھویں اس کا چاند پورا چاند
	قصیدہ نمبر (۲)		۲۱	تفتیح	کھولنا۔ کھول دینا
			۲۲	نفخ	اچھار۔ پھلاؤ
۱	معتدل	مزاج میں اعتدال (برابری)	۲۲	امتلا	پُر ہونا۔ پیٹ بھرنا بھرنی
		رکھنے والی جس میں فراط			سے پیٹ پھولنا۔
		و تفریط نہ ہو۔	۲۳	جید الکیموس	گناہ ہے۔ جلد مضہم ہونی والی
۲	وار الشفا	شفا پانے کا مکان			اور خمود بن ہونے والی غذا
۳	مومیا	وہ دوا جس سے عضو	۲۹	اقویا	جمع ہو قوی کی۔ تندرست
		شکستہ چڑ جاتا ہے			مضبوط بہادری

[illegible]

نمبر	الفاظ	معنی	نمبر	الفاظ	معنی
۱۰	توضیح	تدبیریں۔	۲۰	معقول	جس کو عقل قبول کرے
۱۰	نجوم	تفصیل	۲۲	محیطی	علم ریاضی کی ایک کتاب ہے
۱۰	ہیت	جمع نجوم کی معنی ستارہ یعنی علم نجوم ستاروں سے متعلق ہے	۲۳	قانون	جس میں اہل اصول اشکال ہندسہ کے بیان کیے گئے ہیں
۱۲	طبیعی	وہ علم جس میں جرم فکائی میں کی گردش و گردش وغیرہ کا بیان ہے	۲۴	قائوس	علم طب کی ایک کتاب ہے
۱۳	بسیار التفت	علم طبیعیات وہ علم جس میں اجسام کے تغیر و تبدل کا حال درج ہو۔	۲۴	کون	لغت عربی کی ایک کتاب ہے
۱۵	تناخ	یعنی آسمان میں تنکاف کلمہ جدا ہو سکتا ہے	۲۴	کون	رنگ چہرہ کی رنگت سے مرض شناخت کرنے کا کنایہ ہے۔
۱۶	اجساد	دو بارہ جنم لینا روح کا ایک قالب سے دوسرے قالب میں آنا۔	۲۵	نباتات	زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء ازہم درخت وغیرہ
۱۹	اعراض	جمع ہے جس کی مہیسی جسم جمع ہے عرض کی۔ وہ چیز جو دوسری چیز کے ہب کا قایم ہو۔	۲۵	جمادات	زمین سے نکلنے والی اشیاء ازہم پتھر معدنیات وغیرہ
۲۰	منقول	نقل کیا گیا۔ یعنی جو کچھ کتب میں درج ہے۔	۲۶	سوفسطائی	وہ گروہ حکما جن کے عقیدہ کی بنا وہم پرکا جو عقول کے نہیں مانتے
			۲۶	معتزلی	ایک فرقہ جو دینار کا وصال نہیں ہے۔ کنارہ کرنے والی جماعت۔
			۲۸	جبری	وہ فرقہ جو کہتا ہے کہ بندہ کو اپنے کام میں اختیار نہیں ہے

نمبر	لفظ	معنی	نمبر	لفظ	معنی
۲۸	قدری	وہ فرقہ کہتا ہے کہ انسان کو اپنے کام میں قدرت ہو یا اختیار ہو۔	۵۳	احسنت	مرحبا۔ وادوینا۔ تعریف کرنا
۲۹	وجودی	خدا کو جسم ماننے والا گروہ	۵۳	اہل فطنت	عقل مند لوگ۔ ذہین لوگ
۲۹	شہودی	خدا کو حاضر جاننے والا گروہ			طبیعت دار لوگ
۳۱	جغرافیہ	علم جغرافیہ والے	۵۴	جزا افعال	وہ علم جس کے ذریعہ سے
۳۲	خانہ کلبیہ	رہ کی اشکال کے نام ہیں			بھاری چیزیں یا آسانی
	وغیرہ	نام ہیں	۵۹	سبحان	اے شہور عربی شاعر کا نام
۳۴	سیمیا	علم طلسم یعنی اشیاء و مہوم کے شہدے دکھانا۔ اپنی حق	۶۲	تقویم	جستری۔ پتہ۔
		دوسرے جسم میں لیجانا	۶۳	پور سینا	ابن سینا۔ ایک حکیم کا
۳۹	فرض	جمع ہو فرض کی			کا نام ہو
۳۹	نوافل	جمع ہو نفل کی	۶۵	علم پیرنج	جادو کا علم۔ نیسرنج یعنی
۴۲	عروضی	علم عروض کا جاننے والا شاعر			جادو
۴۳	موبد	ہر تہ پرستوں کا پیشوا	۶۵	نخل نایج	نارنگی کا پیڑ
۴۴	تبعیت	اتباع کرنا۔ پیروی کرنا	۶۶	رجیم و لعنت	لعنت و ملامت۔ رجم
		متابعت کرنا			کے معنی ہیں پتھر مارنا
۴۶	نقز	ناور۔ خوب۔ اچھا	۶۷	طلو مہول	تاریکی اور جہل والا۔ کناہ
۴۷	العلم جالب کبر	علم بڑا پر ہونے والا	۶۸	خرق عادت	ہر انسان کی طرف
					کرامات۔
			۷۱	نوید بخت	خوشخبری۔ خوشی کی خبر
			۷۸	چاہ بابل	شہر بابل کا کنواں بھرنے کے

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
		نزدیک ایک کنواں ہو	۱۰۸	کھرج دیھو	راگ کے سرہیں
		جس میں ہاروت ماروت	۱۰۹	مبغیہ	خوبصورت لڑکا۔ جو فروش
		دو فرشتے قید ہیں			کا لڑکا
۷۸	ہاروت	ہاروت فرشتہ کا نام	۱۱۰	للت ام کل	راگینیوں کا نام ہو
			۱۱۳	خروں	مرغ
۸۲	حُمرت	سُرخ۔ لالی	۱۱۴	مرغانِ اولیٰ	فرشتوں سے کنا یہ ہو
۸۶	جدہ	چوٹی		اجنہ	
۸۸	بتختہ	ناز و انداز۔ تکبر۔ غرور	۱۲۰	طوبے لک	خوشی کی بشارت ہو
۹۱	لانعم قم	سو نہیں۔ آٹھ	۱۲۴	قانع کنوالمحی	کفر و الحاد کا ٹوٹنے والا۔
۹۳	شیشہ ساعت	ریت گھڑی		مٹانے والا	
۹۵	شعلہ جوالہ	گر و اگر دھپھرنے والا شعلہ	۱۲۷	ماحی شرک و	شرک، بدعت کا نیست و
		بہت جلد پھرنے والا شعلہ		بدعت	ناپو کرنے والا۔ مٹانے والا
۹۹	ادبم بیل	کنا یہ چورات ہے۔ ادب، سب سیاہ			جو کرنے والا۔
۹۹	اشب یوم	کنا یہ چورات ہے۔ اشب، سفید گھوڑا	۱۲۸	تحت علیکم	تمام کیں اوپر تھا رسے
۱۰۰	فلق	سفید صبح کی سپیری	۱۳۰	امنیت	امن۔ عافیت
۱۰۲	نرمیت	پاکیزگی۔ خوشحالی	۱۳۲	برجیں	مشتزی ستارہ۔ بہرہ پست
۱۰۵	مشتقی	وہ کاغذ جس پر خوشخطی کی	۱۳۲	جملہ عیش	عیش خانہ۔ عیش کی جگہ۔
		میشن کی جاتی ہو۔			عالم خوشی۔
۱۰۷	قل ہونا	ختم ہونا۔ تمام ہونا۔	۱۳۲	ناہید	زہرہ پست۔ روتا صہ
۱۰۷	قلیلا تمام ہوئی	تھوڑا ختم ہوا۔ خاتمہ ہوا		فلک	

نمبر شعر	الفاظ	معنی	نمبر شعر	الفاظ	معنی
۱۳۳	طاقہ	اونی یا شیمی کپڑے کا	۳	دعائے حرز	خافت کی دعا
۱۳۴	برہان	تھان یا ٹکڑا	۶	نارون	ایک قسم کا انار کا درخت
۱۳۵	موشگافی	دلیل عقلی وجہ			جس کا پھول نہایت شفا ہوتا ہے
۱۳۶	نبی کی عترت	باریکی کو بھما	۸	کرگدن	گینڈا۔ کرگدن کی شاخ
۱۳۷	عزم یا مجرم	بنی کی اولاد			گینڈے کا سینک
۱۳۸	عقرب	پختہ اراغ مستقل اراغ	۹	نسترن	سیوطی گل نستر (گل سیوطی)
۱۳۹	البرز	بچو۔ کتروم	۱۲	کریم و لکن	خدا کی ہرمانی۔ خدا کی بخشش
۱۴۰	کشف	ایک شہر بہار اتر اندان پتھ ہو	۱۶	سدہ (سدہ) لہجہ	ساتویں آسمان پر سبیری
۱۴۱	حرز	کچھوا			کا درخت
۱۴۲	کا وہ	پناہ کی جگہ حفاظت	۱۶	کنار	سیری کا درخت
۱۴۳	سلی	گھوٹے کا چار گھوٹے کی	۱۶	دور عدن	عدن کا موتی جو مشہور ہے۔
۱۴۴	مہوس	گھوم			اچھا اور قیمتی موتی
۱۴۵	دیت	ایک خوبصورت عورت			قصیدہ نمبر (۶)
۱۴۶	شیمیم	کا نام ہے جو جازا مشق	۱	صریر	قلم کی آواز۔ وہ آواز جو تحریر کے وقت قلم سے پیدا ہوتی ہے
			۲	ہم وزیر	راگ یا باج کی نیچی آواز
			۴	حصیر	چٹائی۔ چٹائی کا فرش
			۸	شعیر	ایک قسم کا ناز جو
۲	مجر	آوے			
		قصیدہ نمبر (۵)			
		سلام تنظیم			

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۹	سُبحہ	تسبیح۔ دعا۔ یہاں تسبیح	۲۷	جہات سنہ	میشش جہت تمام عالم دنیا
۱۰	تزویر	لکھ۔ حکمرانی۔ زور	۲۸	شمس بازغہ	فلسفہ کی ایک کتاب کا نام ہے
۱۱	گلخن	آتش کا۔ بھڑا بھٹی	۲۹	بدر مینر	ایک اردو شاعری جس میں ایک شاعر نے اپنے شاعر کے عشق کا نقد لکھا تھا
۱۲	ابر مطہر	برسنے والا بادل	۳۰	صغرے	ایک اردو شاعری جس میں شاعر نے اپنے شاعر کے نام سے ہنر کا علم منطق کی شکلوں کا نام ہے
۱۳	سنگ پدہ	ایک پتھر جوتا ہے جس پر بیٹہ برسنے کی دعا کا عمل پڑھ کر آسمان کی طرف دکھایا جاتا ہے اور بارش شروع ہو جاتی ہے	۳۱	کبرے	شراب کی تھپٹ
۱۴	شکر خندہ	تبسم مسکراہٹ	۳۲	لالے محو	سرور
۲۱	ناک چنار	ناک لگور کا درخت چنار	۳۳	قواق	ہچکی کا مرض
	بید انجیر	ایک ہنرور درخت جس سے انگ گرتی ہے یہ انجیر کا درخت	۳۴	زحیر	پیش کا مرض
۲۲	سمیع بصیر	سمیع سننے والا بصیر دیکھنے والا	۳۵	تنبخیر	حرارت۔ جھکا جانا۔ کم بخار۔ وہ بخار جو کھانے کے بعد باغ کو چھین لفظی معنی بہت سے ٹکڑے کرنا تقویٰ کرنے والوں کی اصطلاح میں کسی نام کے اندر کو تقویٰ کے خانوں میں طرح سے ٹکڑے کر کے لکھنے کہتے ہیں ہر طرف شاعرین برآویں
۲۳	خبیر	خبر دینے والا			
۲۵	عسیر	ایک خوشبو جو مسند لگاتا۔ مشک اور عفران سے ملا کر بناتے ہیں			
۲۶	حل	ایک برنج آسمان کا نام ہے			

نمبر	لفظ	معنی	نمبر	لفظ	معنی
۵۲	کنج خطیر	بڑا خزانہ۔	۱۵	خرمہرہ	کوڑی۔ گھونگا
۶۱	تساؤ و لاف لامر	کام میں مشورہ کرو۔	۳۵	صرف	سپی یا پیسی جس میں موتی
۶۵	قطمیر	وہ گتا جو اصحاب کھن کے			پر دوش پاتا ہو
		ساتھ تھا لنوی مہنی چھوارے	۳۶	سمرن	مالا۔ تسبیح
		کی گھٹی کے اوپر کی کھلی	۳۸	مسجد اقصا	بیت المقدس۔ ملک شام میں
۷۸	خط مخنی	طیر ہا خط۔ طیر ہی لکیر			حضرت داؤد علیہ السلام
۷۹	اقلیدس	انقلیدس کا مشہور صنعت			کی بنا کردہ مسجد جو اب
۸۰	ابن مقلہ	ایک کامل خوشنویس جس نے			کعبہ بیہودیان ہے۔
		خط نسخ ایجاد کیا۔	۳۸	لگن	تھالی طشت چلمی شہدائ
۸۲	عطار د	فتی۔ محرم نام ایک ستارہ کا			کو بھی کہتے ہیں
۸۳	زرقا	عرب کی ایک عورت	۴۵	ریش فرعون	فرعون کی داڑھی کو جادو سے
		جو تیزی نگاہ کے لیے			تبدیلی ہو کر بیکر آئینہ بنی گئی تھی
		مشہور تھی	۵۳	خنک	چمکتے تھے۔
۸۶	کجک	انکس۔ لوہے کا نوکدار	۶۵	اعلیٰ	اندھا۔ تابینا
		آلہ جس سے ہاتھی بانٹا			
		جاتا ہے			
۹۲	آب غدیر	آلاب یا گدھے کا پانی	۳	قلمرو	دلایت حکومت۔ ملک
۹۷	تدویر	مردوش بگھاؤ۔ دورہ	۳	ہاجکدار	باج ادا کرنے والا خراج
		قصیدہ نمبر (۷)			دینے والا مطیع
۱۷	بندرھنا	سورخ کرنا۔ چھیدنا	۴	شناہن	باز آئینہ کاری پر بندو گناہ

قصیدہ نمبر (۸)

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۷	دبیر فلک	آسمان کا منشی - عطار	۳۸	سُہاگ	سہرے کی صندھ
۱۰	مشتری	خریدار			عروس کے گھر کا یا جاتا ہے
۱۲	حصار	قلعہ گو بھی شہر چاہے جو چاہے	۳۸	نہرہ	رقاصہ فلک - ایک ستارہ
		طرف سے گھری ہو			کا نام ہے
۱۴	مطلع الانوار	نور نکلنے کی جگہ - نور کا	۳۸	موسیقار	ایک پرندہ جن کی چونچ
		مشرق			میں بہت سے سونے لگتے
۱۵	سنگ باران	نالہ - اولہ - پتھر			ہیں اور ان میں طرح طرح
۱۶	آبگینہ	سکاپے - شیشہ - بلور			کی آوازیں نکلتی ہیں - ایک
۱۸	ترو و	فکر - سوچ			باجہ کا بھی نام - موسیقار ہے
۲۰	صغار و کبار	جسے ہو صغیر و کبیر کی چھوٹے	۴۵	چادر گنج	ایک قسم کی آتش بازی
		بڑے سب	۴۹	ہوائی	ایک قسم کی آتش بازی جو اڑے
۳۲	لیل و نہار	لیل یعنی رات نہار یعنی			آسمان کی طرف جاتی ہے اور ٹپکتی
		صبح باتان روز و شب	۴۹	شہا ثاقب	روشن و چمکدار ستارہ جو آسمان
۳۵	ساجن	شادی سے ایک دن قبل			بغل آتش بازی کے چھوٹا ہوا
		میوہ - کپڑے وغیرہ دودھ کے			معلوم ہوتا ہے
		گھر سے دھن کے یہاں جانیکی	۵۵	خَالِدًا اِلَى النَّارِ	ہمیشہ کے واسطے جہنمی ہمیشہ
		ہیں اس کو رسم اور دیں برکت اور			دوزخ میں رہنے والے
۳۵	خط گلزار	وہ طرز تحریر میں پھول لگے			قصیدہ نمبر (۹)
		دکھائے جاتے ہیں	۱	حساس	دیر یافتہ کیوں احساس اور اندازہ
۳۶	دبیر چرخ	منشی آسمان - عطار و			کرنی والا کسی چیز کا معلوم کر لینا

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۲	حواس خمسہ	پانچ حواس میں سے تین فی الفاظ چکنا	۳۸	قطاس	کپڑا بندھا ہوتا ہو
		باصرہ (دیکھنا) سامعہ (سننا)			ترکی لفظ ہواس کا معرب
		فنا سمہ (سوگھنا) لامہ (چھوٹا)	۳۳	قواس	قواس ہی یعنی بھٹی
۳	روغن کبریت	گوکھرو باگندہ کا تیل چکنا	۳۶	خضر	کاغذ
		بنانے کے کام میں آتا ہو			ایک نیم کا نام بحری فروں کے رہنا
۴	نحاس	تانبہ	۳۶	الیاس	ایک نیم کا نام خفگی کے مسافر
۳	عطاس	بیماری جس میں پھیپھڑیاں			کے رہنا
		پھینک			قصیدہ نمبر (۱۰)
۵	مبدل	تبدیل کیا ہوا	۱	براق	اُس چوپایہ کا نام ہے جس پر
۹	سلبیل	بہشت کی ایک نہ کا نام ہو			رسول اللہ شہر عراج میں سوار
۲۳	خناس	دیو۔ شیطان			ہو کر تشریف لے گئے۔
۲۵	احتساب	آزمائش کرنا حساب کرنا	۲	اشراق	چکنا۔ سورج کا طلوع ہونا
۲۶	فیہ شفاء	اس میں لوگوں کیلئے شفاء	۳	اشواق	جمع شوق کی خواہشیں
		ہو (آپ کا نام مجھ)	۴	طاق طاق	قوت بیکار بھی حوصلہ بہت
۳۱	طاس	بڑا طشت		کھٹی	تھا عا جز کھتے
۳۳	واس	ہنسیہ (آد آہنی)	۵	مشائیں	جمع ہو مشائی کی چمکا کا وہ
۳۴	فساس	بن مانس۔ ایک جانور جو انسان			گروہ جو حقائق مشایہ کا اور
		سے مشابہ ہوتا ہو			بدون دلیل کہ نہیں کر سکتا۔
۳۵	امی	آن پڑھ۔ جاہل	۵	اہل واق	حکمائے شریعت جو اپنی منافع طلب
۳۸	گاؤ خراس	کوٹھو کا ہل جس کی انگوٹوں پر			لوگوں کے دلوں کا مال معلوم کیلتے تھے

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۶	وفاق	گھر حرم سرا	۱۸	زال دُنیا	بڑی سی دُنیا
۸	ثابت	وہ تارہ جو قائم ہو کر روش نہیں کرتا	۱۹	بطی الحُرکت	سُست چلنے والا کم حرکت کرنے والا
۸	سیار	وہ تارہ جو گردش کرتا ہے	۱۹	بگ دو	دو دھوپ: فکر و تفویض
۸	اہل وفاق	موافقت کرنا۔ سازگاری	۲۰	نفخ	اچھا۔ پھولاؤ
۹	بجھنا ہید	زہرہ۔ رقص فلک	۲۰	پر باد	ہوا سے بھرا ہوا بچھلا ہوا
۱۲	شریا	پرویں۔ وہ چھ ستار جو ہم متصل واقع ہیں	۲۰	تنقیہ	پاک صاف کرنا
۱۲	ایاق	شراب کا پیالہ	۲۱	آواز دمامہ	نقارے کی آواز۔ دھونے کی آواز
۱۳	جلترنگ	ایک بے کا نام ہے جو پیالوں میں پانی بھر کر تیلیوں سے بجایا جاتا ہے	۲۳	بار بدر	خسر و پر و نہ کا نام و مضرط
۱۳	لبستانِ فلکی	آسمانی معشوق یعنی تارے وغیرہ	۲۵	زابل نہرہ ہر	ملکوں کے نام ہیں
۱۳	اذواق	جسے اذوق کی	۲۶	خراسانِ عراق	کمر باندھے ہوئے مستند تیار۔ آمادہ
۱۴	اختر مدار	دُمدار ستارہ بھاڑ و تارہ	۲۶	چاق	روشن دل۔ روشن ضمیر
۱۵	چقماق	اُگ نہانے کی پتھری۔ وہ پتھر جس سے اُگ نکلتی ہو	۲۹	طبع وقاد	تیز طبیعت
۱۵	ربط وفاق	رابطہ موافقت۔ میل کرنا۔ لانا	۲۹	مہرہ	شطرنج کا دھڑاؤ اور ہر تہ تیغی
			۲۹	مہراق	لغوی معنی وہ جگہ جہاں ٹولا جاتا ہے
					اصطلاحی معنی ہوا شطرنج۔

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۰	ہو سنا شفاق	مرض و ق کی طلب	۳۱	سنگ سماق	ایک قسم کا سخت پتھر
۳۱	لنخلخہ	چند خوشبودار چیزوں کا مرکب	۳۲	عاق	چھوڑ دینا۔ فرزند ہی سے علیحدہ کر لینا۔
۳۲	اتراق	منزل پر پہنچنا	۳۳	سہر قمر طاق	ساتواں آسمان۔ ساتویں آسمان کا سر
۳۳	استعراق	محو ہونا۔ ڈوبنا۔ کوشش	۳۴	زمار	جنیواہل ہنود ایک قسم کا ڈورا کا ندھے سے کمر پہ لگاتے ہیں
۳۴	قتلاق	گرم ملک جہاں سرد پہاڑوں کے لوگوں کو سردی کی کون ہرگز نہیں	۳۵	خط نفاق	رواں یا پٹکے
۳۵	جو زائے غضب	غصے کے برج میں	۳۵	سر مرہ گلو	گلو بند ہو جانا اور نہ کھلنے سے گلا بیٹھ جانا ہو
۳۵	زمہریر	تھک رہی ہوا کا کرہ	۳۵	حسود و بقیاق	زیادہ گوشت من۔ زبان ناز بدخواہ۔ بک بک کرنا جالا
۳۵	سپیلان	سرد ملک جہاں گرمی کی کوئی	۳۵	حاسد	حساب دہاں۔ برہمنی داں
۳۶	ما، مہراق	میں آرام کریں	۳۶	اہل سیاق	زمہر مہر۔ زہر کئی دا
۳۸	شیلان	برسات کا چہینہ	۳۸	تربیان	ایک بیماری حلق کی
۳۸	اطباق	دستر خوان	۳۸	خناق	کثرت و هجوم
۳۹	اطلاق	جمع ہو طبع کی	۳۹	خیل و خشم	مشہور بادشاہ جس کے پاس لشکر کثیر تھا
۳۹	غوا مض	صادق آنا۔	۳۹	ادبک	
۴۰	غوا مض	تطابق	۴۰		
۴۰	غوا مض	باریک معافی۔ کلام کی	۴۰		
۴۰	غوا مض	باریکیاں	۴۰		
۴۰	انامل	انگلیاں	۴۰		

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۴۹	قلماق	مشہور بادشاہ جر کے پاس	۶۱	صفۃ طعمہ	کھانوں کی تشریفیں
		لشکر کثیر تھا	۶۱	بسبخی	ایک ظریف شاعر تھا جو اپنے
۵۰	چماق	لوہے کا گرز جو شش پہلو ہوتا ہے			اشعار میں طعالم کا تلامذہ
					بانہ صبا تھا
۵۱	الصاق	لگاؤ چپکاؤ۔ پیوند	۶۲	انفاق	نفعہ دینا۔ روزی دینا
۵۲	شقاق	دشمنی۔ مخالفت		فتون	فوج کا ایک گروہ۔ ایک
۵۳	شلاق	جنگ فساد۔ جھگڑا			دستہ
۵۴	ہفت اوراق	سات ورق یعنی آسمان	۶۳	قبچاق	ایران اور توران کے
		کے ساتوں طبق			درمیان ایک بگل ہے
۵۵	فترک	شکار بند تسمہ۔ جو ترین ہیں	۶۴	حراق	خوب جلانے والا۔ تیز
		لٹکاتے ہیں			جلانے والا
۵۶	لفاق	کمر بند۔ پٹھا	۶۵	فرغل	لبان
۵۸	مطراق	ہتھوڑہ (چابک سے	۶۶	استبراق	ریشمی کپڑا
		مراد ہے)	۶۸	فواق	ہلکے ہلکی۔ وہ ہوا جو
۵۹	استشاق	ناک کی راہ سے کسی چیز کا			سینہ سے نکلتی ہے
		دماغ میں پہنچانا پانی	۷۰	محاق	چاند کا گھٹنا۔ اس کی ابتدا
		یاد دہا وغیرہ کا ناک کے بہتہ			قمری مہینہ کی آوارہ رخ
		سے کھینچنا			سے ہوتی ہے
۶۰	البرز	مازندران میں ایک پہاڑ	۷۱	ازہاق	مٹا دینا۔ اڑا دینا۔ خاک کر دینا
		ہے			ہلاک کرنا

نمبر	لفظ	معنی	نمبر	لفظ	معنی
۱	جوانِ ایشق	قصیدہ نمبر (۱۱)	۲۶	لبید و عمیق	دو شہر شاعر عربی کے ہیں
۱	فلق	جوان بہت اچھے قد والا	۳۰	صدق	بالج۔ راست۔ معیج
۲	چشمِ بلبل	صبح کا سفید سپیدی ج	۳۳	بورق	تلوار کی دھار۔ تلوار کی
۶	زنبوب	کبھی آنکھ	۳۵	بچہ برق	چمک
۷	تیزبو۔ چنبہ کا پھول	ایک پھول نہایت خوبنوار	۲۷	جوسق	ہنجر کا بچہ۔ پشہ کا بچہ
۷	طویلِ احق	سب خوب وقت ہوتے ہیں	۲۸	سرمق	قمر و محل
۸	فقق	کشادگی۔ چیرنا	۳۹	بیزق	تھوڑے کا ساگ
۹	کلامِ متلق	مشکل کلام جس کا مطلب سمجھ میں نہ آئے۔	۴۰	علق (دک)	شرخ کا پیادہ
۱۳	زورق	کشتی خورد	۴۱	نظم و نسق	ایک آبی جانور جو سانپ پر
۱۵	منطق	ایک علم جو عقلی دلائل سے	۴۲	علوق	مچلی کا شکار کرتا ہے۔
۱۷	ساق	عن کہن اور راع کو حق ثابت کر دیتا ہے	۴۷	زہیق	انظام۔ حسن تدبیر
۲۱	لیمن	پسند لی	۱۲	روزِ علوجاہ	جونا
۲۲	استبراق	قبلا۔ عبا۔ چنہ	۱۸	وام	پارہ
۲۳	راوق	ایک قسم کا شہی کپڑا	۲۱	نارِ خلیل	قصیدہ نمبر (۱۲)
۲۵	صدق	خالص شراب	۲۱	نارِ خلیل	مرتبہ کو اعلیٰ اگر نیو لادن
		نظر۔ نگاہ۔ کسی چیز کی طرف			یوم خوشی
		نجاہ کرنا			قرض۔ ادھار
					حضرت ابراہیم خلیل اللہ کو
					اگ میں پھینکا گیا تھا اور وہ
					اگ کلج خدا گستاں بن گئی تھی

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۳	سیل فنا	یعنی، فنا کا دریا موت کی لہر	۶	باد شمال	پہاڑی ہوا۔ وہ ہوا جو مینہ برساتی ہے
۲۵	سوقار	تیر کا دھن۔ تیر کی گرفت تیر	۷	کی عجیب ہر و سخن	حضرت خضرؑ گور سے اور حضرت بلالؓ سیاہ رنگ تھے
۱	طرب افزا	خوشی بڑھانے والا	۱۳	اگر رنگِ بلال حال	بلالؓ حالِ قتال پر وجدانی حالت، کیفیت
۱	ہزاروں سنگ	ہزاروں کوس۔ کوسوں	۱۴	قیقال	ایک گ گ جس سے خون نکلے
۹	پتنگ	پر دانہ وہ کھڑا جو شے پر تیراں ہو جاتا ہے	۱۶	ہوں قلم ہاتھ	پر چہرہ اور گے کی بیاریاں ہوتی ہیں
۱۰	سمندر	ایک کیڑا جو آگ میں تہا کر آتش کدہ کا چوہا	۱۷	خدا تعالیٰ	خدا کے اعلیٰ و برتر
۱۰	خرچنگ	سردان۔ کیکڑا، گنگیچ	۱۸	میسح دوم	حضرت عیسیٰؑ جیسی پھونک جس سے مرنے کا زخم ہو جاتا ہے
۱۳	نبض محوم	بنار والے کی نبض	۲۰	یوسف رخ	حضرت یوسفؑ جیسا چہرہ یہ
	قصیدہ نمبر ۱۳		۲۰	داؤد الحان	بینہم بہت خوبصورت تھے
۱	جبتا	بہت اچھا، خوب۔ شاباش		سلیمان ش	حضرت داؤدؑ جیسی آواز یہ بینہم
۲	بارک اللہ	بارک ہو اللہ کی برکت ہو اللہ کی برکت دے	۲۰	موسیٰ کف	حضرت موسیٰؑ جیسی ہونے کے
۲	خیر مقدم	پیشوائی کرن			بائے کی روشنی پر بیٹھا، منہ ہنسی

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۲۰	صلح اعمال	حضرت صالح پتیمبر صلی علیہ وسلم خوش اعمال	۵۷	ملح سگال	تقرین کرنے والا۔ مدح کرنے والا
۲۱	بحر نوال	بخشش و عطا کا سمندر		قصیدہ نمبر ۱۵	
۲۲	گسوف	سورج یا چاند کا گہن ہیں	۱	مخیل	حیلہ گر۔ مکار
		آنا	۶	شہرباز	باز ایک شکاری پرند جو چل بھٹا ہوتا ہو
۲۳	ہبوط	پستی ستارہ کا بیچ میں ہونا یعنی جائے شرف سے	۸	تحت ثریٰ	زمین کے نیچے
		ساتویں برج میں آنا	۱۲	جبرئیل	ایک علم جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے پتھر اوپر چڑھائے جاتے ہیں۔
۲۴	مقیال	ایک زن بقدرہ لڑکھا		تاویل	بیان کرنا۔ کسی چیز کو ظاہر سے پھیر کر اور معنی بیان کرنا
۲۵	معلق	لٹکا ہوا۔ درمیان میں		رجل	رجل کر نیوالی۔ جانے والی رخصت ہونے والی۔
۳۰	تپ محرق	جلانے والا بخار بہت تیز بخار شدت کی تپ ایک خاص قسم کی تپ جس میں تیزی زیادہ ہوتی ہو	۱۸	مندیل	پٹری۔ عمامہ۔ صاف
		نام ایک قوت کا جو غذا کو معدہ میں ٹھہرا رکھتی ہو۔	۳۰	نخیل	خرمہ کے درخت
۳۲	اسطو فلاطوں	دو مشہور حکیم تھے	۳۱	شوق کفیل	قبول کرنے کی خواہش۔ مانگنے کی خواہش
۳۵	سبیل	بہنے والا۔ چلنے والا۔ رقیق	۳۲	کلیل	کلاہ۔ تاج
۴۱	اضمحالات	پتھر مدگی۔ کمزوری	۳۵	بتخیل	بزدگی کرنا۔ عزت کرنا
۵۵	غزوة ماہ شوال	حیدانظر	۳۷		

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۹	تفصیل	نفیست - بزرگی		قصیدہ نمبر ۱۶	
۴۰	اولاد تکر	تیمور بادشاہ کی اولاد	۱	فرق و التیم	پھٹنا اور پھول جانا - جو لوگ
۴۱	الجلس للجنس	ایک سی چیزیں اپنی جنس			جسمانی مزاج نبوی کے تہل
	یمیل	کی چیزوں کی طرف میلان			نہیں ان کا خیال تھکا آسمان
		کھتی ہیں -			پھٹ کر پھر نہیں مل سکتا، بڑا
۴۶	تعدی	ظلم - جور			یہ کہ آسمان میں راست
۴۸	دائہ ہیل	الانجی کا دانہ			ہونا ناممکن ہے -
۵۱	زفیل	سیٹی جو کبوتر کے اڑانے کو	۲	خطا محور	گردش کرنے والا خطا
		دی جاتی ہے	۳	سبدہ سیارہ	سات سیارے (ذکر عطارد
۵۲	صہیل	گھوڑے کی آواز			زہرہ شمس - مریخ - مشتری
۵۶	عرصہ	میدان - مرقعہ			زحل)
۶۲	خبرن ہابیل	ہابیل کا خون - ہلیل قابیل	۴	سایر	سیر کرنے والا - پھر نیوالا
		حضرت آدم کے بیٹے تھے	۵	ثوابت	جمع ہونا ثابت کی ثابت قائم
		قابیل نے ہابیل کو قتل			ہونے والے تاروں کو کہتے
		کر دیا تھا			ہیں سیارے گردش کرنے
۶۳	میل	سُرمہ لگانے کی سلاخی			دلے تارے کہلاتے ہیں
۶۶	احلیل	صورت قبول کرنا -	۶	سپہر شمس	آسمان
		ہلیہ میں آنا	۷	زمہریرہ	انتہائی درجہ کی ٹھنڈک
۷۰			۸	غمام	ابر - بادل
۷۰	مزلت	لغزش کرنا پھسلنے کی جگہ	۹	قوس قزح	دھنک - دھنک

نمبر	لفظ	معنی	نمبر	لفظ	معنی
۶	بامرام	کامیاب۔ بامراد	۱۳	کلیاتِ خمسہ	پانچ حواس
۷	بدیع	ادب۔ انوکھی۔ نئی بات	۱۴	ایسا عجوبہ	منطق کی ایک کتاب کا نام
۸	ایراد	وارد کیا	۱۵	جنسِ فصیل	ہو۔
۹	ان لن	اصطلاحِ نحو	۱۶	نوع۔ خاصہ	علم منطق کی مہملاجات
۱۰	جازم	مضبوط کرنے والا۔ ساکن	۱۷	عرضِ عام	دو مادہ جس سے چیز بنی ہو
۱۱	ان ولم	کرنے والا۔ جزم دینے والا	۱۸	مادی علت	جس نے کوئی شے بنائی ہو
۱۲	لما ولام	اصطلاحِ نحو	۱۹	فاعلی علت	فائدہ اُس چیز کا جس کے لیے
۱۳	افاعیل و	تفطیع کے اور ان کی طرف	۲۰	علتِ غائی	وہ بنائی گئی۔
۱۴	تفاعیل	اشارہ ہو	۲۱	سعد اکبر	مشتری۔ قاضی فلک
۱۵	زحاف	یکن شے میں کسی حرف کے	۲۲	توسِ فحوت	آسمانی بروج کے نام
۱۶		گرجانے یا بڑھ جانے کو	۲۳	چوزِ او حمل	آسمانی بروج کے نام ہیں
۱۷		کہتے ہیں	۲۴	تقس	آسمانی بروج کا نام ہو
۱۸		حالتِ بخار میں جب علاج میں	۲۵	سنبلیہ	آسمانی بروج کا نام ہو
۱۹		سخت تغیر ہوتا ہو اُس کو	۲۶	عقیقم	بانجہ جس عورت کے بچے
۲۰		بُھون کہتے ہیں۔ نازک وقت	۲۷	جہیں دیکھو	پیدا ہوتا ہو
۲۱	الوان	جمیع رنگوں کی لون مہنی	۲۸	ستاروں کے نام	یمنی مشتری و زحل دو
۲۲	ماخس	رنگ	۲۹	تیر و ماہ	ستاروں کے نام
۲۳	نخوہ	نقابِ قتل	۳۰		ستاروں کے نام ہیں

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۱۹	بہرام	مریخ ستاروں کو کہتے ہیں	۲۵	ساک	صوفیوں کی اصطلاح میں اس شخص کو کہتے ہیں جس کا ہاتھ کھٹے ہوئے خدا کی تلاش و جستجو کرے
۱۹	ماولانہر	لک تو رمان جو بہرہ جوں کے اس پار ہو	۲۵	سلوک	طریقہ عبادت و ریاضت جو ساک لوگ کہا کرتے ہیں
۱۹	ناہید	نہرہ ستارہ کو کہتے ہیں	۲۶	ابدال او تاد	اولیاء اللہ سے مراد ہو
۲۰	اصطربلاب	نجویوں کے ایک آسمان نام	۲۸	بدیم پنجم کھج	ہندی راگ کے سروں کے نام ہیں
۲۰	ارتقاع	ہو جس سے آفتاب وغیرہ کی	۲۸	گندھار و دیھوت	گندھار و دیھوت
۲۱	رحل	بندی و پستی نیکی و نحوست	۲۹	کھھاو	کھھاو
۲۱	عقلہ و انیس	اور دیگر آسمانی حال معلوم کرتے ہیں	۳۱	آبار و آب	ترکی ہیسوں کے نام ہیں
۲۲	یرنخ	او چٹائی - بندی	۳۲	ایلول او نیل	بہشت - جنت
۲۲	چیر اور تفویض	ایک ستارہ کا نام ہو	۳۲	رضیہ وار السلام	میزہ زار - دوپ کا میلک
۲۳	اہل اعتراف	رہ کی شکلوں کا نام ہو	۳۳	مرغزار	سفید پتھر سنگ مرمر
۲۳	استدراج	وقت موت سے قیامت	۳۴	سنگ خام	لشکر و قافلہ کا نقیبہ عساکر
		بلک کا زمانہ - و مخالف	۳۵	چاوش	خوشبودہ ہوا جس سے خوشبو آئے
		چیزوں کے درمیان میں	۳۶	نقشبم	لبلہ یعنی چھوٹا صند و قچہ
		حاکم ہونے والی چیز	۳۶	طبلہ عطار	پسینی عطر فروش - عطر فروش کا صند و قچہ
		علم کلام کی اصطلاح ہو			
		فرقہ معتزلہ			
		دہ باتیں جو خلاف قیاس			
		کسی سے ظاہر ہوں			

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۳۶	اشتہام	سنگین۔ خوشبو حاصل کرنا	۳۸	جلالیتا ہی و ام	خود روشن نہیں ہی لکھ سورج
۳۹	مایہ	دسترخان۔ کھانوں سے	۳۹	ذوالاحترام	سے روشنی حاصل کرتا ہی۔ روشنی
۴۰	من سلونی	بھرا ہوا خوان	۴۰	حریق	روشنی قرض لیتا ہی۔ روشنی
۴۱	ہوائے اشتہام	ترجمہ بیرونی و بیرونی و بیرونی	۴۱	ضحاک	حاصل کرتا ہی روشن ہوتا ہی
۴۲	خرقہ ماہی	کھانے جو حضرت موسیٰ کی	۴۲	خرچنگ	صاحب عزت۔ بزرگ
۴۳	آبِ خضر	اُمت کے واسطے آسمان	۴۳	سید سکندر	بڑے مرتبہ والا۔
۴۴	بیش آبِ جام	سے آتے تھے	۴۴	چار آئینہ	شراب خالص
۴۵	انتہام	بزدلی۔ جلال کی روشنی	۴۵		ہمنے والا ضحاک ایک
۴۶	مستفید	وہ ہوا جو پھول کو کھلا دیتی			بادشاہ تھا جس کے دونوں
۴۷	جرمِ قمر	ہی جس ہوا کے اثر سے تبسم			کا ندھوں پر ایک ایک سانپ تھا
		پیدا ہوتا ہی۔ خوشی			حضرت صالح کی اونٹنی
		پھلی کی گدڑی			سرطان۔ گنگا۔ لکیرہ (ایک)
		آبِ حیات۔ وہ پانی جس کے			دریائی جانور ہی)
		پینے سے انسان کبھی نہیں مڑتا			سکندر کی دیوار سکندر بادشاہ
		تلوار کے پانی کی تیزی تھی			کی بنائی ہوئی مضبوط دیوار
		تلوار جیسا کام کرنے والی چیز			جو علاقہ ترکستان میں
		خوشبو آنا			واقع ہو
		طلب کرنے والا۔ فائدہ حاصل			ایک قسم کا زہر بکتہ چلائی
		کرنے والا			میں حفاظت کے واسطے
		چاند کا نورانی جسم بچاند			کام آتا ہی

نمبر شعر	لفظ	معنی	نمبر شعر	لفظ	معنی
۶۰	وصلی	خوشنحی کی شوق کے واسطے چند کاغذوں کو ملا لیا جاتا ہو جس کو وصلی کہتے ہیں	۴۰	عوضہ چوگان	گیند ملا کھیلنے کا میدان چوگان ایک ڈنڈا مثل بالی ہنگ کے ہوتا ہے۔
۶۱	شہباز سہام	شہباز یعنی بڑا باز سہام یعنی تیر باز جیسا تیر پرواز گوچیں پتھر مانے کا آرزو مند	۴۱	سرپٹ اُردن میٹھا پوسیدہ دلی	سرپٹ اُردن میٹھا پوسیدہ دلی گھوٹے کی چال کی قسین ہیں
۶۲	فلاخن	نوالہ بار بار دہرے والے والا	۴۲	اس قاق سے	اس سرے سے اس سرے
۶۳	مگر گشتاں	موفیل نشیں فوج جس نے	۴۳	اس قاق پر	اس سرے سے اس سرے
۶۴	صحاب فیل	اب رہ بن صباح حاکم مین کی سرکروگی میں مکہ معظمہ پر حملہ کیا تھا۔	۴۴	شب یلدا	کالی رات۔ اندھیری رات
۶۵	طیر ابا بیل	اشارہ ہو اس واقعہ کی طرف کہ صحابہ فیل کی سرکروگی کے واسطے خدانے ابا بیلوں کو لشکر بھیجا دیا۔ ہر ابا بیل اپنی چونچ میں پتھر لایا اور ایک ساتھ اُس لشکر پر حملہ آور ہو کر سب کو ہلاک کر دیا۔	۴۵	فشل غمام	اگر کی شکل۔ بادل کی طرح ہاتھی کی سونڈ
۶۶	انہزام	لشکر کچا نا لاشکر کا پسا ہونا زمین غبار و آلودگی کی اصطلاح ہے	۴۶	عید صیام	روزوں کی عید عید الفطر
۶۷	صفحہ غبرا		۴۷	قصیدہ نمبر ۱۷	
۶۸			۴۸	نوام	جوڑواں۔ لے ہوئے جڑے ہوئے
۶۹			۴۹	پرے	نہننے ناک کے سوراخ
۷۰			۵۰	جعبہ پر خم	بیچ کھائی ہوئی چوٹی جعبہ پیشی چوٹی

نمبر	لفظ	معنی	نمبر	لفظ	معنی
۷	متراوت	ہم معنی۔ ڈو ایسے لفظ جن کے معنی یکساں ہوں	۲۲	گٹکری	بھی کہتے ہیں۔ وہ پیچیدہ آواز جو کانٹے والوں کے گلے سے گاتے وقت لہر کر نکلتی ہے۔
۸	قطرہ یم	مینہ کی بوند۔ بارش کے قطرے	۲۲	پچھا	پتھو در پتھو تاکا۔ ڈورا سلسلہ
۱۱	ملہم	الہام کیا گیا۔ القا کیا گیا	۲۳	کبج۔ پنجم	راہیوں کے کھڑوں کے نام ہیں
۱۲	بہم	پوشیدہ۔ مشتبہ۔ وہ بات جس کا مطلب دریافت نہ ہو سکے۔	۲۴	سم	آواز تال میں
۱۳	طوئے	عسری	۲۵	مرا میمر	گانے والوں کے ساز
۱۳	حاتم	عرب کا ایک سردار جو سخاوت میں مشہور تھا۔	۲۸	منڈھے کی صورت	سانبٹ یا سامیانہ جو اہل ہندو میں شادی کے روز بچوں پر تانا جاتا ہے۔ بس کو منڈھا کہتے ہیں۔
۱۴	دیر یوزہ گر	بھکاری۔ بھیک مانگنے والا	۳۲	خباطہ	سوئی
۱۵	منضم	طایا گیا۔ طایا ہوا۔	۳۶	گوشِ احم	بہرہ کا کان۔ گوش یعنی کان
۱۶	قرآن السعین	دو نیک ستاروں کا ایک جگہ جمع ہونا	۳۹	جلاجل	اہم یعنی بہرہ
۱۶	یمن	اقبال مندی مبارک کامیابی	۴۰	دامہ	جھانجہ۔ مجیر۔ تال
۱۹	تہذیب و سلم	سادت۔ برکت	۴۵	نقل	نقارہ۔ دھونسہ
۲۱	مربط	یہ دونوں کتابوں کے نام ہیں جو منطق کے فن میں ہیں			ایک قسم کی شیرینی جوالہ کی کے دانوں یا نخود ہریاں پر نسرکڑھا کر بناتے ہیں۔

معنی	لفظ	پہلو	معنی	لفظ	پہلو
حور کی صورت	حور طلعت	۱	گو نکھا۔ نہ بول سکے والا	ابھم	۴۶
حضرت سلیمان کے نامہ پیش	بلقیس	۱	سبزہ گھوڑا	اشہب	۵۵
مکاشم میں ریاست سبکی			مٹھی گھوڑا	ادھم	۵۵
ملکہ تھی سوچ کو چوتھی تھی			کبس۔ لونی۔ ادنیٰ کپڑے	گلیم و دم	۶۰
یہ ملکہ حضرت سلیمان کے کلچ			آتش بازیوں کے نام ہیں	گنج۔ ہوائی	۶۱-۶۲
میں آگئی تھی			انار۔ کھن چکر		۶۶
حضرت یوسف سے کنایہ ہے	ماہ کنعاں	۱	ایک مشہور ولایتی میوہ	فندق	۷۱
کنعاں یہودیوں کا ملک ہے			رنگ بیری برابر موناہی اٹا		
فلسطین میں شامل ہے			مہندی لگی انگلیوں کی طرف ہے		
طرز۔ طور۔ طریقہ۔ ڈھنگ	شیوہ	۲	بالا خانہ سب سے اونچا حصہ	طارم	۷۳
خلوت کا دوست	انہیں خلوت	۲	کیا تو اسے جانتا ہے	انتہی تعریف	۷۸
جلس کا ہمنشین	جلس خلوت	۲	ہاں	نعم	۷۸
دوستوں کا بے تکلف جلسہ	بزم یاراں	۳	پہا ہوا مشک	مشک سووہ	۸۱
خلوت۔ تنہائی	عزالت	۳	بٹٹنے والی موت	قضاے مہرم	۸۳
شوخی دینے۔ فتنہ اٹھانے	چشمِ قاتل	۴	چربی	پہیم	۸۶
والی آنکھ۔			ڈھیر۔ انبار۔ توں	اٹم	۸۸
بارغ کے نقش و نگار	ہنگا بہستاں	۵			
ایک بیل کا نام ہے جس کا	عشق پیچاں	۵			
پھول سرخ رنگ کا اور					
پتیاں باریک ہوتی ہیں					
			لاغر۔ نازک۔ ضعیف	نزار	۱
			پری کی صورت نمٹن حال حسین	پری چہرہ	۱

قصید نمبر ۱۸

معنی	لفظ	پہلو	معنی	لفظ	پہلو
زہرہ ٹیس۔ بیخ میٹری			ترچھاپن۔ ٹیڑھ۔ خونمائی	لج کلہا ہی	۶
(زحل)			شراب پینے والا	ساغرش	۷
دنیا کی سات بڑی لائیں	ہفت کشور	۱۳	خوبصورت گردن	بیاغش گردن	۸
چین۔ ترکستان۔ ہند			صریحی کی مانند	صریحی آسا	۹
توران۔ ایران۔ روم			جہرا بحر۔ مونکا	مرجاں	۱۰
شام (حسب تقسیم			کرکا بچکنا۔ لہر کھانا	کرکا لہکنا	۱۱
زمانہ قدیم)			چکچی ہوئی پستلی	ساق سیمیں	۱۲
طالع نیک	اختر ہما یوں	۱۳	صفت محبوب چھوٹا سا قد	فتنہ قامت	۱۳
چاند سے مراد ہو	چرخ گردوں	۱۴	ایک ایرانی بادشاہ کا نام	جم	۱۴
شعلہ کی مانند	شعلہ آسا	۱۵	ہوا میں نام جم شد ہو۔ جم		
بادل	سحاب	۱۶	اس کا مخف ہ		
حکومت۔ حکومت کرنا	حکمرانی	۱۷	قدوز کا بادشاہ فیلقوس	سکندر	۱۵
ابر ہار۔ وہ پانی جس کی بند	ابر نیسیاں	۱۸	کا بیٹا تھا		
سیکے مونہہ میں پڑ جانے سے			تخت نشینی بادشاہوں	جلوس	۱۶
موتی بن جاتی ہو			کی سواری کا دھوم مٹنا		
تاکیہ۔ تقید (صاحب غیاث	قدغن	۱۹	صرحاً۔ برجستہ	بالبداہت	۱۷
اس لفظ کو ترکی بناتے ہیں			شفق سے ملتی جلتی صورت	شفق شباہت	۱۸
چاند کا کٹل۔ دائرہ	بالہ	۲۰	بہترین۔ خوب بہت اچھا	احسن	۱۹
حلقہ			زمانہ	دوران	۲۱
کاٹ کٹنے والی تلوار	یتخ ہراں	۲۲	سات تباہی دفر۔ عطار د	ہفت اختر	۲۲

معنی	لفظ	شعر	معنی	لفظ	شعر
گیند کا بٹا۔ گیند کا ڈنڈا	چوگاں	۲۳	لڑائی۔ جنگ	ایجا	۱۷
تو مندر زبردست ٹیل ڈھل	قیل کوہ پیکر	۲۳	چکنے والی بجلی	برق خشاں	۱۷
والا باہقی			روح	طائر جان	۱۸
مبارکباد دینے والا۔ مہرج	ہینٹ خیاں	۲۵	مبارک	میموں	۱۹
کرنے والا			مہرج اسد آفتاب سورج	شیر گردوں	۱۹
			ادویان کے معنی نسخ میں شتر گردوں غلط چھپا ہوا		
قصیدہ نمبر ۱۹			عوام کا عقیدہ جو کہ زمین ایک	گاؤ زمین	۱۹
خالی	ہتی	۲	گاؤں کے ڈوسینگوں پر کھی		
زیادتی	افراط	۵	ہوئی ہو جب زمین بھاری		
خوشی	انبساط	۵	ہو جاتی ہو تو وہ گاؤں		
تورہ بندی کا کھانا جس میں	توروں کے پخت	۱۲	تمک کر سینک بپتی ہو اور		
متنفر دکھانے ہوتے ہیں			بھونچال آتا ہو		
نہ بہتہ نیچے اتر	توبہ تو	۱۳	بادشاہ چین	فقہور	۲۰
بڑی۔ ایک رسم جوشادی	ساچ	۱۷	چینی کے برتنوں کا ذخیرہ	چینی خانہ	۲۰
سے ایک دان قیل ہوتی ہو			سلندر کا ہمعصر۔ ایران کا	سارا	۲۰
کافہ کا ایک تھیلہ جس میں	سہاگ پٹرا	۲۳	بادشاہ تھا		
خوشبودار پیڑیں ہوتی ہیں			برس پڑنا۔ جوش میں آنا	اُمند پڑنا	۲۱
جوشادی کے موقعہ پر دھوا			ملک عرب کا ایک فیاض	حامم	۲۱
کے یہاں سے جاتا ہو			نخی سردار تھا		
تو ان شریف کی ایک پتہ لفظ کی طرف	ان یکاد	۲۵	گیند	گو	۲۳
اشارہ ہو					

معنی	لفظ	معنی	لفظ
کھیت	مزرع	مرتبہ کی زیادتی۔ قدر و	۴۸ علوجاہ
ذوق کا خطاب ہو	خاقانی ہند	منزلت کی ترقی	۵۰ مصقلہ
دریائے عمان کا کُٹڈہ	لجھ پھر عثمان	لوہے کا وہ آہس پر تلوار	۵۲ شبیز
عری کی ضرب المثل سی ان	الاحسان عبد	وغیر کی دھار لگی جاتی ہو	۵۳
احسان کا بند ہو	الاحسان	گھڑا	۵۴
بھڑکنی ہوئی آگ روونخ	سعیر	قصیدہ نمبر ۲۰	۵۵
کاچو تھا طبقہ			
حجرہ۔ چھوٹا گھر	کلبہ	تصویر پر نہایت بائیک	۸ موقلم
برائے الماس۔ پسا ہوا	سودہ الماس	قیمت سے کام کرنا۔ برش سے	
الماس		کام کرنا	
ایک نرم قسم کا سفید پتھر	سنگت جاحوت	حکیم متفہم نے ایک چاند بنایا	۱۵ ماہ نخب
چارہ۔ جانوروں کی خوراک	علف	تھا جو چاہ نخب سے نکلا کرتا	
کو کھتے ہیں		تھا اس کی روشنی چار فرسنگ	
برہم یعنی تنہا بیٹھ کر کیوں ہمینی	برہم کیواں	تسک پہنچتی تھی نخب تکستان	
زحل۔ مراد از روشنی نفل		میں ایک شہر ہو	
پیشانی گھسنا۔ سجد کرنا	ناصبہ عالی	وہ پتھر جس پر چاقویا چھری	۱۹ فسان
آٹا ٹاٹا۔ فوراً۔ ایک شاعر	طرفۃ العین	پر سان رکھی جاتی ہو سان	
خدا کی پناہ خدا بچائے	عیاذ باللہ	کا پتھر گردش میں رہتا ہو	
جانور یا آدمی کا چھڑکڑک	کفل	برساں پڑا جانور کی سانک	۲۵ شہان
ہاتھی کی سونڈ	خرطوم	سانک انسان یا جانور کو گھسیٹ	

بی۔	لفظ	معنی	بی۔	لفظ	معنی
۱۹	اورنگ سروری	تخت شاہی سے مراد ہے	۳۰	کھانا سکندری	ٹھوکر کھانا ہو۔ گھوڑے کی ٹھوکر کھانے کو سکندری کھانا کہتے ہیں
۲۰	دساں ختیرے	تیرا دربان سکندر کا	۳۱	مہر اکبری	اکبر بادشاہ کے زمانہ کی تھی
	دور کا کرتا سکندر	ہم پایہ ہو۔ یا سکندر	۳۲	رحل	یابادشاہ کی مہر جس پر رکھ کر قرآن مجید کو پڑھتے ہیں۔
۲۱	چتر	چھتر۔ چھتری	۳۳	ام الکتاب	قرآن مجید۔ لوح محفوظ
۲۱	چرخ چنبری	آسمان "نہ چرخ چنبری" نو آسمان	۳۴	فیل گردوں	سورہ فاتحہ الحمد استعارہ ہو آسمان کے متعلق
۲۳	تیج شعلہ دم	تیز تلوار	۳۵	عماری	ہو دج۔ ہودہ رکھتی کے اوپر سواری کے لیے رکھا جاتا ہے
۲۵	بیشہ	نہیر کے بہنے کی جگہ	۳۶	برج حمل	برج آتشیں تو آسمان کے کہ نہیں برج کا نام لائے ایک قسم کی زرہ کا نام
۲۵	نوشیرواں	ایک بادشاہ کا نام ہے	۳۷	چار آبینہ	نیک و بد
۲۶	مہوسوں	مہوس کی جمع۔ کیمیاگر	۳۸	سعد و خس	وہ پھول جس کی بہت سی
۳۵	جار و بکش	جھاڑ و جینے والا۔ صفائی کرنے والا	۳۹	صد برگ	پتھر ہیں گینے کا پھول
۳۵	شکوئے خسروی	شاہی محل سرا۔ باؤشا کا مکان			
۳۶	منشور	فران۔ حکماء۔ پروانہ			
۳۹	سحر سامری	سامری ایک جادوگر کا نام ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا			
		نہ ہی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تھا			
		سحر یعنی جادو سحر سامری نامی جادو			

ب۔ پ۔	لفظ	معنی	ب۔ پ۔	لفظ	معنی
۴۹	جھقری	زرد گیندے کا پھول	۲۲	خرچنگ	سرطان۔ بیکڑہ گنگیچ
۵۰	میمنت	خوشی مبارکی۔ برکت سعادت	۲۳	کولنار	پوست کا بوڑھا۔ وہ پل جس کے اندر وازہ خشخاش ہوتے ہیں
۵۰	اربح قہقری	پچھے پلٹنا۔ لوٹنا۔ اُلٹے پاؤں پھرنا	۲۶	جنتری میں کھینچنا	ٹہیڑہ نکالنا یہاں ہو جانا جنتر ایک لوہے کا ٹکڑا ہوتا ہے جس میں چھوٹے بڑے متحد و سوراخ ہوتے ہیں اُس میں تار کو کھینچ کر بڑھاتے ہیں۔
۶	مجھڑ	انگلیٹھی	۲۸	عقدہ کشا	عقدہ کھولنے والا۔ منسل کو حل کرنے والا
۷	دانیہ سپند	اسکند	۲۹	قرعہ	رٹل ڈالنے کا پانسہ
۱۰	کمرنگی	سنتی	۳۰	کبریا	زرد چکدار گوند
۱۱	خوں بہا	معاوضہ خون۔ خون کا بدلہ دیت	۳۵	گنگرگ	نزار۔ اولہ
۱۳	دل فسرده	چٹڑا ہوا دل۔ سردی سے جما ہوا دل پٹھڑا ہوا دل	۳۰	خال سویدا	ایک سیاہ نقطہ جو دل ہوتا ہے
۱۶	نہان دریا	آوازِ جرس	۳۱	کوہ مروہ	مکہ شریف میں دو پہاڑ ہیں
۱۹	کبوتران گرہ باز	وہ کبوتر جو ہوا میں رشتے ہوئے (لوٹے) گرہ کھاتے ہیں	۳۲	کوہ صفا	چھالہ جو بخار کے بعد مچھوٹ پڑ پڑ جاتا ہے
۲۱	ختن	ایک ملک ای جہاں کاشتکار مشہور ہے		بتخال	
۲۲	رجبت	بازگشت۔ سیاروں کی اُلٹی چال			

بجلی	لفظ	معنی	بجلی	لفظ	معنی
۴۵	فرو بستہ	بندھی ہوئی	۷۵	ذنبِ راس	ایک ستارہ جو تاروں کا اس کی پہلی سمت کے راس اور دوسری سمت کو ذنب کہتے ہیں
۴۵	میانِ نشہ	موسمِ سروا کے درمیان	۸۰	مدعی	برآچار ہنے والا۔ دشمن
۴۸	غنیاء	غنی کی جمع ہو یعنی مالدار	۸۰	محیطِ دہر	بدخواہ دعویٰ کرنے والا
۴۹	صباحِ وصال	صبحِ وصال	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۵۲	سُہا	نام ایک ستارہ کا	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۵۳	گلوے	گیندر۔ لٹو۔	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۵۵	لا انتہا	بے انتہا۔ بے تعداد	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۵۶	ماکیان	مُرعیاں	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۵۸	دشنہ	گٹاری ایک قسم کا خنجر	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۵۸	ابا	نہ ماننا انکار کرنا	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۵۹	قفا	پچھنے کی طرف پیچنے کی طرف	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۶۲	ازروما	پس پشت	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۶۹	نیشکر	بڑا ساپ	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۷۱	سجہ	گمنا۔ اوکھ۔ اکیچہ	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۷۲	ذوالجلال	سمرنی۔ تسبیح	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۷۳	عقدہ شریا	عزت و شان والا۔ خدا سے مراد ہو	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۷۴	عقدہ شریا	موتیوں کی لڑی۔ ثریا کہلاتی ہے	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ
۷۵	عقدہ شریا	سے ملے چھ سالے۔ پرہیز	۸۰	محیطِ دہر	احاطہ دہر۔ دنیا کا گھراؤ

قصید نمبر ۲۴

کبار۔ کسکری۔ مٹی کے برتن بنانے والا

کلال

برابر کرنا۔

اعتدال

خوش گنتا رطوطی

طوطی شیریں مال

دریا بختنے والا بادشاہ

شہ دریا نوال

نہایت سخی

اعتدال

مٹی کا برتن

سفال

گرم ہوا۔ لوجو گرمی کے

سموم

دوبل میں چلا کرتی ہو

سموم

قصید نمبر ۲۵

ہندی سال کچھ تھا مہینہ سارا

ساون

کا دوسرا مہینہ اچھائی کا گشت

ساون

معنی	لفظ	معنی	لفظ
جسے آپ بوجھ بھل میں		منزانی	قدح کش
لے جا کر باہر نکالتے تھے تو آفتاب		تیز کیا گیا ہوئے نہ میسر	میز
کی طرح روشن ہو جاتا تھا		یعنی ایک سے کافوق معلوم	کرہ ناری
دیوان معنی غزلوں کا مجموعہ	۳. دیوان شغائی	آگ کا کرہ	کرہ مائی
شغائی ایک فارسی عبارت کا تخلص		پانی کا کرہ	قلزم عان
تھا		دریائے عمان (ایک دریا ہے جو	
قصیدہ نمبر ۲۶		مکہ میں ہے)	
خوشی پیدا کرنے والا	۱. بہجت فرا	مکھانے والا	متبسم
موفق دستور الہی سلام جب	۱. صل علی صل علی	اکھڑا دکھانا دھمکانا ڈانٹنا	چشم نمائی کرنا
کسی خوبصورت یا عمدہ چیز	صل علی صل علی	لمر کی تیس	تسبیح ریبائی
کو دیکھتے ہیں تو اپنے پیغمبر		نیل کی پتی سے بالوں کو	۱۸. دسمہ
پروردہ بھیجتے ہیں جیسے		سیاہ کرنا۔ خضاب کرنا	
سمان اللہ مرجا کہتے ہیں		بغض کر کے دیکھنے کی معنی	۲۷. گروی شکل
خدا شناسی کی معنی	۲. انوار عرفا	گیند یا گول چیز ہیں مطلق ہیں	
یشی ڈینگ زیادہ گوئی	۲. لاف	دنیا کے فتنے کو جو گیند کی صورت	
شان و منزلت	۳. قزو فرہی	بنایا جائے کہتے ہیں	۲۹. احسن
ایک بادشاہ گزر رہا ہے	۳. فریدوں	تقریب کرنا ہمارا گناہ دینا	
انصاف	۳. نصفیت	شباب کش دینا	
یعنی اس جام میں مرتب ہیں	۳. وہ جام گہوئی	دو مشہور شعراء فارس تھے	۲۹. بہائی و ستائی
کے حالات نظر آتے ہیں		چکھتا ہوا مٹھ سینہ ہاتھ	۳۵. بدبصینا
		حضرت موسیٰ کا چہلا ہوا ہاتھ	

معنی	لفظ	نمبر	معنی	لفظ	نمبر
تیز خوشبو کا	ادفر	۱۱	نگاہ ہر پیار کی نظر	ملطف کی نظر	۶
قصیدہ ناتمام نمبر ۲۹			مومیائی دھوپیا ٹٹے ہوئے	مومیا	۶
ترقی کے وقت ستارہ	وقت شرف	۱	عضو کو جوڑ دیتی ہو	فخس قصیدہ نمبر ۲۶	
کا اوج					
ستارہ۔ نیک نعتی۔	نجم سعادت	۲	ای بادشاہ	خسروا	۱
سپرد کرتے وقت۔ تحویل	دم تحویل	۳	دور کرنے والا گنبد۔ گردش	گنبد دوار	۱
داخل ہونے کو بھی کہتے ہیں			کرنے والا۔ گنبد آسمان		
پر جھڑا ہوا پر شکستہ مجبور	ریختہ پر	۵	قصیدہ مستس دعایہ نمبر ۲۸		
قصیدہ ناتمام نمبر ۳۰					
ارادہ	آہنگ	۱	تخت کو رونق دینے والا	سریر آرائے	۱
ساز۔ بجانے کے آلات	بربط و چنگ	۲	سورج	سلطان خاور	۱
کو دنا۔ پھلانگ	شلنگ	۵	وزیر اعظم	دستور اعظم	۱
شیخ مشوق	دلیر شنگ	۶	دیوانی کا اعلیٰ عہدہ دار	صدر اعلیٰ	۱
ایک رخ خرم پرند	تدرو		مشتری	سعد اکبر	۱
قصیدہ ناتمام نمبر ۳۱					
لمحی کی آواز	طنین	۲	ستاروں کے نام ہیں	عطار دہ نہرہ	۲
جھگڑا اٹھانے والا۔ لڑائی پیل	عربہ پرواز	۳		زحل	
کرنے والا					
			نام ہے	ہے نام سلیمان انکین	۳
			عمودانی۔ عود جلات کی انگلی	حکمرانی سے	
				مجر	۱۰

معنی	الفاظ	معنی	الفاظ
کہا جاتا ہو: چونکہ بادشاہ کا	ہر اذان میں شال اور	تقدیر مخالفت	ستارہ بر سر
نام اگر شاہ تھا لہذا شاعر نے	داخل بہ ترکیب ہو	تا تک لدنیا۔ پادری	پرخاش
اُس کے نام کو داخل اذان		گوشتین زامہ	راہب
و ترکیب بہت آیا ہو		صلیب یاسولی کی شکل	خط چلیپا
		یعنی +	
مشنوی نام مکمل		قصیدہ نام تمام نمبر ۳۲	
خط کی پیشانی۔ مشروح	سرنامہ	دو آسمانی برجوں کا نام ہو	سرطان اسد
کاغذ	قرطاس	ترکی ہینوں کے نام ہیں	آب و ایلولہ
ڈالے جا ڈالے جا	بریز بریز	اٹھان۔ اگتا۔ پیدا ہونا	روسیگی
تاخیر تساہل۔ دیر	درنگ	قرآن شریف کی آیت ہو	انیتہ اللہ
بھول جانا۔ خیال چھوڑنا	طاق پر رکھنا	اللہ نے کیا خوب سبزہ	نباتا حسنا
روئی سے مزہ بند ہونا	بندہ وہاں	اگایا ہو	
نیز کا نہ آنا	پلک پلک نہ لگنا		
گوٹھا کر دینا	سندور کھلا دینا		
کھنا۔ شگفتہ ہونا	واشد	قصیدہ نام تمام نمبر ۳۳	
قیام کرنا۔ کھڑنا	استقامت	کشتہ کا باغ دشمن کے باغات	گلشن کشمیر
انتہائی معیبت کی طرف اشارہ ہو	سنگ آسمان	فروغِ فیض کے واسطے مشہور	
میں ہوں صوب تمہارا	آنا سراپکم		
سہرا			
نیکی۔ خوش نصیبی۔ نیک بختی	بیمین سعادت		

معنی	لفظ	بیجا	معنی	لفظ	بیجا
موجہ نہ دانت اکھاڑنے کی	زنبور	۱	قطعہ نمبر ۱		
چمٹی			تارکِ نیا	دُنیا ترک کرنے والا	۱
آفتاب گیر ایک پھری ہوئی	آفتابی	۲	خدا پرست		
ہو جس سے امر کی دھوپ			چھوٹکے، علحدہ ہو کے	اکھڑکے	۱
روکتے ہیں			ملا ہوا	پہچوست	۱
قطعہ نمبر ۲			ہمیشہ کامست خلقی مست	مست لہست	۳
وامن کی مشوقہ کا نام	عذرا	۱	مگر لیکن	ولیک	۳
کنواری لڑکی حسین عورت			در ویشی	فقیری	۵
رخسارہ چہرہ	عذار	۱	پابند	پابست	۵
میٹھا فرماؤ کی مشوقہ کا نام	شیریں	۱	بیر	مرشد	۶
معری کھنسنے کی تیلیاں	شاخ نبات	۱	دغل کرنا بے فائدہ کرنا کچھ کا کچھ	تصرف	۸
نامحشود حافظ شیرازی			کردینا		
خیرات جو شرعاً فرض ہو	زکوات	۲	دے۔ لطف	کیفیت	۱۰
قطعہ نمبر ۹			تعلقات کا پھندا و نیا داری	ام علائق	۱۱
الف ندایہ ہو یعنی ای بابا	خسروا	۱	کا جال		
کالے والا بکالے والی	زمرہ سنج	۱	پھلاؤں کا چک	جست	۱۱
افعام مصلہ خوشخبری	بارنج	۲	چنگی سے تیز	تیز اثر شست	۱۲
ننگن بیچ	چنگنج	۳	قطعہ نمبر ۱۰		
تواریموں! اشارہ ہو حضرت	تینج و ترنج	۴	ستم کا سین (س) لگانے والوں	سین ستم	۱
پسٹ کے واقعہ کی طرف			کی طرف اشارہ ہو		

معنی	لفظ	معنی	لفظ
ہو اس کا شکار کرنا منع ہو		جگہ جو رتوں سے اپنی انگلیاں	
بکرا۔ بکری	غنم	کاٹ لی تھیں	
علم (فشان) شیر کی تصویر	شیر عکلم	چوسر ہاں شطرنج کی گروت	نزد
جو پھر سے پر بنی ہوتی ہو		مرد	
شیر کی تصویر جو قالین پر	شیر قالین	جنتری۔ پترا بخوم کی کتاب	تقویم
بنی ہوتی ہو		قطعہ نمبر ۱	
قطعہ نمبر ۱۳		صبح۔ دن	ہنار
بے وفائی	سرد مہری	بلند۔ برتر	علی
جس کا دل بچ گیا ہو	خاک دل	اصطلاح غوثی کہنے والا	حرف جار
ایک پھول کا نام ہو	گل شبو	قطعہ نمبر ۱۱	
قطعہ نمبر ۱۵		ٹھوڑی کا گڑھا	چاہ دقن
ناک داغ۔ اچھ داغ والے	تر داغ	قطعہ نمبر ۱۲	
ایک خوشبودار گھاس	خس	حالانکہ اس کے نہیں ہیں	پر نہیں
ہوتی ہو		ایک قسم کی روٹی۔ ٹکیا	گردہ
قطعہ نمبر ۱۶		روزینہ	کفاف
دوست۔ جان پہچان والے	آشنا	پر کہنے والا	صراف
انکھوں میں آنسو بھرے ہوئے	آپٹہم پر آب	قطعہ نمبر ۱۳	
قطعہ نمبر ۱۷		نشتکار	صید فگنی
ایوان صبح۔ اوان صبح	ناصحا	جنگلی جانور جس کو شکار کریں	نچیر
برا بھلا کہنا	ملا مت کرنا	وحشی جانور جو زمین جرم میں رہتا	صید حرم

بیچ	لفظ	معنی	بیچ	لفظ	معنی
۲	ذوق	ذائقہ مزہ	۱	قسطہ نمبر ۱۸	قیاحت
۱	صیدی	کبوتر باز جو دم کے کاکبوتر	۱	مشکل مصیبت پریشانی	مشکل مصیبت پریشانی
۲	صید	پکڑ کر واپس نہ دے	۲	در دسرتے ہو	اپنے سر میں درد بتاتے ہو
۲	پھرکانا	شکار۔ قید	۲	صندل لگانا	در دسرتے صندل گھس کر
		ٹپانا مضطرب بنائے چین	۳	دم دینا	گناہ مفید ہر کس کی طرف اشارہ
		کرنا		دھوکا دینا	دھوکا دینا
۱	قلم باذن اللہ	قسطہ نمبر ۱۹	۱	اخلاص	محبت۔ پیار۔ خلوص
	عبث	بے کار۔ بے فائدہ		پاؤں پھیلانا	زیادتی کرنا۔ ضد کرنا
۲	صلوات سنانا	ناعت		گردن تسلیم خم کرنا	رضامند ہونا۔ قبول کرنا
۱	نالہ جاننا	جان کو صدمہ پہنچانے	۲	شاخِ ثمرور	وہابی جس میں پھل لگی ہوں
۲	طوافِ حرم	والا نالہ		سفرِ بحر فنا	دنیا سے سفر۔ دنیا سے
	لبیک	کعبہ کا طواف کعبہ کے گرد		راکب	کوپا
		چکر لگانا		جیچوں	سوار ہونے والا
		حاضر ہوں۔ حاجی لوگ			سمندر۔ دریا
		کے وقت لبیک کا نعرہ			
		گاتے ہیں			

بیچ	لفظ	معنی	بیچ	لفظ	معنی
	قطرہ نمبر ۲۵			قطرہ نمبر ۲۶	
۱	گداز	گھلا ہوا۔ پگھلا ہوا۔ نرم	۱	احوال	جمع حال کی حالت
		ملاہم	۱	شب ہجر	جدائی کی رات
۲	قطار غلط گزار	وہ کاغذ جس پر سے غلط	۲	بخت سیاہ	برائے نصیب بری تقدیر
		حروف آسانی کھا جائیں	۲	تیرگی	سیاہی
	قطرہ نمبر ۲۶		۳	شمع ساں	شمع کی مانند۔ چراغ
۱	مد نظر رہنا	خیال میں رہنا		کی طرح	
۲	زالو کے تیلے	دفع کرتے وقت زالو سے دیا	۱۱	کھا کے سو رہنا	زہ کھا لینے سے مراد ہو
	دابنا	جاتا ہو اس کی طرف اشارہ ہو		الماس	ہیرا
	قطرہ نمبر ۲۷			الماس کے نگینے	میسے کے نگینے توڑنا کئی ٹٹانے
۱	میکدہ	شراب خانہ		توڑنا	کے لیے
۲	صوفی	خدا پرست	۱۵	مونہ میں پانی	مرنے وقت مرے میں کچھ نہ
		پشیمینہ پوش		چوانا	میں پانی ٹپکا یا جاتا ہو
۲	ہو حق	صوفی لوگ عالم و جدیں	۱۵	یاسین	قرآن مجید کی ایک سورت ہو
		ہو حق کے نعرے لگاتے			جو مرتے وقت پڑھی جاتی
		ہیں۔ یہ ہوا حق کا مخف ہو			ہو
	قطرہ نمبر ۲۸		۱۵	لگا رکھے تھے	باقی تھے۔ حیات باقی
۱	شرح	تفصیل۔ کیفیت۔ حالت		بانی	مٹی
۱	سوز دل بے قرار	دل بے قرار کی جلن	۱۶	بارے	دفتار۔ ایک ایک۔ ایک بار
۲	پرے	علحدہ ایک طرف۔ دور	۱۸	بشارت	خوش خبری یا اچھی خبر کی اطلاع

معنی	لفظ	پہچان	معنی	لفظ	پہچان
منبر	موزن	۱	اذن دینے والا	موزن	۲
حشی رم دیدہ	تری آواز کے اور	۱	دعا یہ فقرہ کہ غشی کی خبر	تری آواز کے اور	۲
غیر مانوس بھڑکنے والا	مدینے	۱	سُن کر کہا جاتا ہو	مدینے	۲
چراگاہ۔ شکار گاہ۔ مرغزار	قطعہ نمبر (۳۴)	۲		قطعہ نمبر (۳۴)	۲
مان لو۔ مستبول کرد	مال موذی	۱	مجاور ہو بیرون کا مال چھو لینا	مال موذی	۲
تسلیم کرد	نصیب غازی	۱	کی قسمت میں ہوتا ہو	نصیب غازی	۲
نمبر	رباعیات			رباعیات	
نفع و نقصان	رباعی نمبر ۲			رباعی نمبر ۲	
سود و زیاں	خوش اوقات	۱	اچھائی میں وقت گزارنے	خوش اوقات	۲
فلک کے بارے میں	والا۔ خوشی میں وقت	۱	گزارنے والا	والا۔ خوشی میں وقت	۲
یعنی بارہ ہر وج	گزارنے والا	۱		گزارنے والا	۲
بارہ باٹ	پیر خرابات	۱	پیر یعنی رہنما۔ مرشد	پیر خرابات	۲
اہتر منتشر۔ حیران د	خرابات کا پیر	۱		خرابات کا پیر	۲
پریشان	(اصطلاح) ساقی	۱		(اصطلاح) ساقی	۲
نمبر ۶	شراب پلانے والا	۱		شراب پلانے والا	۲
نیک نصیب کا میاں نصیب	نمبر	۱		نمبر	۲
شرف پانچواں بزرگیوں سے	روئے	۱		روئے	۲
بھرا ہوا	لالہ گوں	۱		لالہ گوں	۲
ایک برج کا نام ہو		۱			۲
حل		۱			۲
مہر عالم افروز		۱			۲
دنیا کو روشن کرنے والا		۱			۲
سویج		۱			۲
منبر		۱			۲
سال گنا دن عید خوشی		۱			۲
نور روز		۱			۲

معنی	لفظ	پہچان	معنی	لفظ	پہچان
منبر ۱۶			خوشی حاصل کرنے والا	مشر اندوز	۱
لطف سخن	۱		منبر		
شاعری کا لطف			فیروز	۱	
جس کی اصل بڑی ہو	۲		فتح مند غالب کامیاب		
بد اصل			موت کا تیر۔ سہم بہ معنی	سہم الموت	۲
کمینہ			تیر		
نوٹے دار بندوق کا گھوٹا	۲		منبر		
بندوق کا طوطہ			کھل کھل	۱	
طوطہ۔ عرب۔ صحیح قوت			بسیا نندہ ہنسنا۔ بار بار ہنسنا		
منبر ۱۷			اُسے دن کا جھکاؤ۔ خاکی گھیرا	۲	
چلا دینا	۲		دانتوں کا آپس میں		
داؤ دینا۔ دھوکا دینا			لڑنا		
بیوقوف بنانا۔ بہکا دینا			منبر ۱۲		
منبر			صف اول شوق	۱	
سائبان۔ چتر	۱		سب سے اول مسلمان ہونے		
ایکٹ حال جس سے			والے لوگوں کی جماعت		
دھوپ کی جاتی تھی			منبر ۱۳		
ولیعہ کی نشست کی چوکی	۱		مفتوں	۱	
جس کا نمبر تخت کے بعد			دیوانہ بنا ہوا۔ شیدا		
ہوتا تھا			کل حزب کا لہجہ		
کلام مجید کی ایک سورۃ	۱		ہر جماعت اپنے خیال میں		
کلام مجید کی ایک آیت			مگن ہو		
کرمی			فروع		

